آیاتِ بیّنات

مجموعہ کلام — دوم

الحاج حضرت سید شاہ محمد موسیٰ رضا نقشبندی

ناشر

ادارۂ نورالعرفان

(رجسٹرڈ) کراچی

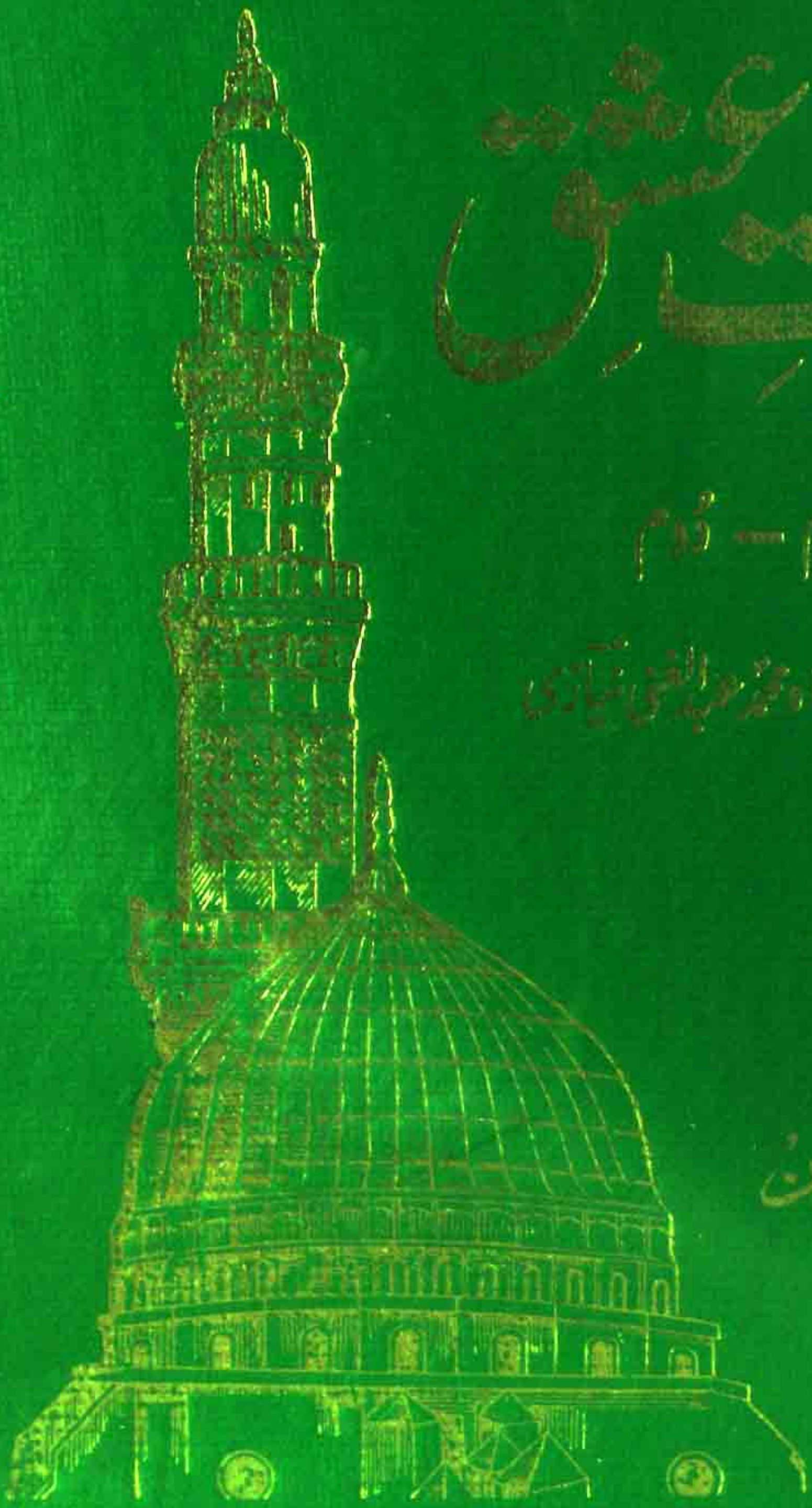

آیاتِ عشق

مجموعہ کلام — دوم

الحاج حضرت شاہ محمد عبدالغنی نیازی

ناشر

ادارۂ نورالعرفان

(رجسٹرڈ) کراچی

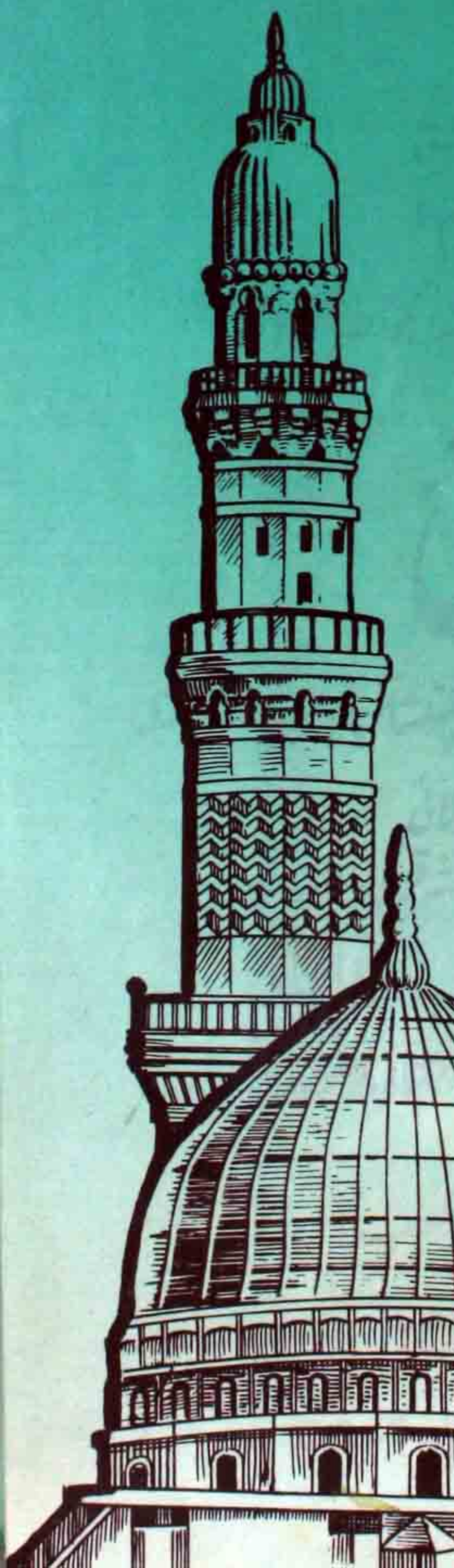

جُملہ حقوقِ بحق ناشرین محفوظ

ناشرین _____ فرزندانِ مُصنّف

طبع اوّل _____ سنہ ۱۴۰۳ھ مطابق سنہ ۱۹۸۳ء

تعداد _____ ۵۰۰

قیمت _____

سرِورق _____ عزیزِ روحانی، خلیفہ مجاز، فضل الرحمٰن نیازی

مطبوعہ _____ مشہور آفسٹ پریس، کراچی

:- مِلنے کا پتہ :-

اِدارۂ نُورُالعِرفان

۱۳۲- ڈی- بلاک ۲ - پی- ای- سی- ایچ سوسائٹی- کراچی

ناشران :- مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ، کراچی

مالکان :- فرزندانِ حضرتِ مصنّف قبلہ وکعبہ

marfat.com

marfat.com

پیمانۂ تحریر

marfat.com

حضرت الحاج شاہ محمد عبدالغنی صاحب (علیگ) مدظلہ العالی (ڈبل ایم اے)

۷۸۶
۴۹۲

انتساب

میں اپنے اِس مجموعۂ کلام (آیاتِ عشق) کو اُن تمام عشاقِ حقیقی کی ذواتِ گرامی سے بصد ادب و احترام منسوب کرتا ہوں۔ جن کی آتشِ محبّت نے میرے دل میں آگ لگائی اور اُسے سوز و گداز کا پیکر بنا دیا۔

نیز

اُن بزرگوں کے اسمائے گرامی سے معنون کرتا ہوں جو میخانۂ توحیدِ وجودی حقیقی میں اپنی مست نگاہوں کے جام پلا کر رندانِ بلانوش کو بے خود بنا دینے والے ساقی تھے۔ آج بھی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ (بشرطیکہ "پینے والے" طالبانِ صادق ہوں۔)

marfat.com

فہرستِ عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحات	کیفیت
۱	دیباچہ	۱ - ۴	
۲	مقدمہ	۵ - ۵۲	
۳	حمد	۵۳ - ۷۳	
۴	مختصر نعتیں	۷۴ - ۱۴۷	
۵	طویل نعتیں	۱۴۸ - ۲۲۷	
۶	نعتیہ سلام	۲۲۸ - ۲۳۷	
۷	مناقب بزرگانِ دین	۲۳۸ - ۲۴۹	
۸	غزلیات	۲۵۰ - ۳۲۳	
۹	حج و عمرہ اور اُن سے متعلق متفرق کلام	۳۲۴ - ۳۴۴	
۱۰	معراج شریف	۳۴۵ - ۳۶۶	
۱۱	سادہ قطعات	۳۶۷ - ۳۷۸	
۱۲	تاریخی قطعات	۳۷۹ - ۴۰۶	
۱۳	احبابِ مصنف سے متعلق جو مصنف نے کہا اور مصنف سے متعلق جو محبوں نے کہا	۴۰۷ - ۴۱۷	
		" "	
۱۴	متفرقات	۴۱۸ - ۴۵۸	
۱۵	ضمیمہ	۴۵۹ - ۴۷۴	

marfat.com

دیباچہ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

دیباچہ

اِس ناچیز کے پہلے مجموعۂ کلام **نغماتِ عشق** کے نام سے (جو بڑے سائز کے سات سو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے) ادارۂ نورالعرفان (رجسٹری شدہ) کراچی نے مشہور آفسٹ پریس۔ کراچی سے چھپوا کر ۱۹۷۲ء میں شائع کیا تھا۔ ملک کے متعدد مشاہیر اہل قلم۔ دانشوروں، ادیبوں اور شاعروں نے اِس کے محاسنِ ظاہری و معنوی سے متعلق انتہائی بیش قیمت اور ہمت افزا تبصرے قلم بند فرما کر اس ناچیز کو نوازا۔ اِن حضرات کے گراں قدر تبصروں کو "سدا بہار پھولوں کا گلدستہ" کے نام سے بڑے سائز میں یک جا شائع کر دیا گیا ہے جو ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

چُونکہ "نغمات عشق" کا وزن تقریباً چار کلو ہے لہٰذا اخبارات کو ریویو کے لئے اتنی ضخیم اور وزنی کتاب نہیں بھیجی گئی۔ دوسری وجہ یہ تھی

marfat.com

کہ چونکہ یہ فقیر حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے وحدت الوجودی مسلک کا متبع اور مبلغ ہے لہٰذا اس کے اشعار بھی اسی مئے وحدت کے چھلکتے ہوئے جام ہیں اور "نغمات عشق" اِسی شرابِ وحدت کی مستیاں لٹانے اور عشاقِ حقیقت کو بے خود بنا دینے والا میکدہ ہے۔ کہاں اِس کیف و سرور کی معنوی بلندیاں اور گہرائیاں، اور کہاں اخبارات کے سطحی جائزے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ "مجذوب کی بڑ کو مدرسہ سے کیا واسطہ"۔

یہ عرض کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اِس فقیر کی دماغی کاوشیں بالخصوص اہل وجدان و ذوق، دیوانگان نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم، وارفتگان عشق، حقیقی، سالکانِ راہ محبوبیؒ اور تشنگانِ شرابِ توحیدی کے لئے مخصوص و موزوں ہیں۔ تاہم جس طرح بہتی گنگا میں سبھی ہاتھ منہ دھوتے اور غسل کرتے ہیں، میری فطری سلاست پسندی کے رواں دواں دریا سے عوام و خواص سب مستفیض و مستفید ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ "نغمات عشق" جیسی ضخیم کتاب کا پہلا ایڈیشن (جس کی موجودہ قیمت کا اندازہ ڈیڑھ سو روپے فی جلد ہے) قیمتاً صرف معدودے چند حضرات تک پہنچا اور بہت کم حضرات سے پچاس سے سو روپے تک وصول ہوئے ورنہ اس ناچیز نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر اس کی کئی سو جلدیں مفت ہی احباب

marfat.com

کی نذر کر دیں۔

کمترین کا تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس کے کلام کو عوام و خواص سب انتہائی ذوق و شوق سے پڑھتے، سنتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ان کی تعداد محدود ہے کیوں کہ میرا کلام اخبارات و رسائل تک پہنچنے سے ہمیشہ محروم رہا۔ یہ ناچیز اپنے قدر دان ناشرین و قارئین کا تہِ دل سے ممنون ہے۔

"نغمات عشق" کے بعد اب دوسرا مجموعۂ کلام "آیات عشق" کے نام سے طبع ہو رہا ہے اس کی ترتیب و تدوین اور تزئین وغیرہ کی تکمیل میں عزیزی و محب روحانی خلیفہ فضل الرحمٰن صاحب کا گراں قدر حصّہ ہے۔ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے۔

کتابت اور طباعت کا حُسن، عزیزانِ گرامی (۱) جناب فرید الدین صاحب (۲) جناب محمد مبین صاحب، کارپردازانِ مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ کراچی، اور (۳) جناب افتخار صاحب مہتمم مشہور آفسٹ پریس کراچی۔ کا ممنون کرم ہے۔ یہ فقیر اِن حضرات کی ترقیٔ دارین کے لئے ہمیشہ دعا گو رہے گا۔

مصارفِ طباعت و اشاعت میرے سعادت مند فرزندوں، دامادوں اور نواسوں نے برداشت کئے ہیں۔ تاہم معاونین میں میرے

marfat.com

محبِ خاص اور خلیفہ سیّد سردار علی شاہ کا قابل قدر حصّہ ہے۔ اِن سب کو اللہ دونوں جہان کی نعمتوں سے نوازے اور اسے میری، میرے والدین گرامی اور تمام دیگر بزرگوں، عزیزوں اور محبّوں کی مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہِ رحمۃ اللعلمین، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سودائے محبت ہو غنیؔ تم کو مبارک
اعزاز یہ دل بیچنے والوں کے لئے ہے

دعاگو

حقیر فقیر خادم عشاق النبی

الحاج، شاہ محمّد عبدالغنیؔ، عفا اللہ عنہٗ

قادری، چشتیؔ، نیازی، نظامی، آغائی، مرتضوی

جبل پوریؔ

کراچی ——

مارچ سنہ ۱۹۸۲ء ——

جمادی الاول سنہ ۱۴۰۲ھ ——

marfat.com

مقدمہ

marfat.com

۷۸۶
۹۲

مُقدمہ

از

ناچیز مُصنّف

عشق اور اشعار کی اہمیت

شعر اظہارِ جذبات کا موثر ذریعہ ہے۔ اگر اِن جذبات کا تعلق عشقِ حقیقی سے ہے تو شعر عروجِ رُوح کا سامان (اور شاعر، تلمیذ الرحمٰن) بن جاتا ہے۔ ایسے شعر کو سمجھنے اور اس سے لطف اندوز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سُننے والے خود عشقِ حقیقی کی منزلوں سے گذرے ہوں اور وارداتِ قلبی و تجرباتِ رُوحانی سے اُنھیں سابقہ پڑا ہو۔ چونکہ انسان کامل اور کائنات کی تخلیق، عشقِ ربانی اور حُسنِ حقیقی ہی کے تقاضوں کی مرہونِ مِنّت ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ، عشق (کشش و اتصال) کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے البتہ اسکی مقدار اور صورتیں مختلف ہیں۔ اس کشش و اتصال کی مقدار اور صورتیں اسی طرح ناقابلِ شمار و بیان

ہیں جس طرح کائنات کی لطیف اشیاء کا ذکر اور مادّی اشیاء کے ذرّات کا شمار دشوار ہے۔

انسان چونکہ "اشرف المخلوقات" ہے لہٰذا اس کی فطرت میں عشق کا مادہ بھی سب سے زیادہ موجود ہے۔ اِسی عشق کو مجازی و حقیقی میں تقسیم کیا گیا ہے کیونکہ اس کا عشق، بے حد وسیع اور عمیق ہے۔ لہٰذا اِس کی مشکلات، اس کے تجربات و واردات اور منزلِ حقیقی کی راہ سے اس کے بھٹکنے کے اِمکانات وغیرہ بھی کثیر التعداد ہیں۔

یہ دوسری بات ہے کہ کسی شخص کا عشق، بعض اسباب کے باعث بالعمل نہ ہو یا ظاہر نہ ہو۔ یا اِنسان کے علاوہ اس کا رُخ کسی دیگر فن یا مشغلے سے متعلق ہو کر رہ گیا ہو۔ لیکن اِنسانی زندگی، عشق کے بغیر خواہ وہ کسی نوعیت کا ہو بے کیف ہی رہے گی اور ایسے شخص کو جو عشقِ حقیقی کے بغیر زندگی گذارے، نہ "انسان" کہا جائے گا نہ اُس کی زندگی کو "زندگی"

اولیاء اللہ۔ اللہ کے عشق کی بدولت ہی اولیاء بنتے ہیں۔ یعنی وُہ اللہ کے دوست اور اُس کے مقربین خاص بن جاتے ہیں۔ اور اسی لئے مشائخِ عظام و صوفیائے کرام، اپنے مریدوں اور معتقدوں کے مجازی عشق کے رُخ کو حقیقی عشق کی جانب پھیر کر مجاہدہ و محنت کراتے ہیں تاکہ وُہ اپنی حقیقی منزل (خدا) تک پہنچ سکیں۔

حقیقتِ کبریٰ۔ عشق کے علاوہ حُسن کا بھی سرچشمہ ہے اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ اِسی لئے اِنسان، بالخصوص اللہ کے عاشقوں کا دِل ہر اُس شے کی طرف مائل ہوتا ہے جس میں حُسن ہو۔ چنانچہ اچھے اَشعار، خوش آوازی و خوش الحانی کے ساتھ مِل کر سامع کے دل پر اثر کرتے ہیں اور اس میں تڑپ اور سوز و گداز پیدا کر دیتے ہیں۔

دِل میں جب محبّتِ حقیقی کا سوز و گداز اور رُوح میں ملاقاتِ ربّانی کی تڑپ پیدا ہو جاتی ہے تو اللہ ایسے دل اور ایسی رُوح کو اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے (یعنی عاشق کے دِل و رُوح کی)

بلند مُقامی اس کی ہر بات (علَم، عمَل اور شعَر) سے ظاہر ہونے لگتی ہے۔ ایسے عِلم کو علمِ لَدُنّی، عمل کرنے والے کو ولی اللہ اور اُس کی شاعری کو ساحِری کہتے ہیں، اور یہ حب اللہ و رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کے انعامات ہیں۔

اِس بلند مقامِ محبت پر پہنچ کر دِل اور رُوح ہم معنیٰ بن جاتے ہیں بلکہ یہاں ہماری اِنیّت (اَنا) کے لئے بھی یہی الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسی منزل پہ پہنچ کر اَنا کے لئے جائز ہو جاتا ہے کہ وہ "انا الحق" کہہ اُٹھے بشرطیکہ وُہ فانی فی اللہ ہو ؎

آں اَنَا بر وقت گفتن رحمت است
واں اَنَا بے وقت گُفتن لعنت است

چونکہ عشق میں ہر انسان کے وارداتِ قلب اور تجرباتِ عشق مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی کو شک کی نظر سے دیکھنا یا اس کے دِلی و رُوحانی اَسرار و رُموز کی ناپ تول، اپنے ذاتی پیمانوں سے کرنا اور کوئی حکم لگانا غلط ہی نہیں، سراسر ظلم و جہل ہے۔

تنقید اشعار میں عقائد شاعر پر تنقید جائز نہیں

عارفین و محققین، عشاقِ حق کی شاعری کا اہم ترین عنصر (جسے اکثر ناظرین نظر انداز کر جاتے ہیں) شاعر کے "عقائد" ہوتے ہیں۔ اب جب کہ حضرات شمس تبریز رح حکیم سنائی رح عطار رح۔ مولانائے روم۔ جامی وغیرہ اور ہمارے دَور میں شاعرِ حکمت علامہ اقبال رح نے دین و حیات کے مختلف مباحث، بالخصوص عشقِ حقیقی کو اپنے اپنے کلام میں جگہ دے کر حُدودِ شعر و شاعری کو بہت وسیع کر دیا ہے۔ لہذا اُن کے عقائد و نظریات کو سمجھے بغیر اُن کے اشعار کی تفہیم و توضیح کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔

کسی شاعر کے عقائد و نظریات کو اختیار کرنا یا نہ کرنا اور بات ہے لیکن اس کے اشعار

marfat.com

سمجھنے کے لئے اُس کے عقائد و نظریات کا جاننا بالکل دوسری بات ہے۔ ناظر یا ناقد کیلئے شاعر کے عقائد و نظریات کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد اس امر کا پتہ لگانا آسان ہو جائے گا کہ شاعر کس حد تک اپنے عقائد و نظریات کو مؤثر طور پر بیان کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ اس کے برعکس بعض "کچے" ناقد شاعر کے عقائد و نظریات کے متعلق رائے زنی فرمانے لگتے ہیں، جب کہ ان کا فریضہ، اسلوب بیان۔ محاسن و معائب کلام۔ تشبیہ و استعارات۔ بندشِ الفاظ۔ حُسنِ تراکیب۔ مزاکت آفرینی۔ بلند خیالی۔ اثر آفرینی۔ سلاست و روانی۔ فصاحت بلاغت۔ محاکات۔ تصویر کشی۔ جدت طرازی۔ عکاسی جذبات۔ رنگینیٔ تصورات وغیرہ وغیرہ درجنوں عنوانات (شاعری میں) ایسے ہیں جن پر اظہار خیال کی گنجائش ہے اور ناقد یا تبصرہ نگار کو ان ہی حدود کے اندر رہنا چاہیئے۔ عقائد و نظریات کی تفصیل بتانا خود شاعر کا کام ہے۔ تاکہ اس کے کلام کا مفہوم یا مرکزی خیال سمجھنے میں آسانی ہو۔ دینی عقائد کو چیلنج کرنا یا انھیں غلط قرار دینے کا میدان دوسرا ہے۔ جسے دینی مناظرہ یا مباحثہ کہتے ہیں اور وُہ بہرحال ناپسندیدہ اور خطرناک ہوتا ہے کیونکہ ہر انسان اپنے عقائد متعین کرنے اور اُنھیں قبول و اختیار کرنے میں بظاہر "آزاد" ہے لیکن حقیقت میں وُہ چند خارجی اثرات کا پابند ہوتا ہے بالخصوص خاندانی ماحول اور مذہب کا۔ اِسلام اور طریقت کے میدان میں مختلف جماعتیں اسی "آزادی" یا "خاندانی پابندی" کے باعث وجود میں آئی ہیں۔ انھیں ایک کرنے کی ایک ہی صورت ہے وُہ یہ ہے کہ سب خُدا اور نورِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک مانیں۔ کیونکہ یہی قرآنِ مجید سے ثابت ہے۔

میرا مسلک

میرے مسلکِ طریقت و معرفت کی خصوصیات دو ہیں:

(۱) توحیدِ وجودی (بموجب توضیحات پیرانِ قادریہ رح و چشتیہ رح۔ نظامیہ رح

marfat.com

نیازیہؒ و نقشبندیہ قدیمہؒ)۔

(۲) عشقِ حقیقی اور حُسنِ حقیقی (بموجب توضیحات بزرگان سلاسل مذکورہ۔ اگر اُن کے مفہوم و مطالب کو صحیح طور پر بیان کرنے میں مجھ سے کہیں غلطی ہوئی ہے تو اس کا ذمہ دار میں ہوں نہ کہ میرے بزرگ۔

اب میں پہلے عشق و حُسن کے متعلق چند جُملے لکھنے چاہتا ہوں کیونکہ ابتدا اسی کے ذکر سے کی گئی ہے۔ درمیان میں کچھ ذکر بطور جُملہ معترضہ، شعر و شاعری کا چھڑ گیا تھا۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عشقِ حقیقی اور حُسنِ حقیقی کے متعلق چند جُملے اور لکھ دُوں۔ چنانچہ پہلے چند بزرگوں کے اشعار لکھتا ہُوں تاکہ شرحِ عشق کا معتدبہ حصّہ مع سند سامنے آجائے۔

میرے مسلک کا حصّۂ اوّل

عشقِ حقیقی

صرف چند عُرفا اور محققین
کے چند اشعار بطور نمونہ

رُومی

مرحبا اے عشقِ خوش سودائے ما
اے طبیبِ جُملہ عِلّت ہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما

marfat.com

جسم خاک از عشق بر افلاک شُد — کوہ در رقص آمد و چالاک شُد
عشق آں شعلہ است کو چوں برفروخت — ہر چہ جُز معشوق باقی جُملہ سوخت
ورنہ گنجد عشق در گفت و شنید — عشق دریائیست قعرش ناپدید

عاشقی پیداست از زاریٔ دل — نیست بیماری چو بیماریٔ دل

ملّتِ عشق از ہمہ دینہا جُداست — عاشقاں را مذہب و ملّت خداست

عطّار رح :-

سرِّ حُبِّ ازلی در ہمہ اشیا ساریست — ورنہ بر گُل نہ زدی بلبلِ نالاں فریاد

قُدسیاں را عشق ہست و درد نیست — درد را جُز آدمی درخورد نیست

عشقِ صورت نیست عشقِ معرفت — عشقِ شہوت، بازیٔ حیواں صفت

خاصیت سیماب بود عاشق را — تا گشتہ نہ گردد اضطرابش نہ رود

جامی رح :-

ہست بے صورت جنابِ قُدسِ عشق — لیک در ہر صورتے خود را نمُود

marfat.com

حُسنِ خویش از روئے خوباں آشکارا کردۂ پَس بچشمِ عاشقاں خود را تماشا کردۂ

بشوئے دِل ز قوانین عقل ودیں جامی کہ سرِّ عشق بدینہا نمی شود مُدرک

ہنوز صبحِ وجود از شبِ عدم طالع نہ گشتہ بُود کہ بودم چو صبح ہمدم عشق

ہمائے ہمّتِ جامی نجستہ پرمُرغیست کُشادہ پر بہ ہوائے فضائے عالَمِ عشق

حضور قبلہ نیازؔ بے نیاز قدس سِرّہُ العزیز

قطبِ عالم ۔مدارِ اعظم حضرت قبلہ شاہ نیاز احمد بریلوی قدس سرہُ العزیز کا دیوان الف سے ی تک حُسن وعشق کی داستان ہے لیکن دونوں (حسن وعشق) حقیقی ہیں نہ کہ مجازی مجازی عشق پھیل کر قومی عشق ۔ملکی عشق ۔سیاسی عشق ۔علمی عشق ۔فنی عشق ۔مادی وشہوانی عشق وغیرہ میں منقسم ہوگیا ہے لیکن حقیقی عشق ناقابلِ تقسیم ہی رہا ۔کیونکہ "معشوق حقیقی" ایک ہی ہے بلکہ حُسنِ حقیقی اور عشقِ حقیقی بھی دو نہیں ۔ایک ہی ہستیِ حقیقی کی دو شانیں ہیں ۔کلام حضرت نیازؔ قدس سرہ العزیز کو اِسی آئینے میں دیکھئے ۔دونوں شانوں سے متعلق صرف چند اشعار پیش کررہا ہوں ؎

پرتوِ مہرِ قدیم ست ایں مہِ تابانِ عشق جلوۂ نورِ کلیم ست آتشِ سوزانِ عشق

دود آہ سرکشی از سینۂ سوزانِ من مد بسم اللہ باشد بر سرِ دیوانِ عشق

کافرِ عشقم مپرس از دینِ من اے ہم نشین عشق اِسلام ست ودیں در ملکِ کفرستانِ عشق

فارغ از رسم ورہِ گبر ومسلمان ساختہ مرحبا صد مرحبا بر لطف وبر احسانِ عشق

marfat.com

کُشتۂ شمشیرِ عشق از مرگ باشد در اَماں
زندۂ جاوید باشد مُردۂ بے جانِ عشق

در نگاہ موشگافِ دیدۂ اہلِ نظر
در پسِ ہر پردہ دارد جلوۂ جانانِ عشق

چشمِ اِدراکِ خرد را بہرہ نبود نیاز
از تماشائے کہ بیند دیدۂ حیرانِ عشق

❀ ❀ ❀

جوشش دریائے عشق ست ایں جہان و آں جہاں
گنبدِ گردوں جابے باشد از عمانِ عشق!

گرچہ یک آسانِ عشق آساں کند صد مشکلم
لیک مشکل تر ز صد مشکل بود آسانِ عشق

آبِ حیواں مرگ باشد در مذاقِ عاشقاں
زندۂ جاوید ہستند ایں کساں از جانِ عشق

مِلّت و آئینِ عشق از جملہ مِلّتہا نکوست
زیں جہت رہ می رَوم بر جادۂ یارانِ عشق

چوں زلیخا من اسیرِ یوسفِ مصری نیم
در نظر دارم ہزاراں یوسف کنعانِ عشق

اے نیاز از گفتگوئے ایں و آں بس کن خموش
محو شو اندر تماشائے رُخِ جانانِ عشق

❀

marfat.com

اَب حُسن و عشق کی مرکزیت (برنگِ وحدتِ وجود یا اتائے حقیقی) بھی ملاحظہ ہو (ان اشعار

میں متکلم۔ انائے حقیقی[1] ہے۔ شاعر کا جسم و تعین نہیں) ؎

کہتے ہیں جس کو عشق "ہمارا ہی" نام ہے
شور و فغاں کی "اپنے" یہاں دھوم دھام ہے

ہوش و خرد سے "ہم" کو سروکار کچھ نہیں
اِن دونوں صاحبوں کو "ہمارا" سلام ہے

منزل "ہماری" پاتے ہیں کب شیخ و برہمن
اِسلام و کفر سے پرے "اپنا" مقام ہے

"میں" وہ کوئی ہوں جس کا خدائی میں نام ہے
کہتے ہیں جس کو حُسن[2] سو مجھ پر تمام ہے

عالم میں "میری" جلوہ نمائی کا ہر طرف
غوغا ہے غل ہے شور ہے اور دھوم دھام ہے

جس دل میں دیکھیے تو "ہماری" ہی چاہ ہے
جو آنکھ ہے سو تک رہی "ہم" کو مدام ہے

دیکھا ہے جس نے "حسن ہمارا" بچشمِ دل
خوبانِ اس جہان سے کب اُس کو کام ہے

رکھتا ہے "ہم" سے ہر کوئی راز و نیازِ عشق
پر اک نیاز اپنا مدار المہام ہے

❀ ❀ ❀

علامہ اقبال رح نے بھی حسن و عشق سے متعلق فلسفیانہ اور فکر انگیز اشعار لکھے ہیں، اور ناظرین نے اپنے اپنے معیارِ فکر، نیز فہم و نظریات کے مطابق مفہوم کی ترجمانی کی ہے ناچیز مصنف نے بھی اپنی ایک تصنیف (قرآنی تصوف اور اقبال رح) میں مختلف عنوان کے تحت اقبال کے نظریات سے بحث کی ہے۔ یہاں قلتِ گنجائش کے باعث میں اُن کا صرف ایک شعر لکھ رہا ہوں جو اس مقام پر میرے خیالات کا ترجمان ہے۔ شعر یہ ہے ؎

عقل و دل و نگاہ کا مُرشدِ اوّلین ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دین بتکدۂ تصورات

---

[1] مراد حقیقت ہے۔ [2] حسن حقیقی

marfat.com

عشاقِ حق کی منزلِ مقصود آیاتِ قرآنی کی روشنی میں

اب میں چند آیاتِ قرآنی پیش کرتا ہوں، تاکہ واضح ہو جائے کہ عشقِ حقیقی کا حقیقی مقصود کیا ہے اِرشاد ربّی ہے۔

اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ط (۸۴ : ۶)

اپنے پروردگار کی ملاقات کے لئے خوب محنت کر پس تجھے اس سے ملنا ہے۔

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (الذاریات)

پس دوڑو اللہ کی طرف

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى (۵۳ : ۴۲)

اور یہ کہ تیرے رب کی طرف انتہا ہے

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ اِرْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ (۸۹ : ۲۷ تا ۳۰)

اے نفسِ مطمئنہ! چلا آ اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی۔ وہ تجھ سے راضی پس شامل ہو جا "میرے" بندوں میں۔ اور داخل ہو جا "میری" جنت میں۔

(خط کشیدہ الفاظ کی شرح، قرآنی فقر و تصوف کی شرح ہو گی، جس کی یہاں گنجائش نہیں ہے کیونکہ دریا کوزے میں بند ہے)۔

اِن آیات سے ثابت ہے کہ اولیاء اللہ اور عشاقِ حق کے عشق کی منزل اور ان کا مقصودِ حقیقی۔ حق تعالیٰ کا قرب بلکہ خود حق تعالیٰ ہے۔ یہی اُن کی جنت ہے اور یہی اُن کی منزلِ مراد۔

"قرب" ہی کو اولیائے کرام رح نے کہیں "حضوری" کہیں "وصل و وصال" کہیں "فنا" کہیں "بقا" کہیں "حیاتِ دوام" کہیں "ولایت" یا "فقر یا بے خودی" اور کہیں "یافتِ حق" وغیرہ فرمایا ہے اور اس کی طرف چلنے یا مجاہدہ کرنے کو "سلوک" یا "عشقِ حقیقی" وغیرہ کہا ہے۔

marfat.com

عشقِ حقیقی کو حُبّ اور محبت بھی کہا گیا ہے یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ ط درحقیقت حُبّ وہ حالت ہے جس میں قلب ماسوائے مطلوب سے خالی ہو جائے اور عشق محبت کا انتہائی مرتبہ ہے۔ حبیب۔ مُحِبّ اور محبوب اسی حُبّ کے مشتقات ہیں۔

عُروج

کُن فیکونی کائنات، اثرِ حُبّی یا نتیجہ عشقِ حق ہے۔

نکتہ:۔ یہیں یہ نکتہ ذہن نشین کر لیا جائے کہ "عاشقانِ ذات" اور خود ذاتِ حق سبحانہٗ کی نظر میں عشق کی تعریف کے پیشِ نظر غیرِ حق کیوں معدوم ہے "محبوب" کون ہے؟ اور کائنات کی حقیقت کیا ہے؟ جس راہ سے کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا کا ظہور ہوا (جسے نزولِ مراتب یا "مراتب ظہورِ ذات" بھی کہتے ہیں)۔ عاشق کے لئے وہی "راہ عروج" بھی ہے۔ یہ "نزول" و "عروج" منشاءِ حق تعالیٰ کے بموجب ہے لہٰذا اِسے "فطری" کہہ سکتے ہیں۔ اسی لئے "عروج" کی تڑپ ذرّے ذرّے میں ہے۔ یہ تڑپ، حُبّ۔ محبت یا عشق ہی کا اثر ہوتا ہے، چنانچہ جمادات فنا ہو کر نباتات کی صورت میں عروج پاتی ہیں۔ نباتات عروج پا کر حیوانات میں منتقل ہوتیں اور حیوانات کسی نہ کسی مناسب صورت میں انسان کا جزو بن جاتے ہیں۔

مجموعی اقسامِ انسانی

پھر انسان کے کئی مراتب ہیں۔ مجموعی طور پر انھیں دو مرتبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) عام (۲) خاص۔ عام آدمیوں کو خاص انسان بننے کے لئے متعدد مراحل سے گذرنا ہے۔ اِسی طرح "انسان" کو "واصل بحق" بننے کے لئے "عشق" کی متعدد منازل سے گذرنا ضروری ہے۔ عشق کے لئے معرفت ضروری ہے اور معرفت کے لئے عشق۔

marfat.com

مضمراتِ عشق

عشق کے مراحل و مراتب، ان کے مضمرات ان میں کامیابی کی شرطیں وغیرہ بے شمار ہیں جنھیں نظری طور پر تو کتابوں سے بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن عملی راہِ سلوک طے کرنا کسی رُوحانی رہنما کے بغیر مشکل بھی ہے اور خطرناک بھی۔ اسی لئے قرآنی حکم وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ہے۔

اولیاء اللہ اور صالحین کے اشعار کے اثرات

اولیاء اللہ رح۔ صوفیائے کرام رح۔ مشائخ عظام محققین رح و صالحین رح کے اشعار میں اسی محبت یا عشقِ حقیقی کے مضمرات اور وارداتِ ہجر و وصال وغیرہ کے مختلف بلکہ گوناگوں حالات کا ذکر ملتا ہے جس سے اُن کے دل کو کچھ تسکین، اور سامعین و ناظرین کو اصلاحِ نفس اور ترقی رُوحانی کی ترغیب ہوتی ہے۔ بشرطیکہ سامعین و ناظرین کسی عاشق و عارف اور صاحب دل روحانی رہنما کے دستِ حق پرست پر بیعت کر چکے ہوں اور خود بھی سوز و گداز کے حامل ہوں۔ فرقہ وہابیہ اور ہر وہ فرقہ جو عشقِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیوانہ نہ ہو اور ہر وہ شخص جو (بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے والدین، اپنی اولاد اور دیگر تمام اشخاص، نیز اپنی جان اور اپنے مال سے زیادہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ رکھتا ہو۔ اس کا ایمان کامل نہیں ہوتا اور جب ایمان ہی کامل نہ ہو تو اُس کی عبادت اور دیگر اعمال بھی مقبول نہیں ہو سکتے۔ یہی سزا تنقیصِ شانِ محمدی کرنے والوں کی ہے۔ غلامانِ محمدی م کا علمی سرمایہ اور ذوقِ شعر فہمی بھی اس حد تک ترقی یافتہ ہونا چاہیئے کہ وُہ دیگر "سوختہ جانوں" کے لطیف جذبات اور اُنکے اشارات و کنایات کی تہ تک پہنچ سکیں اور اُن کے کلامِ بلاغت نظام کی بلندیوں کو چھو سکیں۔

marfat.com

درد۔ لذّتِ سوز و گداز

عشق میں اگر دل دردؔ سے خالی ہو تو ایسا عشق مشینی ہو جائے گا۔ جیسا کہ فرشتوں کا ہے۔ صحیح عشق دردِ دل کے ساتھ صرف "عارف اِنسان" کا حِصّہ ہے۔ جامد مزاجوں کا نہیں خواہ وہ کتنے ہی علم داں ہوں ؎

قدسیاں را عشق ہست و درد نیست
دَرد را جُز آدمی درخورد نیست

"درد" ایک خاص نوعیت کے سوز و گداز اور محبوب حقیقی سے نزدیک سے نزدیک تر ہونے کی تڑپ کا نام ہے۔ حتیٰ کہ عاشق کو بحرِ اصل میں گُم ہو کر "سکون" مل جائے ؎

غریقِ بحرِ محبت ۔ دم از خودی نہ زند

پھر اُس کی خودی یا انا، اُس کی خودی یا انا نہیں رہ جاتی بلکہ "انائے حق" بن جاتی ہے ؎

آپ[1] کو پاتا نہیں جب آپ[2] کو پاتا ہوں میں

[1] یعنی خود کو [2] معشوق

موجِ دریا ہوں بظاہر مِٹ کے خود دریا ہوں میں

حدیث مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ ۔ اسی مقام کی خبر دے رہی ہے۔ یہ مقام حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے محبوب اقدس و اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام ہے۔ حضورؐ کی اُمت کے اولیاء نورِ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیدا اور اِسی کی فرع ہیں۔ فرع ہمیشہ اصل کے ساتھ رہتی ہے اور اُسی میں گم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اولیائے محمدیؐ، نورِ محمدیؐ کے توسل سے واصل بحق ہوتے ہیں۔ اس کی مزید تفصیل آگے بھی مذکور ہو گی انشاء اللہ العزیز۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ؎

marfat.com

مختصر یہ کہ عشقِ حقیقی، درد و سوز سے خالی نہ ہو۔ یہی موجب ترقی ہے۔ اسی سے ایمان کامل ہوتا ہے اور اسی سے عبادت میں لذت پیدا ہوتی ہے۔ آتشِ عشق ہی میں جل کر یہ منزل ہاتھ آسکتی ہے۔ جس کے لئے مولانائے رُوم فرماتے ہیں ؎

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت
ہر چہ جُز معشوق باقی جملہ سوخت

لیکن سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ اللہ کا فضل و کرم بھی شاملِ حال ہو۔

عشق اور فقہ

واضح رہے کہ طریقت میں عاشق کا تعلق وجدان اور علم لدنی سے ہے اس کی منزلِ مقصود "عرفانِ محبوب" اور "وصالِ محبوب" ہے۔ رُوح کی تڑپ، دردِ دل اور سوزِ محبت اُس کے مخلص ساتھی ہیں۔ از دِل خیزد۔ بر دِل ریزد۔ اس کی کسوٹی ہے۔ فقہ کے اوصاف و اثرات اپنی جگہ سب حق سہی مگر ایک عاشق کی "فقہِ عشق" اس کے دین "دین عشق" کی طرح "کفر و اسلام" سے ماورا ہے۔ دونوں میں بعد المشرقین ہے۔ فقہ گویا "ترازو اور اوزان" ہیں اور عشق "حسین پھولوں کی لطیف خوشبو"۔ خوشبو کو ترازو میں تولنا کسی لحاظ سے بھی صحیح نہیں ——— فقہ، عین خرد۔ عشق، دشمنِ خرد۔ فقہ، علم اکتسابی۔ عشق مستی و رندی۔ فقہ، قیام خودی۔ عشق، بے خودی۔ فقہ، علمی موشگافیاں۔ عشق، مجنونی سرگوشیاں۔ وغیرہ۔ عشق۔ شریعت و فقہ بلکہ اسلام و ایمان کی بھی جان ہے۔ عشق نہ ہو تو سب کچھ بے جان ہے۔

چند واقعات جن کا شریعت میں حکم نہیں مگر عشق میں جائز ہے

شریعت و فقہ کا تعلق ہوش و حواس کے عالم سے ہے

marfat.com

اور اس میں نہ کیفِ بے خودی ہے نہ چشمِ عرفان و عشق کی طلسم کاریاں و ہوش ربائیاں ہیں۔ اسی لئے بعض اوقات، بعض عاشقوں سے مغلوب الحالی کی بدولت ایسے کلمات زبان سے نکل گئے یا ایسے افعال سرزد ہو گئے جو بظاہر خلافِ شرع و فقہ تھے لیکن نگاہِ عشق و سرمستی میں صحیح تھے۔ جیسے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں، حضورؐ کا آبِ وضو، بعض خدام نے زمین پر نہ گرنے دیا بلکہ پی گئے یا جنگ اُحد میں بعض جاں نثاروں نے حضورؐ کا خونِ مبارک، اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں پر مل لیا۔ یا حضرت اویس قرنیؓ اِس خیال سے کہ نہ جانے جنگ میں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کونسا دندانِ مبارک شہید ہوا ہے، اپنے تمام دانت توڑ ڈالے۔ اور اِس کے صِلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا جُبّہ مبارک اُن کے پاس لے جانے اور اُس کے وسیلے سے اُمت کی بخشش کے لئے دعا کرنے کی وصیت فرمائی۔ اِسی طرح کی ہزارہا مثالیں ہیں۔

توجہ عاشقانہ و عارفانہ کی ہوش ربائیاں

اب چند مثالیں عارفانہ توجہ اور عاشقانہ بے خودی کی سُنئے

ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عالمِ بے خودی میں محو تھے کہ بی بی صاحبہؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کا وہاں گذر ہوا۔ آہٹ مِلنے پر حضورؐ نے فرمایا۔ کون ہے؟ بی بی عائشہؓ نے فرمایا۔ عائشہ رضؓ ——— فرمایا۔ کون عائشہ رضؓ؟۔ کہا گیا، ابو بکر رضؓ کی بیٹی۔ فرمایا کون ابو بکر رضؓ؟ ——— اب اُمّ المومنین سمجھ گئیں کہ سرکارؐ عالمِ بے خودی میں ہیں۔ اور خاموشی کے ساتھ حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لے گئیں۔

حضرت علی رضؓ کی پنڈلی سے بحالت محویت نماز تیر نکالا گیا اور اُنھیں خبر نہ ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے غارِ حرا میں دیدہ و دانستہ سانپ کے بل کو پاؤں کے انگوٹھے سے بند کیا۔

marfat.com

سانپ نے کاٹ لیا مگر آپؓ نے پاؤں کو ہلایا تک نہیں تاکہ سرکارؐ کی نیند میں خلل نہ پیدا ہو۔ زہر کی تکلیف بڑھتی گئی مگر اللہ کے محبوبؐ کے حبیبؓ نے مطلق جنبش نہ کی۔

حضرت عمر فاروق رضؓ نماز جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے (شرعِ دو دیں کی طرف توجہ تھی) یکا یک خطبے کے درمیان چیخ کر فرمایا یَا سَارِیَۃَ الْجَبَلَ (تین بار فرمایا) یعنی اے ساریہ، پہاڑ کی اوٹ لو۔ پہاڑ کی آڑ لو۔ یہ عارفانہ توجہ تھی۔ حضرت ساریہ آپؓ کے ایک جنرل تھے جو اس وقت ایران میں یا اس کے قریب کہیں دشمن کی فوج سے جنگ میں مصروف تھے اور قریب تھا کہ حضرت ساریہ رضؓ کی فوج کو شکست ہو جائے کہ خلیفۃ المؤمنین رضؓ نے مسجد نبویؐ سے للکارا جسے نہ صرف حضرت ساریہؓ نے بلکہ ساری فوج نے سُنا۔ دوڑ کر پہاڑ کی آڑ لے لی اور فتحیاب ہوئے۔ مدینہ منورہ واپس پہنچنے پر سب نے تصدیق کی اور حقیقتِ حال سے باخبر ہوئے۔ اللہ اللہ۔ کہاں مدینہ منورہ اور کہاں ایران کی سرحدیں۔ عشق کی دنیا میں خودی و بے خودی دونوں کی داستانیں ہوشربا ہیں۔ اور جب ایک ہی انسان میں یہ دونوں توجہات مجتمع ہو کر حد کمال کو پہنچ جائیں تو ایسا اِنسان صحیح معنیٰ میں نائبِ حق بنتا اور بصفات حق تعالیٰ کائنات پر متصرف ہو جاتا ہے۔

بقول حضرتِ اقبالؒ:۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ!
غالب و کار آفریں کارکشا، کارساز
خاکی و نوری نہاد۔ بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنیؔ اس کا دلِ بے نیاز

marfat.com

فقر و فقہ فقر و تصوف کا علٰحدہ ہی ایک مستقل نظام فکر اور خود اُس کا اپنا مستقل آئین ہے جس کی بنیاد، عشق و بے خودی اور علم لدنی پر قائم ہے۔ اس کا تعلق کسی خاص فرقے کی فقہ سے نہیں ہے۔ عاشقِ حق، جس فقہ سے چاہے تعلق قائم رکھے (کیونکہ احکام جوارح کی تعمیل کے لئے یہ ضروری ہے) لیکن دِل یعنی عشق کی اپنی مخصوص "شریعت" اور اُس کی اپنی مخصوص فقہ ہے جو اہلِ دل سے حاصل ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہُ العزیز کی فقہ حنبلی رح کے پیرو نہیں ہیں۔ صرف اُن کے اسرار و رموز عشق کے پیرو ہیں۔ اسی بنا پر حضور غوث الاعظم قطب ربّانی، محبوبِ سبحانی اور ہم غلام قادری کہلاتے ہیں۔

میرے مسلک کا حصّہ ب

"توحید حقیقی وجودی" اور اس کے مضمرات

حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُسکی ظہوری تفصیل

مقدمہ آیاتِ عشق کا یہ دوسرا حصّہ ہے۔ حالانکہ اِس کے متعدد نکات حصّہ الف میں بیان ہو چکے ہیں۔ کیونکہ عشق اور توحید لازم و ملزوم ہیں اس لئے دونوں کے ذکر کو کسی مکان کے دو کمروں کی طرح بالکل ایک دوسرے سے علٰحدہ رکھنا محال ہے۔ البتہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہوری تفصیل سے متعلق کچھ مزید نکات کا مختصر ذکر ابھی ضروری ہے

rifarfat.com

چنانچہ عرض ہے کہ:۔

یہ ہیچمداں۔ خاکِ پائے بزرگاں۔ سرکارِ دوعالم۔ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حق تعالیٰ کا نورِ ذاتی۔ اُس کے اسمِ الظاہر کا مسمّٰی اُس کے عالمِ تشبیہ کا اجمال بھی اور اُس کی تفصیل بھی، یقین کرتا ہے۔ اس کا یہ بھی یقین ہے کہ حضورؐ کی ایک حقیقت ہے (جسے اصطلاحِ صوفیہ میں "وحدت" بھی کہتے ہیں) اور ایک اُس کا عین ہے جس کی تفصیل تشبیہی تمام مراتبِ کونیہ (مرتبۂ واحدیت سے انسان تک بموجب بیان صوفیۂ کرام) یعنی پوری کائنات ہے اِس عین و حقیقتِ محمدیؐ نے عالم لاہوت سے عالم ناسوت تک ہر عالم میں اُسی عالم کی مناسبت سے ظہور فرمایا ہے۔ یعنی بالفاظ دیگر وہی نورِ ذاتِ حق اپنے مرکز پر قائم رہتے ہوئے اپنی تجلیات و انوار کی حیثیت میں (جسے تنزیہہ کے مقابلے میں تشبیہ یا غیب کے مقابل، شہادت یا باطن کے لحاظ سے ظاہر کہتے ہیں)۔ باطن کے ظہور کے لئے اُس کی منشاء و خواہش کے مطابق بطورِ اصلِ کائنات، مختلف عالمینِ مذکورہ میں بہ یک وقت، بشانِ مختلفہ، متجلّی موجود ہے[1]۔ نورِ ذات ہونے کی حیثیت سے وہ ازلی و ابدی ہے کبھی معدوم نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ کوئی زمان و مکان اِس سے خالی نہیں ہے۔

اولیاء اللہ۔ مرتبۂ "حقیقتِ محمدیؐ" کو حق سبحانہٗ تعالیٰ کا "تعین اول" کہتے ہیں۔ اور خبر دیتے ہیں کہ اس مرتبے میں اللہ و محمدؐ ایک ہیں۔ بعد کے ظہورِ مراتب میں (جو محض مخلوق کو سمجھانے کے لئے معین کئے گئے ہیں) اِسی "نورِ ذات" کی مزید صفات و شیون کی تفصیلات ہیں۔ تاہم حدیث: اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَالْخَلْقُ کُلُّھُمْ مِنْ نُوْرِیْ کے بموجب، نورِ محمدیؐ

[1] دیکھو حدیثِ جابرؓ اور اُس کی شرح جو مختلف کتبِ مستندہ و معتبرہ میں موجود ہے۔ اس کی تفصیل اس ناچیز نے بھی اپنی کتاب "حقیقتِ محمدیؐ" میں دی ہے جو زیرِ طباعت ہے۔

marfat.com

کو نورِ ذات مانتے ہوئے، کائنات کی اصل ماننا اور کائنات کو اُس کی فرع ماننا ضروری ہے لیکن اِس حقیقت سے بھی اِنکار ناممکن ہے کہ اصل ہر وقت اپنی فرع کے ساتھ بطورِ بنیاد موجود رہتی ہے۔ گویا غیب و شہادت، تنزیہہ و تشبیہہ، وحدت و کثرت، میں وہ نور اصلاً موجود ہے فرق صرف اجمال اور تفصیل کا ہے۔ اِس نکتے کو اس طرح بھی بیان کرتے ہیں کہ اَحد و اَحمد میں فقط میم کا پردہ ہے۔ بقول خود ع

خدا ظاہر ہے رُخ پہ ڈال کر پردہ محمدؐ کا

اور بقول حضور قبلہ حضرت نیازؔ بے نیاز، شاہ نیاز احمد رح بریلوی قدس سرہٗ العزیز ؎

حق اندر نشانِ تشبیہی محمدؐ نام خوخواندہ
محمدؐ غیر حق نبود بحکمِ ذوقِ عرفانی

میں نے اپنے فہم کے مطابق اپنے بزرگانِ طریقت و معرفت کے معتقدات کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ اگر کوئی سُقم یا نقص ہو تو اِس کا ذمہ دار میں ہوں، میرے بزرگ نہیں کیونکہ عشق و توحید کے بیان میں نزاکتیں ہیں جو محض علم سے حل نہیں ہوتیں۔

تائید قرآنی

اب میں مذکورۂ بالا نکات کی تائید و تشریح میں پہلے قرآن پاک کی ایک آیت هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اور اُس کی کچھ شرح پیش کرتا ہوں۔

(۱) واضح ہو کہ آیت مندرجہ بالا میں اَللّٰہ بلحاظ مکان، باطن و ظاہر اور بلحاظ زمان، اوّل و آخر ہے۔ ہر چند کہ وہ بلحاظِ اطلاق، زمان و مکان، دونوں سے بلند و برتر ہے۔ اِس کے باوجود چونکہ اُس نے چاہا کہ وُہ پہچانا جائے، اُس نے خود ہی زمان و مکان کی نام نہاد فرضی و اعتباری "قیدیں" اختیار کیں۔ اُس کی مرضی پر کسی کو چُون و چرا کا اختیار نہیں ہے۔ آگے چلئے

marfat.com

آیت کریمہ کے الفاظ پر تمام فرقوں کا اتفاق ہے لیکن معنیٰ اور تعبیرات میں اختلافات ہیں، بہرحال ہم اپنے معانی کی وضاحت کرنے کے مجاز ہیں۔ اس میں کسی کے اختلاف سے ہمیں تعارض نہیں ہے۔ نہ مخالفین ہم سے اُلجھیں۔

(۲) دوسری حقیقت نفس الامری یہ ہے کہ چاروں الفاظ مذکورہ (اول۔ آخر۔ ظاہر باطن) کا اطلاق، ایک ہی ہستی حقیقی اور ایک ہی موجود حقیقی، اَللہ پر ہوتا ہے۔

اگر کسی نے تین الفاظ کا، اطلاق تو اللہ پر کیا مگر ایک کا اُس پر نہ کیا تو اُس نے قرآن کو جھٹلایا، لہٰذا نہ مُسلم رہا نہ مومن۔

(۳) تیسری حقیقت بدیہی یہ ہے کہ اَللہ کو باطن وظاہر کہنے سے یا اوّل وآخر ماننے سے، وہ اِن کا مجموعہ یا مرکب نہیں بنتا۔ اسے کسی ایک اِسم یا صِفت کے ساتھ یاد کرو یا سیکڑوں اَسماء وصفات کے ساتھ پکارو، وہ ایک ہی رہتا ہے۔ اسماء وصفات کا مرکب ہرگز نہیں بنتا۔ نہ اِس میں کسی حلول کی گنجائش ہے نہ اِس کے ساتھ اِتحاد ممکن ہے کیونکہ حلول واتحاد کے لئے دو وجودوں کا ہونا ضروری ہے لیکن وجودِ حقیقی صرف ایک ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اللہ، حلول واتحاد اور ترکیب وتجزیئے سے پاک ہے۔ خواہ اُسے کسی اِسم یا اسماء اور کسی صفت یا صفات کے ساتھ یاد کیا جائے۔ تمام اسماء وصفات اُسی کے ذاتی اسماء وصفات ہیں۔ وہ ذات میں ہمیشہ سے بالقوۃ تھے۔ جب اُس نے چاہا بالعمل ہو گئے۔ غرض کہ دو وجود ہیں ہی نہیں کہ حلول واتحاد وغیرہ کا جھمیلا رہے اور توحید حقیقی وجودی میں اعتقاداً کوئی نقص پیدا ہو۔ اِن ہی وجوہ یا حقائق کی بناء پر عرفاء صادقین لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللہ کا عقیدہ رکھتے ہیں اور غیر حق کو معدوم سمجھتے ہیں۔

(۴) چوتھی حقیقتِ نفس الامری یہ ہے کہ قرآن پاک کے الفاظ فہم واِدراکِ بشری کے لئے

marfat.com

ہیں۔سوائے لفظ الباطن کے۔الباطن تک تو، انسانی عقل وشعور وفہم وادراک وردہم وگمان کسی کی رسائی نہیں۔لہذا وہی الظاہر ہوا۔اور ہمارے ہی لئے ہوا ہے تاکہ اُس کے نور اور اُس کی ظاہری صفات وشیون کو ماہرین اولیاء اللہ سے سمجھ کر سمجھیں۔دیکھیں، پہچانیں اِسی کے ظہور سے عشق ومحبت کریں اور اُسی سے واصل ہوں[1]۔اسی لئے اپنے کلام پاک کے اندر اس نے تاکید کردی ہے کہ وہی اول وآخر اور ظاہر وباطن ہے، کہیں باطن وظاہر کو دو نہ سمجھ لینا۔نورِ محمدیؐ میں گم ہونا ہی واصل بہ حق ہونا ہے۔

(۵) باطن کے لئے ایمان بالغیب ہے اور ظاہر کے لئے ایمان بالمشاہدہ ہے مشاہدہ کرنے والوں کے لئے قرآن ہی کی وعید یہ ہے۔

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى یعنی جو یہاں اندھا ہے، وُہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔یہ قاعدہ کلیہ ہے اس سے مستثنیٰ صرف وہی ہوسکتے ہیں جن کی ظاہری آنکھیں یا بینائی نہ ہو۔وہ دِل کی آنکھ سے دیکھیں اور ایمان کے نُور سے سمجھیں۔یعنی جب بصارت نہ ہو تو بصیرت سے کام لیں (دونوں سے کام لینا نورٌ علیٰ نُورٌ ہوگا۔اُن کے لئے جنھیں دونوں نعمتیں حاصل ہوں) مشاہدۂ نورِ محمدیؐ کی تفصیلات، ہمارے سلوکِ نیازیہ، نظامیہ میں داخل ہے اور بعد بیعت تعلیم کیا جاتا ہے۔

(۶) یہ بھی حقیقت ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ آیۃ میں اَعْمٰى (اندھا) اُن لوگوں کو کہا گیا ہے جو اللہ کو الظاہر نہیں مانتے۔نہ یہاں ظاہر اللہ کے مشاہدے کے قائل ہیں۔

---

[1] انبیاء کرام ۱۲ اسمائے ذات سے، اولیاء اللہ، اسمائے صفات سے عام انسان صفات فعلیہ سے پیدا کئے گئے ہیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نورِ ذات ہیں (دیکھو مدارج النبوت۔از شاہ عبدالحق محدث دہلوی) اور ہم نورِ ذات ربی ہی سے واصل ہوسکتے ہیں جو "الظاہر" ہے اور یہی وصل وصل الی اللہ ہوگا۔وصل الباطن صرف نورِ محمدیؐ کو حاصل ہے۔

marfat.com

نہ بصارت نہ بصیرت کے ساتھ۔ جب اَللہ خود اپنے آپ کو بیک وقت، باطن وظاہر کہہ رہا ہے (حلول واتحاد کے بغیر) تو کوئی وجہ نہیں کہ اِسے صرف باطن سمجھا جائے۔ اور ظاہر نہ مانا جائے۔

جب ظاہر ماننا ضروری ہے تو اس کا دیکھا جانا بھی لازمی ہے۔ کوئی چمگادڑ کی طرح آنکھیں بند رکھے تو وہ دوسری بات ہے ورنہ وہ انسان کے لئے ظاہر ہے اور انسانی نظر ہی سے دیکھا جائے گا۔ جو انسان اسے نہ دیکھ سکے وہی اعمیٰ ہوگا۔

لیکن اُس کے دیکھنے کی چند شرائط ہیں۔ ان میں سے صرف ایک یہ ہے کہ تمام بسائط اور لطافتوں کی طرح وہ بھی مظاہر میں دیکھا اور پایا جاسکتا ہے[1]۔ مظاہر کے بغیر نہ وہ دیکھا جاسکتا ہے نہ پایا جاسکتا ہے۔ گویا مظاہر حقیقت کا لباس یا آئینے ہیں۔

لیکن جیسا کہ صفحہ ماقبل میں مختصراً کہا گیا ہے۔ خاص انسانوں (یعنی انبیاء۔ اولیاء۔ شہداء صالحین۔ مشائخین۔ علمائے روحانی۔ عرفائے ربانی وغیرہ اور دیگر حضرات جو نائب حق اور جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہے جانے کے مستحق ہوں) کے ساتھ موجود حقیقی کا برتاؤ یا معاملہ خاص رہتا ہے۔ انھیں شرح صدر اور علم لدنی کی دولت عطا کی جاتی ہے جو عام آدمی کی فہم سے بالاتر ہوتی

---

[1] موجود حقیقی یعنی ہو الباطن، اپنے ہی نور جسے خود اللہ نے محمدؐ و محبوب بنایا اور یہی الفاظ کے صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوپ میں ہو الظاہر بن کر، ازل سے ابد تک ہر عالم کے مظاہر میں بیک وقت جلوہ گر ہے۔ عالم لطیف میں۔ لطیف اور عالم مادی مظاہر ہی نظر آتا ہے ہر عالم میں ناظر کے آلات ادراک جُدا ہیں اور عالم ناسوت میں بھی عام اور خاص آدمیوں کے آلات ادراک مختلف ہوتے ہیں چنانچہ رہنمائے حقیقت و معرفت (پیر و مرشد جو واقعی عارف و محقق ہو) کی رہنمائی و اطاعت کے بغیر آدمی کو عرفان حاصل نہیں ہو سکتا وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ... الخ اسی مقصد کے لئے بطور حکم ربی قرآن میں موجود ہے اور اسی کے تحت مختلف سلاسل طریقت میں نظام بیعت قائم ہے۔

mirfat.com

ہیں۔ اس لئے وہ اِن کا منکر ہو جاتا ہے۔ اس سے بچنے کا محفوظ ترین طریقہ کسی اُستاد روحانی مرشدِ عرفانی کی بیعت و اطاعت ہے۔ جیسا کہ صفحہ، ماقبل کے حاشیئے میں مذکور ہو چکا۔

چند دیگر حقائق

(۷) مذکورۂ بالا حقائق کے علاوہ مندرجہ ذیل حقائق کو بھی ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔ یعنی یہ کہ ہستیٔ حقیقی صرف ایک ہے اور وہ حق سبحانہٗ تعالیٰ کی ہے۔

(۸) وہی وجودِ حقیقی اور موجودِ حقیقی ہے جو ہر زماں اور ہر مکاں میں موجود ہے۔ اسے کوئی "شئے" کسی حال میں محدود و محصور نہیں کر سکتی اور نہ اسے ختم کر سکتی ہے۔ کیونکہ وہی ہر شئے کی اصل بصورت نورِ محمدیؐ ہے۔

(۹) ہر شان اُسی کی شان ہے۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ۔

(۱۰) شانیں بدلتی رہتی ہیں لیکن اصل حقیقت علیٰ حالہٖ قائم رہتی ہے۔

(۱۱) "شیونِ نورِ حق" کو عالمِ ناسوت میں "اشیا" کہتے ہیں جو اپنے "اعیانِ ثابتہ" کے بموجب یہاں ظاہر ہیں۔

(۱۲) "اشیاء" عارفوں کی نظر میں، نورِ محمدیؐ کے مظاہر۔ اُس کی تمثلات۔ فروع یا شانیں ہیں۔ اس کی سند لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ اور اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِيْ کافی ہیں۔

(۱۳) چنانچہ یہ عالم، نورِ ذاتِ حقیقی اور موجودِ حقیقی کے اسم الظاہر کی (یعنی نورِ محمدیؐ کی یا اُسکی کے شانوں کی) تفصیل ہے اور ہماری رسائی بھی اسی "حقیقتِ نوری" تک ہو سکتی ہے۔ الباطن تک ہم کیا ہمارا وہم و گمان بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(۱۴) "اشیا" کے ظاہر اور اُس کے تغیراتِ شیون کو "حجاباتِ اضافی" سمجھ کر۔

marfat.com

دل کی نظر کو اصل پر قائم رکھنا چاہیئے تاکہ قول مولا علی مرتضیٰ رض "اَلتَّوْحِیْدُ اِسْقَاطُ الْاِضَافَاتِ" کے بموجب دامنِ توحید ہاتھ آسکے۔ اس کے عملی طور طریقے۔ سلوک سے وابستہ ہیں (ہمارا سلوک اختیار کرنے پر ان کی تعلیم دی جاتی ہے جس سے فیضانِ نور جاری ہوتا ہے اور مُرید فانی فی الرسولؐ ہو کر فانی فی اللہ بنتا ہے۔ مصنف)۔

(۱۵) کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دونوں اجزاء کے مابین بدل اور بدل منہ کی نسبت ہے۔ لہٰذا وہ معناً ایک ہی ہستیِ حقیقی کو ظاہر کرتے ہیں ان کا اطلاق دو ہستیوں پر ہو ہی نہیں سکتا۔ دو سمجھنے سے توحید ختم ہوتی اور شرک لازم آتا ہے۔ جو اس کلمہ کا مقصود نہیں۔ اِس کی مفصل عارفانہ شرح اس ناچیز کی زیرِ ترتیب کتاب "حقیقتِ محمدیؐ" اور اس کے بے مثل ابدی فضائل میں مذکور ہیں۔ دعا کیجئے کہ یہ گراں مایہ کتاب جو ایک عظیم المرتبت گنجینۂ معارف ہے۔ جلد زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائے آمین۔

(۱۶) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صورت تشبیہ حق ہے۔ تکمیل ایمان کے لئے تنزیہہ تشبیہہ دونوں کا قائل رہنا ضروری ہے۔

(۱۷) اَصل اپنی فروع کی طرف یعنی شانِ تنزیہہ حق اپنی شانِ تشبیہہ کی طرف "رسول" نبی کسی نے اِس راز کو سمجھ کر کیا خوب کہا ہے کہ

محمدؐ۔ الرسول۔ اللہ۔ ایک ہی ہیں۔ یہ تین مختلف ذوات نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی ذاتِ حقیقی ایک ہی ہستیِ حقیقی اور ایک ہی موجودِ حقیقی کی تین مختلف حیثیتیں ہیں۔ یہ تمام حقائق قرآن و احادیث سے ثابت ہیں۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ مفصل بحث کے بجائے، توحیدِ حقیقی پر ایمان کی ضرورت ہے جس کے لئے، جتنا اس مقدمے میں مواد دیا گیا ہے وہی بہت کافی ہے تفصیل درجنوں کتابوں میں موجود ہے۔

marfat.com

(۱۸) حسن و عشق اللہ کی صفات ہیں۔ اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ اور کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُکَ یَا مُحَمَّدُ کے بموجب اس کی صفتِ عشق سب سے پہلے جمالِ محمدیؐ پر عاشق ہوئی اور اُس کی توجہ حُبّی سے حامد۔ احمد۔ محمد۔ محمود عشق، عاشق، معشوق اور حبّ۔ حبیب و محبوب وغیرہ سب ظاہر ہوئے۔ تمام کائنات اِسی حسن و عشق کا تماشا ہے اور بقول حضور نیاز بے نیاز قدس سرہُ العزیز ؎

یارِ من با کمالِ رعنائی
خود تماشا و خود تماشائی

کا نقشہ ہے۔

معارفِ قرآنی کا ذکر خلافِ شریعت نہیں ہو سکتا

(۱۹) شاعری میں اِن اُمور کا ذِکر ہرگز خلافِ "شریعت" نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اِن ہی معارف سے قرآن و حدیث پُر ہیں، جو اوصاف محمدیؐ قرآن و حدیث میں مذکور ہوں اُنھیں اگر اشعار یا نثر میں کوئی بیان کرے تو وہ ذِکر "خلافِ شریعت" کس طرح ہو سکتا ہے۔ دل کو محبتِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھرنے والا یا اُسے حضورؐ کی یاد میں تڑپا دینے والا، اندازِ بیان بھی خلافِ شریعت نہیں ہو سکتا۔

حضور محبوبِ خدا، نورِ مجسم، صاحبِ معراج و اَدْنیٰ، شہنشاہِ لولاک، ولی مع اللہ سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقامات کی بلندیاں اور اُن کی صفات کی عظمتیں بیان کرنا ہی اعلیٰ ترین نعت گوئی ہے۔ چنانچہ قرآن و احادیث میں مذکور صفات و نعت پر قیود و عائد کرنے والے یا تو حضورؐ ذاتِ گرامی کی حقیقت اور اُس کی عظمتوں کو سمجھتے ہی نہیں یا دانستہ کسی شک یا خوف میں مبتلا رہتے ہیں یا مفاہیم اولیاء اللہ کے برعکس اپنے مخصوص

marfat.com

فرقے کے عقائد کی روشنی میں قرآن واحادیث کے معنی بیان کرتے اور اولیاء اللہ کو جھٹلاتے ہیں لیکن ہم ان لوگوں میں نہیں۔ ہم اولیاء اللہ کے قائل ہیں اور ان ہی کی تشریحات کو تسلیم کرتے ہیں۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ۔ وغیرہ ۔ قرآن وحدیث ہیں ۔ بظاہر کہنے والے دو معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں باطن وظاہر، ایک ہی ہے ۔ خود یہ آیات اور حدیث جو اوپر منقول ہیں، دو ہستیوں کی تردید کر رہی ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو واقف تھے لیکن قرآن کا یہ اندازِ بیان ہے کہ حضورؐ کو مخاطب کر کے امت کو تعلیم دینا مقصود ہوتا ہے ۔

اگر اشعار میں یہی نکات بیان کئے جائیں تو بعض حضرات فوراً چیخنے لگتے ہیں کہ "ایسا کہنا خلافِ شریعت" ہے ۔ "محمدؐ کو خدا بنا دیا"۔ "یہ شرک ہے"، "وہ شرک ہے"، "نعت میں دونوں طرف حدیں ہیں"، "نعت گو بہت نازل مسئلہ ہے"۔ وغیرہ وغیرہ ۔ شاید یہ حضرات مذکورۂ بالا آیات اور ان کی ہم معنی متعدد آیاتِ قرآنی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق ثابت کرنے والی متعدد احادیث کو قرآن ومجموعۂ احادیث سے خارج سمجھتے ہیں، یا انھیں پڑھتے نہیں یا بظاہر تو پڑھتے ہیں لیکن دل سے اُن کے مفہوم پر ایمان نہیں رکھتے ۔ یا اللہ نے اُن کی ذہنیت ہی ضدی بنائی ہے ۔ بہرحال عارفین ومحققین اُسی کو "اسلامی شریعت" تسلیم کرتے ہیں جو قرآن واحادیث میں مذکور حقائق کو غلط نہ قرار دیتی ہو ۔ قرآن واحادیث میں منقول، فضائل محمدیؐ کے ذکر کو خلافِ شریعت قرار دینا اسلامی شریعت ہرگز نہیں ہو سکتی ۔

تذبذب و تضاد شریعت مطہرہ کی اڑ میں

(الف) "اسلامی شریعت"، تو سراپا حکمت ہے ۔ وہ تذبذب یا تضادات سے پاک ہے ۔ مثلاً بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے مظہرِ اکمل

ہیں، اور ہماری طرح عبد بھی ہیں۔ ایسا کہنا ہی تذبذب اور تضاد دونوں کی غمازی کرتا ہے۔

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

(ب) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ "حضورؐ خدا نہیں مگر خدا سے جُدا بھی نہیں"۔ اِس پر دو سوال بلکہ کئی سوال دریافت طلب پیدا ہوتے ہیں (اوّل) تو پھر آپؐ ہیں کیا؟ (دوم) اگر خدا سے جُدا نہیں تو "متحد" ہوئے لہٰذا تشریح کیجئے کہ یہ اتحاد کس قسم کا ہے۔ تیل پانی کی طرح یا شیر و شکر کی طرح یا ظرف و مظروف کی طرح یا پھول اور خوشبو کی طرح یا "متحدہ محاذ" کی طرح یا "درد و سر" کی طرح یا آسیب و آسیب زدہ کی طرح یا جسم و روح کی طرح وغیرہ وغیرہ۔ آپ کوئی مثال لیں وہ حلول کی مثال ہوگی یا ترکیب و اتحاد کی۔ لیکن توحید ان سے پاک ہے۔ اِسی طرح واصل بحق ہونا بھی ہر مثال سے پاک ہے۔ وہ سراسر توحید ہے۔ لیکن یہ الفاظ کہ "حضورؐ خدا نہیں اور خدا سے جُدا بھی نہیں"۔ نہ "واصل بحق" ہونے کی تصدیق کرتے ہیں نہ "توحیدِ حقیقی" کی یہ الفاظ مبہم ہیں اور متلاشیان حق کے ذہن میں الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔

(ج) ایک مشہور جماعت کے ناخدائے شریعت و سنت جو ہمارے بھائی ہیں اشعار میں کہیں کہیں ہماری توحید وجودی بیان کرتے ہیں لیکن دوسروں پر خلافِ شریعت ہونے کا ٹھپّہ لگاتے ہیں (ہم مثالوں سے اخلاقاً گریز کر رہے ہیں ضرورت ہوئی تو پیش بھی کر دیں گے)۔

(د) یہ صحیح ہے کہ بندہ بندہ اور خدا خدا ہے لیکن جب بندہ واصل بحق بن جائے یا جب بموجب حدیث قربِ نوافل خود اللہ اپنے کسی محبوب بندے کے ہاتھ، پاؤں اور آلاتِ حِس و ادراک بن جائے، تو وُہ بندہ بندہ نہیں رہتا بلکہ "واصل بحق" ہو جاتا ہے اور اُس کی بندگی یعنی بندہ ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ ہر چند کہ وہ صورت میں بشر ہی رہتا ہے، یہ حقائق قرآن و احادیث سے

marfat.com

ثابت ہیں مفصل ذِکر کے لئے دیکھو اِس ناچیز کی کتاب "مخزنِ انوارِ توحید" اور "حقیقتِ محمدیؐ اور اُس کی بے مثل عظمتیں" نیز عبد و عبدہٗ کے فرق کے لئے علامہ اقبال رح کے خیالات پھر بھی عبدہٗ کو عبد کہے جانا ہٹ دھرمی ہے۔

(د) در اصل جس طرح عظیم المرتبت آدمی اپنے رب کو از روئے اِنکسار، ناچیز و کمترین کہتا ہے اور لکھتا ہے مگر آپ اُسے جناب، حضرت، حضور ہی کہتے ہیں اسی طرح آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اپنے آپ کو از روئے اِنکسار یا وسعتِ ظرف۔ عبد فرماتے ہیں۔ حقیقتاً وہ "نورِ ذاتِ حق" ہیں اور ہم سب اُن کے عاشقوں کی جوتیوں کی خاک بھی نہیں۔ ہم کس طرح اُنھیں ناچیز یا کمترین یا بندہ کہہ سکتے ہیں۔ بقول شخصے اُن کا خود کو "بندہ" کہنا بھی خدا سے واصل رہنے کے ہم معنیٰ ہے۔ لہٰذا اِس خیال کے بغیر انھیں "بندہ" کہنا غلط اور قرآن و احادیث کے منافی ہے۔ حضور قبلہ نیازؒ بے نیاز رح فرماتے ہیں۔

؎ چہ وسعت دادۂ یارب بظرفِ آں عظیم الشاں
کہ اِنّی عبدہٗ گوید بجائے قولِ سُبحانی!

مختصر یہ کہ تضاد گوئی یا تذبذب یا حضورؐ کی شان گھٹانا ہرگز "شریعتِ اِسلامیہ" نہیں ہو سکتی۔

(۲۰) اگر قرآن و احادیث میں منقول، حضورؐ کی عظمتیں[1] یا اُن کا ذِکر "منافی شریعتِ اسلامیہ" ہے تو معاذ اللہ خود قرآن و احادیث کا معتدبہ حصّہ خلافِ شریعت اور نعوذ باللہ قابلِ حذف قرار پائے گا۔ اور لاکھوں اولیائے کرامؒ، غوث، قطب، اوتاد، ابدال اور مشائخ معرفت و مبلغینِ حقیقت (جن میں متعدد افراد شیخ الاسلام اور قاضی القضاۃ کے عہدوں پر بھی فائز و مامور رہ چکے ہیں اور جن کے اشعار و ملفوظات کے دفتر آج بھی موجود ہیں) سب کے سب معاذ اللہ

[1] بموجب عقائدِ اولیاء اللہ و مشائخ محققین ۱۲

marfat.com

"دشمنانِ شریعت" قرار پائیں گے۔ لیکن عقلِ سلیم ہرگز ایسے فتووں اور بے بنیاد نظریوں کو تسلیم نہیں کر سکتی۔

حربۂ منافقین

دراصل یہ حربہ "منافقین" ہے جن کا خاص مقصد آغازِ اسلام ہی سے یہ رہا ہے کہ کمالاتِ حقیقتِ محمدیؐ اور حضورؐ کے حقیقی ادب واحترام کو ہر طرح گھٹا کر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ طبقۂ منافقین خود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں موجود تھا۔ ہر دور میں ان کے شاگرد موجود رہے اور آج بھی سب سے زیادہ موجود ہیں ان ہی کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے:۔

وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝ (اور اے حبیبؐ! آپؐ دیکھتے ہیں کہ وہ دیکھ رہے ہیں مگر درحقیقت وہ آپؐ کو نہیں دیکھتے)

پس ثابت ہو گیا کہ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت کو عشق اور دل کی آنکھ سے دیکھنا اور سمجھنا ہی اللہ کی نظر میں مقبول ہے اور اسی مناسبت سے آپ کی تعظیم بھی ضروری ہے۔

نعت میں جو حضرات مبالغہ کے قائل نہیں ہیں وہ غور فرمائیں

علامہ بصیریؒ کے شہرۂ آفاق "قصیدہ بردہ شریف" کا ایک شعر یہ ہے:۔

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمٍ

اس کا منظوم ترجمہ، عزیز روحانی عبداللہ ہلال صدیقی وکیل انکم ٹیکس کراچی نے یہ کیا ہے، جو اُن کے شائع کردہ چاروں ایڈیشنوں میں شائع ہو چکا ہے ؎

رُتبۂ عالی کو بے حد عظمتیں بخشی گئیں
فہم اور ادراک سے ہیں نعمتیں بالا کہیں

marfat.com

یہ تو سب مانتے ہیں (کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے) کہ حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے حد عظمتیں بخشی گئیں ہیں اور یہ نعمتیں انسانی فہم و ادراک سے بالا ہیں۔ لہٰذا ہماری گذارشات یہ ہیں:۔

اول: جب حضورؐ کی عظمتیں بے حد ہیں تو کسی شخص کو کسی لحاظ سے بھی انھیں محدود کرنے کا حق نہیں ہے۔ نہ ہی اُن کا ذِکر محدود ہو سکتا ہے۔

دوم: جب وہ انسانی فہم و اِدراک سے بالا ہیں تو بغیر سمجھے ہی اُن پر ایمان لانا چاہیئے چون وچرا، حضور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی ہوگی اور قدرتِ الٰہیہ کا انکار بھی جو کفر ہے۔

سوم: جب ماورائے فہم عظمتوں پر بے چون وچرا ایمان لانا ضروری ہے تو مبالغہ تو قابلِ فہم بات ہوتی ہے (گو مشاہدے میں نہ آئی ہو) اسے کیونکر مسترد کیا جا سکتا ہے۔

چہارم: حضورؐ کی عظمتوں پر بے چون وچرا ایمان رکھنا اور اُن کے ذکر پر دل وجان سے خوش ہونا ہی عین شریعت ہے۔ اسی سے قصیدۂ بُردہ شریف مقبول ہوا اور امام بُصیریؒ انعامات سے نوازے گئے۔

پنجم: آج بھی بلکہ ہمیشہ سے ہی اُن حضورؐ کے ذِکر اور اُن کی محبت میں مبالغہ کرنے والے اشخاص ہی اللہ و رسولؐ کے محبوب ہیں اور آئندہ بھی ایسے ہی لوگ اُن کے محبوب بن سکتے ہیں۔

ششم: حضورؐ کی نعتِ شریف میں مبالغہ کی ایک مثال قرآن پاک سے بھی سنیئے قرآنِ پاک میں حضورؐ کو سراجاً منیرًا کہا گیا ہے۔ جب کہ صرف سراج (آفتاب) میں "منیرا" ہونیکا مفہوم لازم و ملزوم کی حیثیت سے موجود ہے۔ یہ مبالغہ اہمیت کی شدت بتانے کے لئے تاکید

لہ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝

کے طور پر لایا گیا ہے اور ہر مبالغے کا یہی مقصود ہوتا ہے۔ لہٰذا جہاں تک حضورؐ کی نعت کا تعلق ہے ہر مبالغہ جائز بلکہ سنّتِ الٰہیہ ہے۔ لہٰذا مقبول و پسندیدۂ خدا ہے۔

چنانچہ ایسے تمام اشعار جن میں حضورؐ پر نور۔ محبوبِ خدا۔ صاحبِ مقاماتِ قوسین و دنیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقت نوری اور آپؐ کے اعلیٰ ترین فضائل و کمالات کا ذکر ہو وہ ہرگز "غلط" یا "خلافِ شریعت" یا "مبالغہ آمیز" نہیں ہو سکتے۔ تعجب ہے کہ اللہ تو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فرمائے یعنی "اور بلند کیا ہم نے آپؐ کے ذکر کو" (صرف آسمانوں میں نہیں، زمین پر بھی اور کسی محدود صورت میں بھی نہیں بلکہ لامحدود طور پر کیا کیونکہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فعلِ مطلق ہے) لیکن حضورؐ کے تنگ نظر اُمتی اپنے آقا و مولاؐ کو جن کی بدولت انھیں اور تمام کائنات کو وجود ملا اور دونوں جہان کی نعمتیں عطا ہوئیں۔ حضورؐ کی رحمتوں، بندہ نوازیوں اور احسانات و انعامات کا یہ صِلہ دیں کہ اُنؐ کے محامد کی بلندیوں کے ذِکر کو تضادات و شکوک میں اُلجھا کر بیان کریں یا اُسے غلط، مبالغہ آمیز اور خلافِ شریعت، قرار دے کر دوسروں کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

ہماری رائے میں ایسی کوشش "منافقین کی تائید"۔ محبوبِ خدا کی تنقیصِ شان اور قرآن و احادیث کی تردید ہے (واللہ اعلم)۔

(۲۱) حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی صفت کا بیان اگر کسی ضعیف حدیث یا روایت میں موجود ہو تو اُس پر بھی ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جس قدر فضائل و اوصاف حضورؐ کے بیان ہو چکے ہیں اُن سے کئی گنا زیادہ وہ اوصاف ہیں جو بیان نہیں ہوئے حضرت مصنّف "الناموس الاعظم" ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

(حضورؐ کے) کمالِ معنوی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کمالِ الٰہیہ یعنی کمالِ حقی ہے جس کے ساتھ

marfat.com

کاملین متحققین ہوتے ہیں جس کے لئے حضورؐ نے فرمایا تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ (دوسری قسم) کمالِ کونی کی ہے جس کے ساتھ ہر انسان متخلق ہوتا ہے وہ صفات محمودہ ہیں جن کا مجموعہ مکارمِ اخلاق ہیں۔ مکارم اخلاق کا بھی جامع حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کوئی نہیں ہوا۔ نہ ہوگا۔

جو مکارمِ اخلاق حضورؐ سے وارد ہوئے بہ نسبت اُن کے جو وارد نہیں ہوئے اور حکایت نہیں کئے گئے وہ سمندر اور قطرے کی مثل ہیں۔ جو وارد ہوئے ہیں (یعنی ایک قطرہ) اِن کا بھی جامع آپؐ کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔"

"آپؐ کے کمالاتِ حقی کا پورا عرفان ناممکن ہے (بالتفصیل مؤلف نے اپنی کتاب کَمَالَاتِ اِلٰہِیَّہ فِی الصِّفَاتِ الْمُحَمَّدِیَّہ میں بیان کیا ہے۔۔۔۔")۔

دیکھو تَحْقِیْقُ الْعَارِفِیْنَ فِی الْحَقِیْقَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَؐ حصہ اول صفحات ۲۷۷ تا ۲۸۳۔

پس حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ کمالیہ حقی و خلقی کے بیان میں قرآن پاک و احادیث نبوی ؐ کے علاوہ اولیائے کرام رح و مشائخ عظام کی مستند تحریریں بھی بے شمار ہیں۔ مزید حوالوں کی گنجائش اِس مختصر سے مقدمے میں نہیں ہے۔ صاحب ایمان کے لئے جتنا اِس میں مذکور ہے وہی بہت ہے۔ البتہ منکرین و منافقین خدا و رسولؐ کی نہیں سنتے ہماری کیا سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ انھیں توفیق نیک عطا فرمائے۔

چند بزرگان دین کے اشعار

اب بہت مشہور و معروف بزرگ ہستیوں کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں تاکہ

marfat.com

سچّے عاشقانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزید لُطف کا سامان ہو۔

حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز اجمیری قدس سرہ العزیز

؎ نورِ مطلق نظر آمدہ از دیدنِ تو کافرست آنکہ کند منع پرستیدنِ تو

حضرت شیخ فریدالدین عطار رح

؎ مصطفٰے را حق بداں وحق ببیں
مصطفٰے اُمّ بُد نور رب العالمین

(ان کا طویل قصیدہ ضرور پڑھئے، یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے)

حضرت شمس تبریزی رح

خدا خود گشتہ محمود و محمدؐ محمدؐ از خدا خود گشتہ احمدؐ
محمدؐ خود شدہ اللہ و معبود بہر سو جز محمدؐ نیست موجود

خدا کس نمی داند کجاست محمدؐ مصطفٰے اُمّ ظاہر خداست

محمدؐ بیں نہ گوید نام اللہ
حکایت ختم شد واللہ اللہ

marfat.com

حضرتِ رُومیؒ

شاہِ دیں را منگر اے ناداں بطیں — کیں نظر کرد ست ابلیس لعیں
گر ترا چشم یقیں باشد دلا — اندرونِ ذاتِ احمدؐ بیں خدا

(اِن کے علاوہ اُن کے پچاسوں اشعار ہیں)۔

حضرت جامی رح

گر نبودے پردۂ صفاتِ محمدؐ — خلق بسوزد ز نُورِ ذاتِ محمدؐ
اے شدہ نافع زفیضِ کاسِ محمدؐ — زِ آدم و عالم مکن قیاسِ محمدؐ
وحدت مستور در مطادی کثرت — بارِ دِگر سر زد از لباسِ محمدؐ
یک سرِ موز حقش جدا نہ شناس — ہر کہ شد امرو زِ حق شناسِ محمدؐ

حضرت قُدسی رح

نسبتے نیست بذاتِ تو نبی آدم را — برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

حضرت شیخ سعدی شیرازی رح

آں ذاتِ خداوند کہ مخفی ست بہ عالم — پیدا و عیاں است بچشمانِ محمدؐ

تو اصلِ وجود آمدی از نخست — دگر ہر چہ موجود شد فرعِ تُست

marfat.com

حضرت مخدوم صابر کلیری رح

قبلہ گویم یا پیمبر یا خدا یا مصطفےٰ ؐ
اضطرابِ شوق بسیار است و من دیوانہ ام

قطب عالم، مدارِ اعظم حضرت شاہ نیاز بے نیاز قدس سرہ العزیز

حق اندر شانِ تشبیہی محمدؐ نام خود خواندہ
محمدؐ غیرِ حق نبود بحکم ذوقِ عرفانی

چہ وسعت دادۂ یارب بظرفِ آں عظیم الشانؐ
کہ انّی عبدہٗ گوید بجائے قولِ سبحانی

حضرت سید شاہ افتخار علی مدنی، چشتی، قادری رح

اُٹھا وہ جو تھا میم کا پردہ شبِ معراج
احمدؐ نے احد آپ کو پایا شبِ معراج

حضرتؐ ہی کی صورت کو گئے دیکھنے حضرتؐ
حضرتؐ ہی تھے حضرتؐ کا تماشا شبِ معراج

اک شان کے دو نام ہیں اللہ و محمدؐ
اُمت پہ کھلا ہے یہ معمّا شبِ معراج

حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رح

وُہی ہے اوّل، وُہی ہے آخر، وُہی ہے باطن وُہی ہے ظاہر
اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے اُسی سے اُس کی طرف گئے تھے

(ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں۔ اصل الاصول بندگی اُس تاجورؐ کی ہے)۔

marfat.com

حضرت بیدل رح

آں آئینۂ قدرتِ ذاتِ یکتا ! — واں جوہرِ ایجاد وصفات واسماء
در غیب احد است و در شہادت احمدؐ — این ست رموزِ خواجۂ ہر دو سرا

حضرت مولانا محسن کاکوروی

باَمیم اَحد ، احمدؐ بلا میم — شائستۂ صد صلوٰۃ و تسلیم
صلی اللہ علیہ وسلم

گنجینۂ اصطفا محمدؐ — آئینۂ حق نما محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم — صلی اللہ علیہ وسلم

ہے بدر کمال اوجِ تشبیہہ — لبریز جمال مہرِ تنزیہہ
نازل ہے زمیں پہ کبریائی — بندے کے لباس میں خدائی

(قصیدۂ صبح تجلّی)

حضرت علّامہ سید محمد علی محتشم صاحب خلیفہ وجانشین حضرت شاہ ولایت رح امروہوی

قولِ محبوبِ خدا ہے قولِ حق — حالت سرکارؐ سمجھو حال حق
مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ محتشم ! — یعنی افعال نبیؐ افعال حق

(تعلیمات باب توحید)

اور علامہ موصوف کے تمام رسالے "ظہورِ حق بصورت محمدیؐ" ہونے کے قرآنی دلائل سے پُر ہیں۔

marfat.com

اِس موضوع پر نظم و نثر فارسی و اُردو میں دفتر کے دفتر موجود ہیں۔ اور عربی میں آیاتِ قرآنی ہی نہیں بلکہ پُورا قرآن ہی اللہ جل شانہٗ کے عشقِ محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نتیجہ ہے۔ اِسی طرح احادیث نبویؐ میں "آنکھ" اور "دِل" والوں کے لئے بہت ذخیرہ موجود ہے البتہ اَعمٰی (اندھوں) اور اَحول (جنھیں ایک چیز دو نظر آتی ہیں) کے لئے کہیں کچھ نہیں ہے

آخر میں ایک حدیث قدسی اور دو آیاتِ قرآنی کے بعد چند بزرگوں کے اِرشادات دیئے جاتے ہیں، بغور ملاحظہ فرمائیے۔

ایک حدیثِ قدسی

اِنَّمَا جَعَلْتُ ذِکْرَکَ ذِکْرِیْ (یعنی اے میرے محبوبؐ میں نے آپؐ کے ذکر کو اپنا ذِکر قرار دیا) تو فرمائیے اللہ و محمدؐ کے ذکر کو کہاں کہاں محدود کریں گے؟ کِس کِس طرح کریں گے؟ کِس لئے کریں گے؟ اور کس کی اِجازت سے محدود کریں گے؟ اور یہ بھی بتائیے کہ ایسے مطلق امر کو جو حدیثِ قدسی میں مذکور ہے قیود سے محدود کرنے کے باعث کیا دینِ حق میں دو متضاد حکم آپ کے "من مانے" "مفہوم شریعت" کے نام سے پیدا نہ ہو جائیں گے؟ خدا اور رسولؐ نے تو کہیں متضاد حکم نہیں دیئے ممکن ہے الفاظ مختلف ہوں مگر روحِ معنیٰ تک پہنچنے میں ناظرین سے غلطی ہو رہی ہو۔

یہ بھی فرمائیے کہ مذکورۂ بالا "حدیث قدسی" کی روشنی میں جب محبوبؐ خدا کے ذکر کو اللہ خود اپنا ذکر قرار دے رہا ہے تو آپ کب تک خدا و محمدؐ کو دو ہستیاں یا ذوات قرار دیتے رہیں گے؟ کیا آپ نے کبھی خود اپنے آپ سے مختلف ناموں کے تحت بات نہیں کی؟ فرض کیجئے کہ آپ کو دنیا "زید" کہتی ہے اور آپ کے والد کا نام "خالد" ہے اور آپ خود اپنے آپ سے یُوں کہیں کہ "اے خالد کے بیٹے زید! تُو کب تک دُنیا میں پھنسا

marfat.com

رہے گا، کچھ قیامت کی تیاری بھی کرلے"۔ تو کیا یہاں متکلم اور مخاطب ایک ہی ہستی نہیں ہے؟
اُوپر کی حدیث میں اِسی نوعیت کی تعلیم اُمتِ محمدیؐ کو دی جارہی ہے اور "ذکر" کے ایک ہونے کے اِعلانِ خداوندی نے متکلم و مخاطب کی "وحدت" کو مزید پختہ کر دیا ہے ایسے ذکر کو ناپسند کرنے والے صرف منافقین یا مخالفین ہی ہو سکتے ہیں۔ سچے اور مخلص عشاقِ محمدیؐ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ واللہ اعلم

(۲) "ذکر" ہی پر معاملہ ختم نہیں ہو جاتا۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی بھی ہے۔ (وہ خاک جو آپؐ نے اے حبیبؐ! پھینکی تھی وہ آپ نے نہیں میں نے پھینکی تھی یہاں خدا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو اپنا فعل قرار دے رہا ہے۔ اور اِس فعل کی تاثیر سے خدائی طاقت و قدرت بھی ظاہر ہو گئی۔ سب نے دیکھا کہ مٹھی بھر خاک دشمن کے تمام سپاہیوں کی آنکھوں میں پڑی اور ان تمام "بہادروں" کو میدان چھوڑ کر بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ اس کا ذکر نعتِ مبارک میں خلافِ شریعت کس طرح ہو سکتا ہے۔

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (وُہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں آپؐ کے ہاتھ پر بے شک وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے۔ اللہ کا ہاتھ ہے اُن کے ہاتھ پر،) اس میں کہا جارہا ہے:

(الف) بیعت لینے والا خود اللہ ہے۔ حالانکہ بظاہر محبوبِ خدا تھے۔

(ب) ہاتھ ہے اللہ کا بیعت کرنے والوں کے ہاتھوں پر۔

(یہ صورت تنزیہی تھی) بظاہر ان کے ہاتھوں پر حضرت محبوبؐ خدا کا ہاتھ تھا (یہ صورت تشبیہی تھی) چنانچہ ہر مثال میں حق بہ شانِ تنزیہی خود شانِ تشبیہی میں ظاہر ہو کر اُسے خود اپنی ہی ذات سے منسوب کر رہا ہے۔

marfat.com

پس ثابت ہوا کہ دو شانیں (تنزیہہ و تشبیہہ) ایک ہی ذات یا ہستی حقیقی (اللہ) سے منسوب کی جا رہی ہیں۔ یعنی اللہ و محمدؐ دونوں ایک ہیں۔ اور اس حقیقت کو اللہ نے خود طے کیا اور اس کا اعلان بھی طرح طرح سے خود اُسی نے کیا ہے۔ اب اگر اِس بات کا ذِکر ہم کریں تو خلافِ شریعت کیوں ہوا؟ اِسی بات کو شعر (نعت) میں کہیں تو غضب ہی ہو جاتا ہے اور نعت گوئی کو یہ کہہ کر کہ "نعت گوئی بڑا نازک معاملہ ہے"، یا اِس کے دونوں طرف حدیں ہیں" کہہ کر حضور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی عظمتیں بیان کرنے سے روکا جاتا ہے۔ تنقیصِ شان اور بے ادبی کو رد کرنے کا تو حکم ہے لیکن حضورؐ کی اعلیٰ قرآنی و حقیقی عظمتوں کے ذکر کو رد کرنے کا حکم دینا اور اُسے شریعت کے نام سے رد کرنا، مومن کا فعل ہرگز نہیں ہو سکتا نہ آپؐ کی بے مثال حقیقی و حقی عظمتوں کا ذِکر کسی لحاظ سے بھی "بے ادبی" قرار دیا جا سکتا ہے، بلکہ نعت گوئی میں اِن فضائل کا ذکر نہ کرنا بے ادبی ہے۔ صرف بے ادبی ہی نہیں منافقانہ بدبختی ہے۔ اور حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کو قصداً چھپانا ہے جو منشائے الٰہی کے خلاف ہے (واللہ اعلم بالصواب)

ایک مزید اہم حدیث اور اس کی وضاحت

حدیث لَا تُطْرُوْنِیْ الخ کی اہم وضاحت

ایک نہایت اہم حدیث شریف یہ بھی ہے لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ یعنی (مجھے ایسا نہ اطراء جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریمؑ کو اطرا یا) اِس حدیث شریف کی وضاحت جو "فتوحاتِ مکیہ" میں کی گئی ہے بحوالہ تحقیق العارفین فی الحقیقۃ السید المرسلین (جلد دوم) تحریر کی جاتی ہے تاکہ منکرین و مخالفین اِس کی غلط وضاحت کی آڑ

marfat.com

نہ لے سکیں۔

صاحبِ فتوحات اِس حدیث کو لکھ کر فرماتے ہیں کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُراد۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ، یہ ہے کہ جیسے قوم نصارٰی نے عیسٰی ابنِ مریمؑ کو خدا کہا، تم ایسا مت کرو۔ کہ مجھے میری جہتِ حقیقت کے اعتبار سے خدا کہو اور میری جہتِ بشریت کی قطعاً نفی کر دو۔ بلکہ اعتدال کی صورت پر مقامِ تمکین و استقامت میں میری صورتِ بشری کا بھی اعتقاد رکھو کہ اَنَا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اور میری صورتِ حقی پر بھی ایمان لاؤ، کہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ (جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اُس نے خدا کو دیکھا)[1]

نیز نصارٰی اُلوہیت کو عیسٰی علیہ السلام میں حصر کرنے کی وجہ سے کافر ہوئے جیسا کہ شیخ اکبر قدس سرہ العزیز اس آیۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ بان حصروا الالوھیۃ فیہ وقیدوا الاٰلہ بتعینہ یعنی وہ لوگ کافر ہوئے جو کہتے ہیں کہ اللہ مسیح ابن مریمؑ ہے اس لئے کہ اُنھوں نے الوہیت کو عیسٰی علیہ السلام میں حصر کیا اور اللہ تعالٰی کو اُس کے تعین کے ساتھ مقید کر دیا۔ انتہٰی لیکن عارف کامل اللہ تعالٰی کو تعینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حصر نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے صُوْرَۃُ کُلِّ شَیْءٍ وَعَیْنُ کُلِّ شَیْءٍ۔ یعنی اللہ تعالٰی ہر شے کی صورت اور ہر شے کا عین ہے (فتوحات باب ۷۳) لیکن صورتِ محمدی و حقیقتِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتِ الٰہی و صفاتِ خداوندی کا مظہرِ اتم و مجموعہِ کامل مانتا ہے اور اس مظہریتِ تامّہ اور جامعیتِ کاملہ کے باعث اور مرتبۂ فنا فی اللہ و بقا باللہ کے ساتھ کما حقہٗ مشرف ہونے کے سبب تمام مخلوقات کے علاوہ صرف اُس ذاتِ جامع الاسماء والصفات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کا اسم اللہ کے ساتھ تسمیہ

[1] چنانچہ ہمارے یہی عقیدے ہیں ہم حضور کو "متمثل بصورت بشر" اور ذاتِ حق احمد بلا میم مانتے ہیں اور الوہیت کو کسی ایک صورت یا مکان میں محصور نہیں سمجھتے ۱۲ (مصنف)

صحیح جانتا ہے اور یہ خاصۂ آں خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے" (یعنی یہ امتیازِ خاص آپؐ کے علاوہ کسی دوسرے نبیؑ کو بھی حاصل نہیں ہے کیونکہ صرف آپ ہی نورِ ذاتِ حق ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ نورِ ذاتِ حق تھے نہ وہ تمام اسماء وصفاتِ حق کے مظہرِ اکمل تھے نہ اُن کے نور سے ظہورِ کائنات ہوا)۔

کتاب انسانِ کامل کے باب ۴۰ میں ہے "آپؐ ہی حق ہیں اور آپؐ ہی خلق ہیں، اور امام المحققین، قطب المواحدین، شیخ اکبر شیخ محی الدین ابنِ عربی رح قولہ تعالیٰ حٰمٓ عٓسٓقٓ کی تفسیر میں صاف فرماتے ہیں فَالْحَقُّ مُحَمَّدٌ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا یعنی ظاہر اور باطن میں حق تعالیٰ محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم[1] پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم اللہ کے ساتھ تسمیہ بانصِ قرآن بلاشبہ صحیح وجائز ہے..... اور ایسے ہی اکثر اسماءِ مختصۂ الٰہیہ، مثل حیّ، ونور، ووکی ورؤف ورحیم واوّل وآخر وظاہر وباطن وغیرہ کا اطلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن مجید واحادیث صحیحہ میں موجود ہے لیکن جو نہ سمجھے وہ معذور ہے۔ کیونکہ رازِ حقیقت کو سمجھنے کی ہر شخص میں لیاقت نہیں ہے۔ ؎

اسرارِ حقیقت را ہر دِل نہ بود قابل — دُر نیست بہ ہر دریا ز نیست بہر کانے

لہٰذا اہلِ کشف ووجدان علیہم الرضوان کے ساتھ کمترِ عقیدت یہ ہے کہ بقولِ امام شعرانی رح (حضرت شیخ اکبر رح) ادب کے ساتھ ان کی باتوں کو تسلیم کر لیا جائے۔ کیونکہ اس طرح عمل نہ کرنے میں (بقول امام غزالی رح در احیاء العلوم) اہل معرفت سے کچھ حاصل نہ ہوگا اور اس کے لئے سوءِ خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ ان حضرات کے علوم برہانی نہیں بلکہ وجدانی ہیں[2] (جنھیں بلا حجت تسلیم کرنا چاہئے)"

---

[1] چنانچہ کسی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں بنایا بلکہ خود خدا ذاتِ محمدیؐ اور صورتِ محمدیؐ میں جلوہ گر ہوا اور ہے۔

[2] تفصیل کے لئے دیکھو تحقیق العارفین فی الحقیقت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

marfat.com

ناچیز مصنّف کی رائے میں گذشتہ صفحات میں جو کچھ مندرج ہو چکا ہے، ہدایت کے لئے بہت کافی ہے۔ بالخصوص آیات و احادیث کے ہوتے۔ اِرشادات محققین و بزرگانِ دین کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ تاہم چونکہ لوگ آیات و احادیث کی ترجمانی بھی اپنی خوش فہمی، معیار علمی یا لاعلمی، طبقاتی و جماعتی، تقلیدی ہٹ دھرمی کے تحت کرتے ہیں لہذا ہم انھیں مشورہ دیں گے کہ وہ مشہور و معروف اسلاف، صالحین اور عشاق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام نہیں تو اُن چند ہی کتب کا مطالعہ کریں، جن کے نام ہم پہلے ہی اپنے ایک رسالہ — "نورِ آفتابِ رحمت" میں شائع کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی متعدد کتابیں طبع ہو چکی ہیں اللہ شوق دے تو ضرور پڑھئے۔ غرض عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھانے سے ہے تاکہ ایمان مکمل ہو سکے اور اعمال قبول ہوں۔

یہاں تک عشق و مضمراتِ عشق اور توحید کی بابت جو کچھ کہا گیا ہے وہ زیادہ تر عام سالکین طریقت و معرفت و حقیقت کے لئے تھا، لیکن اولیا و محققین خاص واقف ہیں کہ اُن کی لغت و اصطلاح میں عشق۔ ذوق۔ روح۔ دل وغیرہ کے خاص الخاص معانی بھی ہیں جن کو جانے بغیر ان بزرگوں کے مفہوم و مراد تک پہنچنا دشوار ہے۔ اس لئے زمانہ مقریب کے ایک زبردست عارف و محقق ولی اللہ سیدنا و مولانا پیر غلام محمد صاحب جلوآنوی قدس سرہُ العزیز کی ایک بلند پایہ کتاب یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ سے ایک خط کا خلاصہ لکھتا ہوں تاکہ عشق کے خاص معنیٰ اور توحید ذاتِ حقیقی سے اس کی نسبت سمجھ میں آجائے۔

فرماتے ہیں ..... "انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام نے اپنے اپنے حال و کمال و مقام و ادراک و استعداد (امت) و مشاہدہ کے موافق اعلیٰ سے اعلیٰ الفاظ میں ذاتِ باری تعالیٰ کی تعریف فرمائی ہے، خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو "نفسِ واحدہ" کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے

کہ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ۔ اللہ وُہ ہے جس نے تم کو نفس واحدہ یعنی اپنی ذات سے پیدا کیا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الروح ھو اللہ یعنی رُوح ہی اللہ ہے (نیز انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری فرمایا ہے چنانچہ نفسِ واحدہ ، رُوح ۔ اللہ و نورِ محمدی سب ہم معنیٰ ہوئے مصنف) اور حضرت امام حسین علیہ السلام مرآۃ العارفین میں فرماتے ہیں وَھُوَ الْعَقْلُ یعنی اللہ کی ذات عقلی ہے مولانائے رُومؒ مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

یا کہ در دلِ اوست یا خود اوست دل

اور حضرت پیر صاحب قبلہ کے پیر صاحب اکثر فرماتے تھے ؎

جے توں چاہیں رب ہو حاصل دِل ہے دِل ہے دِل ہے دِل

اور حضرت عبدالکریم صاحب جیلی قدس سرہٗ کتاب انسان کامل میں فرماتے ہیں :۔

العشق ھو الذات المحض الصرف (یعنی عشق اللہ تعالیٰ کی ذات محض ہے ۔ اور حضرت مولانائے رومؒ مناقب العارفین میں اپنی خاص استعداد کے موافق فرماتے ہیں کہ گروہ انبیاء و اولیاء نے حقیقت باری تعالیٰ میں کچھ نہیں فرمایا لیکن بہ طفیل نورِ جانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بالکل ذَوق ہے اور میں وہی ذَوق ہوں ۔

الغرض چونکہ بحکم کل یومٍ ھو فی شانٍ تمام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بسبب استعدادات مختلفہ مشاہدات ذاتی نو بہ نو ہیں اور ان میں سے ہر ایک ، ایک خاص تجلی الٰہی کے ساتھ مختص ہے اس لئے الفاظ مختلف لیکن ان کی حقیقت یا معنیٰ ایک ہی ہے جیسا کہ حضرت شیخ عطارؒ نے فرمایا ہے کہ ؎

نفس و روح و عقل و دل جملہ یکیست من نہ دانم تا کرا این جا شکیست

marfat.com

یعنی نفس و روح و عقل و دل۔ عشق و ذوق۔ سب اُسی ذات کے نام ہیں جس نام سے پکاریں وہی ذاتِ حق مقصود ہے وغیرہ"..... آگے فرمایا" ذاتِ حق ہر شے کی عین ہے جیسا کہ حضرت شیخ الاکبرؒ فصوص الحکم میں فرماتے ہیں انہٗ عین الاشیاء یعنی ذاتِ الٰہی تمام چیزوں کی عین ہے اور عالمِ موجودات کے ذرّہ ذرّہ میں وہی جلوہ نما ہے۔ عالم ملک اس کا ظاہر اور عالم ملکوت اس کا باطن ہے اور دائرۂ کون کا اول و آخر وہی ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم۔ وُہ ہر شے کا جاننے والا ہے، اس لئے کہ وہ اپنی ذات کو جانتا ہے۔ اور موجودات کے ہر ذرّے میں اسی کی ذات جلوہ فرما ہے..... دیگر انبیاء کی امتوں کو ان کی استعداد کے مطابق سمجھایا گیا لیکن چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کی استعداد تمام امتوں سے زیادہ اور نہایت اعلیٰ و اکمل تھی اور حقیقتِ الٰہیہ سمجھنے کے قابل لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ یعنی مجھے کلمات جامع "عطا کئے گئے ہیں۔ اسی لئے بادہ نوشانِ بحرِ حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خصوصاً حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا۔ ہم اُس سمندر میں غوطہ زن ہیں جس کے کنارے پر انبیاء کھڑے ہیں۔ اور اسی لئے مولانائے رُوم بھی فرماتے ہیں کہ بطفیل نورِ جانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حقیقت الٰہی کو بیان کرتا ہوں جسے انبیاء علیہم السلام نے اپنی اُمتوں کو کم استعدادی کے باعث بیان نہیں فرمایا..... عارف ہزاروں لیکن متکلم کوئی ایک ہوتا ہے..... وغیرہ

جہاں تک علم اور عشق کے مقابلے کا تعلق ہے تو یہ دونوں ایک ہیں۔ مقام علم سے عَرَّفْتُ رَبِّيْ بِرَبِّيْ۔ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ۔ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَ الْحَقَّ مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ۔ اَنَا اَحْمَدُ بِلَا مِيْمٍ۔ مَا اَنَا اِلَّا هُوَ مَا هُوَ اِلَّا اَنَا۔

marfat.com

وغیرہ احادیث وارد ہیں۔ مقام حیرت سے مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ رَبِّ زِدْنِیْ فِیْکَ تَحَیُّرًا وغیرہ ہیں اور مقام عشق سے یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ اَنَا وَاَنَا اَنْتَ (حدیث قدسی) وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ..... الخ (آیاتِ قرآنی) مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ (آیات) اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ (حدیث قدسی) وارد ہیں۔ پس عقلِ کل (اللہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی) اور عشق (ذاتِ محض بھی اور نورِ ذات بھی) دونوں ایک ہی ہیں (اس کی مفصل بحث مع دلائل اِس ناچیز نے اپنی تصنیف حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کی ہے جو زیرِ کتابت ہے)۔

اب چند کلمات حُسن کی بابت بھی سُنتے چلیے:۔

اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَال۔ عشق کل کی طرح اللہ پاک حسنِ کل یا حسنِ حقیقی و حسین حقیقی بھی ہے۔ اسی لئے اُس نے اپنے آپ کو محمدؐ کہا (بے انتہا تعریف کرنیوالا اور بے حد تعریف کیا گیا) اس راز کو جاننے والے اللہ و محمدؐ میں معنوی فرق نہیں کرتے جس قدر دوئی یا غیریت ہے اسے "لباسِ بشریت" یا "تمثل بصورت بشری" تک محدود رکھتے ہیں جو محض لفظی، اعتباری اور اضافی ہے۔ اس ناچیز کے ایک مسدس کے بند کا شعر ؎ خدا و محمدؐ = خدائے محمدؐ بلا میم احمدؐ، برائے محمدؐ

انہی معنوں میں ہے۔ یہ دو شانیں ایک ہی وجودِ حقیقی کی ہیں۔ دو وجود یا دو ذوات ہیں ہی نہیں کہ شرک لازم آئے۔

اسی طرح جہاں بھی حُسن ہے وہ اللہ ہی کی صفت ہے اور اللہ کو پسند ہے اور عارف شاعر جب جہاں اور جس طرح بھی حُسن کی تعریف کرتا ہے وہ "حسنِ حق" کی تعریف ہوتی ہے۔

marfat.com

"حسن" اللہ کو کس قدر پسند ہے اس کا کچھ اندازہ مندرجہ ذیل چند احادیث سے ہو سکتا ہے۔ صرف ترجمہ دیا جاتا ہے (اصل الفاظ احادیث۔ کتاب الایمان از شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ مع ترجمہ و حواشی از مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ میں دیکھیے)۔

ترجمہ حدیث : خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس

〃 〃 : نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو

〃 〃 : جب نیکی چاہو تو خوبرویوں کے پاس طلب کرو

〃 〃 : خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو بکشادہ روئی کریگا اور تجھے پھیرے گا تو بھی بکشادہ پیشانی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ترجمہ: بے شک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات یہ فرماتے سُنا کہ وُہ حاجت مانگنے والوں کے لئے آسائش ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ صبح کرو، اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے (رواہ العسکری)

ترجمہ حدیث : فضل میرے رحم دل اُمتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سائے میں چین کرو گے کہ ان میں میری رحمت ہے[1]

؎ حسنِ خوبش از روئے خوباں آشکارا کردۂ
پس بچشمِ عاشقاں خود را تماشا کردۂ

کائنات میں حقیقتاً حسنِ مطلق ہی کا ظہور ہے۔

---

[1] صفحات ۱۲۴، ۱۲۵ کتاب تکمیل الایمان۔

marfat.com

حسن اور جمال میں فرق ہے۔ حسن: چند اعتبارات سے دِل کش ہوتا ہے لیکن جمال جُملہ اعتبارات ظاہری و باطنی سے دل کش اور جاذب ہوتا ہے۔ اس طرح حسن جزوی خوبی ہُوا کلی خوبی کو جمال کہا گیا ہے۔ اس کی کوئی ادا ایسی نہیں جو حسن سے خالی ہو۔ اسی لئے اللہ جمیل و یحب الجمال کہا گیا ہے۔ موجودات کی صورتوں میں سے ہر صورت اس کے حُسن کی ایک تصویر یا آئینہ ہے۔ وجود مع اپنے کمال کے ایک صورت حسنہ ہے۔ سوائے حسنِ مطلق (جمال الٰہیہ) کے کسی چیز کا وجود ہی نہیں ہے۔ یعنی کوئی اسم یا صفت الٰہیہ یا اس کا مظہر (جسے شے کہتے ہیں) بذاتِ خود برا یا بری نہیں۔ اعتباراتِ عارضی یا وہمی کے لحاظ سے چیز بُری ہو جاتی ہے۔ ورنہ پوری کائنات جمالِ الٰہیہ یا حسنِ حقیقی کا ظہور ہے اسی کو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حسن خواہ کہیں ہو انسان کا دل اس کی طرف کھچتا ہے۔ کیونکہ حُسن اور دِل دونوں کی اصل نورِ حق ہے یعنی معناً دونوں میں قریب ترین تعلق ہے۔ نظر، عارفین وصالحین کی چاہیئے اور اللہ کی طرف سے نیک توفیق حاصل رہے ورنہ شیطانی مداخلت سے زرِ خالص خاک بن سکتا ہے۔

چنانچہ اولیائے کرام رح پیرانِ عظام اور ان کی تربیت سے ان کے مخلص متبعین کی نظر۔ اس کائنات کی ہر شے میں صرف تجلیات حق یعنی انوار جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی ہے۔ اس کی ہر ادا پر نثار ہوتی۔ اسی سے لطف اندوز ہوتی اور اس کی رُوح کو اسی سے تسکین حاصل ہوتی ہے۔

مقدمہ طویل ہو گیا ہے جس کے لئے مصنف معذرت خواہ ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ایک طرف تو متلاشیانِ حق اور عاشقانِ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم و عرفان اور عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ ہو۔ اور دوسری طرف نعت گو حضرات

marfat.com

علوئے فضائل و کمالاتِ محمدیؐ بموجب قرآن و حدیث نظم کر کے مدحِ رسولِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معیار بلند کریں۔ اور تقلید منافقین میں اسے "خلاف شریعت" نہ سمجھیں۔ کیونکہ کلامِ خدا ورفعنا لك ذكرك مطلق ہے۔ کسی بشر کو اسے کسی طرح محدود کرنے کا حق نہیں ہے۔

جب شارع علیہ السلام خود محبوب خدا اور ممدوحِ خدا ہیں تو ایک گنہگار اُمتی کی بلند ترین اور بشرط محال "مبالغہ آمیز" نعت بھی ہرگز ہرگز خلافِ شریعت نہیں ہو سکتی کیا جن مشاہیر کے اقوال و اشعار اِس مقدمے میں درج کئے گئے ہیں، اُن سب نے "خلاف شریعت" کہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وُہ ہم سب سے زیادہ جانتے تھے اور اللہ اعلم ہے

فقط والسلام

خادمِ خدامِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
شاہ محمد عبدالغنی غفرلہٗ۔ قادری
چشتی۔ نظامی۔ نیازی۔ مرتضوی

marfat.com

حمد

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

حمد باری تعالےٰ

اے سراپا حمدِ مطلق، اے غنیؔ[1]
بے ثنا بھی کچھ نہیں تجھ میں کمی

پھر بھی لازم ہے ثنا تیری کروں
تا کہ تیرے شاکروں ہی میں رہوں

قولی و فعلی و حالی حمد سب
ہے فقط تیرے لیے اے سب کے رب

کنزِ مخفی، نورِ اوّل بھی تو ہی!
ہاں۔ حقیقت بھی محمدؐ کی تو ہی

سب کا تو باطن خدا۔ ظاہر خدا
خلق کا اوّل خدا۔ آخر خدا

کس مکاں میں تو نہیں اے لامکاں
ہر نشاں، تیرا نشاں، اے بے نشاں

امر کن کیا ہے یہ سب تیرا خیال
امر ہو یا خلق ہو۔ تیرا کمال

تو ہے موجودِ حقیقی ـــ دائمی
اور سب کچھ ہیچ۔ لاشے۔ عارضی

عشق کا میلا[2] یہ دنیا ہے غنیؔ
خود تماشا۔ خود تماشائی وہی

---

[1] مراد خدا، [2] میلا۔ ہندی زبان کا لفظ ہے۔ جو معناً تماشا و تماشا گاہ اور تماشائیوں کے ہجوم پر مشتمل ہے۔ جس میدان میں کوئی میلا لگتا ہے وہاں صرف آدمیوں کا مجمع اکٹھا ہو جاتا ہے (جیسے عید گاہ میں) ایک دوسرے سے ملتے۔ خوش گپیاں کرتے اور گھروں کو واپس ہو جاتے ہیں۔ "خود تماشا و خود تماشائی" اسی مفہوم میں مستعمل ہے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

حمد در نعت۔ نعت در حمد

جمال تیرا کمال تیرا

ظہور نورِ رسولِ صلعم۔ جمال تیرا کمال تیرا
کہیں ہے مطلق کہیں مجسّم۔ جمال تیرا کمال تیرا
عروج آدم، فراز عالم۔ جمال تیرا کمال تیرا
سرورِ شادی، فضائے ماتم۔ جمال تیرا کمال تیرا
یہ روز و شب کی نمود پیہم۔ جمال تیرا کمال تیرا
یہ مہر و مہ کی روِش منظم۔ جمال تیرا کمال تیرا
فلک پہ انجم کی انجمن میں۔ زمیں پہ سبزے کے بانکپن میں
ہر ایک منظر میں ہے مجسّم۔ جمال تیرا کمال تیرا
کسی کے دل کو کیا ہے زخمی۔ کہیں شفا دی نظر نے تیری
یہ زخم دل کا نظر کا مرہم۔ جمال تیرا کمال تیرا

marfat.com

مٹا رہا ہے بنا بنا کر۔ بنا رہا ہے مٹا مٹا کر
فنائے اشیا ثباتِ عالم۔ جمال تیرا کمال تیرا

جہان ضدّین ہے یہ دنیا۔ میان ہر دو کشش کا رشتہ
تضاد میں یوں بہار عالم۔ جمال تیرا کمال تیرا

بشکل رحمت وہ نور اوّل۔ زمیں پہ آیا ظہور اوّل
وہ اصل عالم کریم و اکرم۔ جمال تیرا کمال تیرا

نہیں ہوں میں کچھ مگر ہوں سب کچھ۔ سوائے تیرے نہیں طلب کچھ
رہے غنی کا ہمیشہ ہمدم۔ جمال تیرا کمال تیرا

marfat.com

۷۱۶

تُو ہی تُو ۔ تُو ہی تُو

(۱) اللہ اللہ اللہ تو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ
نور سے تیرے رنگ و بو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۲) میں کہاں؟ ہے تو ہی تو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ
ہیں اضافی رنگ و بو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۳) نقطہ۔ محیط و حرکت تو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ
لاکھ ہے اک کے روبرو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۴) ٹوٹے دل کی بستی تو، ڈوبے دل کی کشتی تو
تیری خفگی رحمت خو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۵) ملجا تو ہے ماوا تو، بندہ تو ہے مولا تو
رہرو منزل روبرو، لَآ اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

marfat.com

(۶) نور تیرا ہے اصلِ کل ، باغ بہار و بوئے گُل
نوری دنیا۔ نوری تو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۷) طور، تجلّی، پردے سب ، غالب سب پر شانِ ربّ
دل کی دل سے گفتگو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۸) آئینہ خانہ بھی حق ــ ، ہے دیکھنے والا بھی حق
آئے کہاں سے ما و تو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۹) خالق مالک سب کا رب ، آقا داتا سب کا رب
سب اضافی۔ حق اک تو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۱۰) جان سے ارفع جانِ جاں ، ذات تری ہے عالی شاں
ذات کے پردے ما و تو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۱۱) تیری دنیا تیرے ہم ، تیری خوشیاں تیرے غم
تیری ہمیں ہے جستجو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۱۲) دل کی لذّت دردِ دل ، جان کی راحت جاں سے مِل
عشق بھی تو ہے عاشق تو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

(۱۳) حسن و حسین و احسن ہے ، خار ہے گل ہے گلشن ہے
سیرِ تبانِ سنگیں خو ، لَا اِلٰـہَ اِلا ھُوَ

marfat.com

(۱۴) اوّل تو ہے آخر بھی ، باطن تو ہے ظاہر بھی
کس کو کس کی جستجو ، لَا اِلٰـہَ اِلَّاھُوَ

(۱۵) لَا ہی پڑھ کر اِلَّا ہے ، بندہ خود ہی مولا ہے
پھول کہو یا رنگ و بو ، لَا اِلٰـہَ اِلَّاھُوَ

(۱۶) نورِ محمد صلی اللہ ، نورِ ذاتِ حق اللہ
سارا عالم تو ہی تو ، لَا اِلٰـہَ اِلَّاھُوَ

(۱۷) ساقی تو ہے کوثر بھی ، مینا تو ہے ساغر بھی
رندی تو ہے تقویٰ تو ، لَا اِلٰـہَ اِلَّاھُوَ

(۱۸) قول ترے ہیں قرآں تو ، ایماں تو ہے احساں تو
ہیچ غنیؔ کی گفتگو ، لَا اِلٰـہَ اِلَّاھُوَ

marfat.com

۶۸۶

ثنائے کریم

تیری ثنا یہی تو ہے، حدِ ثنا بھی ہے یہی
عاجز رہیں ثنا سے ہم۔ ہو اعتراف عاجزی

اے بے نیاز ہر ثنا، سب کی ثنا سے تو غنی
قائم ترے کرم سے ہے بندوں کی تیرے زندگی

دنیا کرے ثنا تری، تیری نہ شان کچھ بڑھے
کوئی کرے نہ کچھ ثنا ہو گی نہ شان میں کمی

تیری عطائیں دم بدم، تیرا کرم قدم قدم،
رحمت ہے خاص و عام پر، دیتا ہے مفت زندگی

قیمت نہیں ہے دھوپ کی، آب و ہوا ہیں دونوں مفت
احسان سب عظیم ہیں، تیری ربوبیت بڑی

marfat.com

آنکھیں نہیں تو کچھ نہیں، سانسیں نہ ہوں تو موت ہے
فکر و شعور و عقل سب، تیری عطا ہیں مفت ہی۔

کتنے خزانے اور ہیں، تو نے دیئے ہیں مفت جو
سب سے بڑی ہے سلطنت، بندے کی تیرے بندگی

روندی ہے ظالموں نے کیوں، ہندو نکی تیرے سلطنت
سینچی ہے ان کے خون سے، اپنے گنہ کی خواجگی

یوم حساب و حشر کا، ان کو نہیں ہے خوف کیوں؟
پروا بھی دے خدا نہیں، اپنی یقینی موت کی

ایمان و دیں کے بھی دیئے۔ ہم کو خزانے مفت میں
یہ بھی عطا ہے بے بدل، امت ہیں ہم محمدیؐ

مکہ مدینہ اب غنیؔ ۔ ہر دم میری نظر میں ہیں
بہتر ہے جسم کی بھی ہو، دل کی وہیں ہے حاضری

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

عرفانِ توحید

(حصّہ اوّل)

مختصر تعارفی اشارات اس نظم میں توحیدِ حقیقی کو الجھانے والے رسمی اور اضافی عقدوں کو سلجھانے کی کوشش کی گئی ہے اس میں خلق وخالق، ممکن وواجب، وہم وحقیقت، اضافی وحقیقی، غیر و غیریت، خارج حق (وہم یا اصل) من وتو، وجود وشہود، فنا وبقا، شریعت وغیرِ شریعت وغیرہ کے چہروں سے اضافی حجابات دُور کر کے لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللہ کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ پھر بھی مزید وضاحت کے لیئے "جائے استاد خالی است"۔ "دین" کو سمجھنا اور اسے حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ "دین" کی اصل توحید حقیقی ہے۔ جب تک پورا اطمینان حاصل نہ ہو سمجھنے کی پُرخلوص کوشش جاری رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد مرکز پر قائم رہنے کے لیئے اور خدا کی یافت کی خاطر (جو زندگی کا اصل مقصد ہے) سنّتِ نبویؐ پر عمل، بیعت واطاعت مرشد اور محنت ومجاہدہ لازمی ہیں۔ اس کے بغیر انسان خواہ کتنا ہی تعلیم یافتہ ہو، شتر بے مہار کی طرح، صحرا میں بھٹکتا ہی رہتا ہے اس کی "توحید" زیادہ سے زیادہ "علمی" ہوتی ہے حقیقی نہیں۔ اس کے لیئے فنا فی الشیخ، فنا فی الرسولؐ اور فنا فی اللہ ہونا ضروری ہے، پہلے سمجھنا ہے پھر عمل مسلسل ہے، پھر نتیجہ ہے۔ اس نظم میں صرف چند عقدے حل کیئے گئے ہیں۔ ابھی بے شمار نکتے باقی ہیں اور یہ سب سمجھنے سمجھانے کی منزل یعنی پہلی منزل ہے، دُوسری منزلِ عمل، تیسری پھل ہے، پہلی اور

marfat.com

دوسری منزل، مرشدِ عارف و واصل کے بغیر ہاتھ نہیں آسکتی۔ یہ بھی یاد رہے کہ اوّل و آخر خدا کی توفیق ہے خُدا توفیق دے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا.....الخ

اَلَآ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ، پارہ۔ ۲۵

الشوریٰ آیات ۵۳ ـ ۵۴

ترجمہ:۔ ہم دکھلائیں گے انہیں اپنی نشانیاں جلد آفاق میں اور خود ان کے نفوس میں حتیٰ کہ ظاہر ہو جائے گا ان پر کہ تحقیق یہ ہے حق۔ کیا کافی نہیں تیرے رب کو یہ کہ وُہ ہر شے پر حاضر ہے۔ خبردار ہو جاؤ تحقیق وُہ (یعنی منکرین) شک میں ہیں اپنے رب کی ملاقات سے۔ تحقیق وُہ ہر شے کو گھیرے ہُوئے ہے۔

غالبؔ نے کہا ہے کہ "عالم محض ایک خیال ہے"۔ ہندو اسے مایا اور دھوکا کہتے ہیں اور بعض مسلمان بھی یہی سمجھتے ہیں۔ لیکن قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے مَا هٰذَا خَلَقْتَ بَاطِلًا۔ یعنی ہم نے اسے باطل نہیں پیدا کیا، چنانچہ میں نے اسی آیت کی وضاحت اس نظم میں کی ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

نظم عرفانِ توحید

"عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے".. لیکن خیالِ ربِّ جمال و جلال ہے
اس کا خیال اپنی حقیقی ہے زندگی (اَنَا) اپنا خیال، اپنے توہّم کا جال ہے (غنیؔ)

marfat.com

اُس کا خیال، اُس کی مشیّت، اُسی کا حکم
کُن کا جہاں ہے، بولتا نقشِ کمال ہے

نورِ کمال ذات ہے، ہر شے پہ ہے محیط
باہر رہے "محیط" سے کِس کی مجال ہے؟

فعّال ہے جہان، مگر علمِ ذات میں
بیرونِ ذات، عِلم کا ہونا محال ہے

پہلے بھی عِلمِ حق میں تھا، اب بھی اسی میں ہے
ناسُوت کا جہان، جو شکلوں کا جال ہے

ہر شان، شانِ حق ہے، ہر اک شے ہے آئینہ
آئینے ٹوٹیں، وجہ خُدا لازوال ہے

ثابت نہیں ہے "ذات" ہی ممکن کے واسطے
ممکن کا اپنی ذات سے ہونا محال ہے

ممکن اسی میں اس سے اسی کے لیئے بنا
جو ہے خدا کا حکم، اسی کا کمال ہے

یہ مادّہ سبب ہے ظہورِ لطیف کا
بے زنگ، آئینے میں صفا ہو محال ہے

اس مادّے کی اصل مگر مادّی نہیں
رفتار و سمت و وقت ہر اک غیر حال[1] ہے

انسان کیا ہے ممکن و واجب کا آئینہ
سمجھو اسے کہ اس کا سمجھنا کمال ہے

میں راز ہوں خدا کا، خلیفہ خدا کا ہوں
اس "میں" کے راز کا بھی سمجھنا محال ہے

راجع مری انا ہے حقیقی انا کی سمت
باقی ہے اس کا حکم، اُسی کا کمال ہے

واجب کی جملہ شانیں ہیں واجب کے حکم میں
"واجب کا غیر" وہم و فریبِ خیال ہے

"خارج" کہاں ہے جبکہ وہی ہے محیطِ کُل
حسن و حسین شے کی جدائی محال ہے

---

[1] خدا۔ [2] یعنی جیسے نظر آتے ہیں ویسے نہیں ہیں۔ [3] یعنی جسم و صورت عقل و حواس وغیرہ۔

marfat.com

عرفانِ توحید

(حصّہ دوم)

(قول حضرت علیؓ) "اَلتَّوحِیدُ اَسقَاطُ الاِضَافَاتِ" یعنی اضافات کا ساقط کرنا توحید ہے۔

سابق نظم کا یہ دُوسرا حصّہ بھی غزل نما ہے۔ یعنی غزل کی طرح اس میں بھی مختلف موضوعات سے متعلق صرف اشارات ہیں اور بہ لحاظ ہیئت بھی غزل نما ہے۔ ہم، ہماری زندگی اور زندگی میں حسن و عشق کی نیرنگیاں، موت و حیات کی چپقلش، فنا و بقا کی داستان، سب کچھ اضافات و اعتبارات کا جال ہے یہ اضافات و اعتبارات پردے ہیں جن کے پیچھے حقیقت چھُپی رہتی ہے۔ پہچاننے والی نظر ان ہی پردوں کے پیچھے حقیقت کو دیکھتی ہے۔

اشعار بہر حال اشارے ہوتے ہیں لیکن عشق میں اشارے کنائے ہی لطف پیدا کرتے اور الفاظ و بیان کے بغیر ہی بڑی بڑی داستانیں کہہ جاتے ہیں، جاننے والے سمجھ لیتے ہیں، انجان دیکھ سُن کر بھی کچھ نہیں سمجھ پاتے۔ یہی صُورت شعری اشاروں کنایوں کی ہے۔ استعداد اور عرفانِ حقیقت کے مطابق ہی لطف حاصل ہو گا۔ بہر حال ملاحظہ فرمائیے:

marfat.com

۷۸۶

نظمِ عرفانِ توحید

کیوں ہم میں حُسن ذات کا جلوہ محال ہے
کیا جسم و جاں کا قرب فقط قیل و قال ہے؟

تم سے ہمیں ہے عشق یہ دعویٰ محال ہے
پھر بھی یہ راز کیا ہے کہ جینا وبال ہے

ظاہر بطوں سے تم ہُوئے خود اپنی دید کو
حائل ہو غیر سامنے قطعاً محال ہے

حاجت تمہیں نہ غیر کی اب ہے، نہ پہلے تھی
افشا کروں یہ رازِ مری کیا مجال ہے

منطق سے حل ہُوئے نہ کبھی عقدہ ہائے عشق
ہاں، عشق میں فنا مری میرا کمال ہے

میں سرِّ حسن و عشق ہوں، فانی بقا کے ساتھ
خوش ہوں کہ میری بات سمجھنا محال ہے

ہر شے یہاں اضافی ہے، پروا ہے نام کا
موجود اک وجود میں کثرت کمال ہے

تقسیم ہے، زماں کی فقط نام کے لیئے
مستقبل گذشتہ تھا جو آج حال ہے

رفتار و سمت بھی ہیں اضافی زماں کی طرح
فانی اضافتیں ہیں، حقیقت بحال ہے

تقسیم ہے انا کی اضافی اسی طرح
"اصلی صفات"[1] کے بھی ہوں ٹکڑے محال ہے

خوابیدہ ہے کبھی، کبھی بیدار بالعمل
زائد صفت کا ذات سے ہونا محال ہے

"تقسیم" اعتبار ہے، قائم احد فقط
گھر جیسے کوئی کمروں دریچوں کا جال ہے

وحدت صفات و ذاتِ خدا کی ہے گھر کی مثل
دونوں الگ الگ رہیں قطعاً محال ہے

[1] اگلے صفحہ پر

marfat.com

باطل نہیں ہیں ہم، نہ ہے باطل جہان ہی[1]
الجھاؤ سب اضافی، تفکر کا جال ہے

ہم، ہم نہیں، انا ہے اضافات میں گھری
مٹی میں نور روح، چھپا ہے کمال ہے

موت و حیات، شکل و تعین مجاز و غیر
سب کچھ یہ کچھ نہیں ہے، تفکر کا جال ہے

ہے نظم و ارتقا جو مسلسل حیات میں
منزل "انا رسی" ہے "شعوری کمال" ہے

تعمیرِ عشقِ فرد کہ تعمیرِ عشقِ قوم؟
محشر میں قوم مجھ کو بچائے محال ہے

ہر شے کا اک مقام ہے ہر کام کا محل
ہر اک جگہ پہ اپنی رہے یہ کمال ہے

سب کے حقوق و فرض معین ہیں شرع میں
جینے کا ضابطہ یہ خدائی کمال ہے

حق ہے خدا، خدا کا نبیؐ اور خدا کا قول
باقی فنا، فنا کی بقا ہو، محال ہے

کس طرح آشکار حقیقت کو میں کروں
کہہ کر بھی کچھ نہ کہہ سکا ناقص یہ قال ہے

ڈھونڈو غنیؔ خدا کے لیے اپنے آپ کو
خود کا وصال خود سے، خدا کا وصال ہے

---

[1] (حاشیہ صفحہ گذشتہ) امہات الصفات (حیات۔ علم۔ ارادہ۔ قدرت۔ کلام۔ سمع۔ بصر)

[1] ما ھٰذا خلقت باطلا (القرآن) نہیں پیدا کیا ہم نے اس جہان کو باطل۔

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

لاموجودَ اِلّا اللہ

ہر ثنا تیری ثنا ہے، ربِّ اربابِ جہاں
ہر نشاں تیرا نشاں، پروردگارِ بے نشاں

خلق ہے معقول تو محسوس، خلّاقِ جہاں
تو ہے نقطہ، تو ہے دفتر، تو نہاں تو ہی عیاں

تجھ کو دیکھیں تو ہے جیسا، وہ نظر پائیں کہاں
اے برونِ عقل و دانش، ماورائے ہر گماں

تجھ کو ڈھونڈے کوئی کیوں، اے اقربِ حبلِ ورید
سب ہیں تجھ میں، تو ہے سب میں اے طلسمِ کن فکاں

marfat.com

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے، صِرف تو موجُود ہے
بحرِ ہستیِ حقیقی ایک ہے ہر دَم رواں

اَینَمَا، اِنِّی اَنَا، امواج بحرِ عِشق کی
موجزن دریائے وحدت، نورِ واحد بیکراں

بحرِ لَا میں غیرِ حق معدوم ہے مفقود ہے
یعنی ہر صُورت فقط بے صُورتی کا ہے نشاں

اوّل و آخر بھی تُو ہے، باطن و ظاہر بھی تُو
آئینہ ہر ذرّہ تیرا، تُو ہی خُود، خُود پر عیاں

لاکھ پردوں میں چھپا، پردے مگر تھے نام کے (ذو معنی)
شرح اپنی آپ تُو ہے، آپ اپنا خُود بیاں

"بے زباں طوطی بہ پیشِ آئینہ"، اپنا وجود
جانِ جاں تو آپ ہی ہے مدح خواں، رُوحِ رواں

اے غنی، تیرے غنی کی لاج تیرے ہاتھ ہے،
ہیچ کی حمد و ثنا کیا، بے زباں کا کیا بیاں

marfat.com

۷۱۶

مرے ہم سفر مرے ہم عناں

پھرے ہم جنوں میں کہاں کہاں مرے ہم سفر میرے ہم عناں
لئے دردِ عشق ترا، تہاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
تو ہے ساتھ پھر تجھے ڈھونڈنا یہ فریب ہی تو ہے فہم کا
کہ مذاق آمرِ کن فکاں سے مرے ہم سفر مرے ہم عناں
مری جاں رہا رگِ جاں رہا تو نہاں رہا تو عیاں رہا
کہیں بامکاں کہیں لامکاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
کبھی بے خودی کبھی باخودی کبھی انتَ انا کی تھی بانسری
ہیں نشاں ترا مرے بے نشاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
تو الگ بھی ہے تو ہے ساتھ بھی تو وجود ہے تو ہے ذات بھی
کوئی غیر تیرے سوا کہاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
تو ظہور ہے تو بطون ہے ترا غیر وہم و جنون ہے

marfat.com

تیرے ساتھ غیر ہو۔ الاماں مرے ہم سفر مرے ہم عناں،
ترا راز یں مرا راز تو گلِ تر ہے تر۔ جو ہو رنگ و بو
ہے طلسمِ سرِّ نہاں، عیاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں،
ترا عبد، بندہ صفات ہے یہ کرم ترا کہ تو ساتھ ہے
ترے ساتھ بندگی ہے گماں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
مرے ہاتھ بن مرے پاؤں بن مری آنکھ بن جا زبان بن
یہ عطا ہو قربِ فسوں فشاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
مرا ہاتھ اب بھی ہے پاؤں تو مری آنکھ تو ہے زبان تو
میں کہاں ہوں تو ہی نہاں عیاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
تری ہر صفت تری ہر ادا ہے بشر کی فہم سے ماورا
نہ رسا وہاں ہو کبھی گماں مرے ہم سفر مرے ہم عناں
جو رسا ہوئی تو انا مری کہ انا غنی ہی کی ہے غنیؔ
تو ہے دل بہ دل تو ہی جاں بہ جاں مرے ہم سفر مرے ہم عناں

marfat.com

حَمْد

بندے تیرے ہیں خدا۔ ساری یہ قومیں تیری
بے محمدؐ نہ کسی کو ملیں راہیں تیری

ذرّے ذرّے میں ہر اک شکل میں ہر حال میں تو
تو سمندر ہے ترا آئینہ موجیں تیری

جس کو ذرّہ کہیں یا شکل کہیں، حال کہیں
تو ہے خورشید جہاں تاب یہ کرنیں تیری

تو کہیں تو کا کہیں میں کا کہیں وہ کا حجاب
ایک حالت میں کہاں ہستی ہیں شانیں تیری

ہیں تری ذات میں افعال و صفاتِ ذاتی
تجھ سے باہر نہ جدا تجھ سے ہیں شانیں تیری

جلتے کس دل میں نہیں ہیں تری یادوں کے چراغ
کس کی آنکھوں میں منور نہیں شمعیں تیری

کس خزاں میں کبھی سوکھا ہے ترا نخلِ کرم
سایہ افگن نہیں کب رحم کی شاخیں تیری

اے خدا وقتِ غنیؔ ذکر میں تیرے ہی کٹے
رات دن تیرے ہوں صبحیں تیری شامیں تیری

marfat.com

۷۸۶
۳۹۲

شانِ مصطفےٰ ﷺ

******

وہ دل کہ جس میں زندہ ہو ارمانِ مصطفےٰ ﷺ
جانِ خدا ہے وہ، وہی جانانِ مصطفےٰ ﷺ

عرفانِ لَآ اِلٰـہ ہے عرفانِ مصطفےٰ ﷺ
"احسان" کی حدیث ہے "احسانِ مصطفےٰ ﷺ"

کیا پوچھتے ہیں کور دلاں، شانِ مصطفےٰ ﷺ
شاہوں کا تاج، کفشِ محبّانِ مصطفےٰ ﷺ

دونوں جہان کیوں نہ ہوں قربانِ مصطفےٰ ﷺ
دونوں اسی کا وجود ہے احسانِ مصطفےٰ ﷺ

بحرِ وسیع، رحمتِ ذی شانِ مصطفےٰ ﷺ
ماہی کی طرح اس میں محبّانِ مصطفےٰ ﷺ

قیصر نواز، غیرتِ جم۔ شاہِ منزلت
میری نظر میں شوکتِ دربانِ مصطفےٰ ﷺ

عشقِ نبیؐ سے بن گئے محبوبؐ کے حبیب
شاہوں کے بادشاہ گدایانِ مصطفےٰ ﷺ

دنیا و دیں میں۔ برزخ و میدانِ حشر میں
ہیں مصطفےٰؐ کے ساتھ محبّانِ مصطفےٰ ﷺ

دیدِ جمالِ پاکِ محمدؐ، ہے دیدِ حق
آئینۂ وجوب ہے امکانِ مصطفےٰ ﷺ

کوثر کا جام ہے مئے عشقِ محمدیؐ
مفتی کے ساتھ پیتے ہیں رندانِ مصطفےٰ ﷺ

inarfat.com

دنیا کی زندگی ہو۔ کہ عقبیٰ کی اے غنیؔ
یارب نہ چھوٹے ہاتھ سے دامانِ مصطفےٰؐ

☆☆☆☆☆☆

بشر نے اپنے ہی جیسا بشر سمجھا
نہ سمجھا معنیٰ کچھ یوحیٰ اِلَیَّ کا ؛
نہ سایا تھا نہ مکھی جسم پر بیٹھی
مگر اندھیروں نے نورِ حق نہیں مانا

لہ بموجب حدیث قدسی :۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقتك یا محمدؐ

امکانِ مصطفےٰؐ سے مراد "تمثّلِ بصورتِ بشری" ہے۔ اسی سے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا، جس نے مجھے دیکھا، اس نے خدا کو دیکھا۔

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعت ؐ

دعویٰ ہے مَنْ رَآنِیْ محبوبِ سرمدی کا
لَوْلَاکَ ایک ہیرا تاجِ محمدیؐ کا

محبوبیتؐ سراپا، شہکار عاشقی کا
کرنا پڑا خرد کو اقرار عاجزی کا

ہر شانِ رنگ و بو ہے اظہارِ عشق ہی کا
ہر حالِ خلق کونی آئینہ عاشقی کا

نکھرا وجودِ حق سے جب حسن عاشقی کا
دونوں کا رونما تھا آئینہ آدمی کا

دل پر ہو کیوں نہ مرے احساں شکستگی کا
عرشِ بریں کا ہمسر ہے اب وہ گھر کسی کا

گم ہو کے ذاتِ حق میں ہوتا ہے گنگ انساں
یہ رازِ حق نشاں ہے عارف کی خامشی کا

ہر سانس اک چھری ہے سینے میں عاشقوں کے
طیبہ سے دور رہ کر کیا لطف زندگی کا

جنّت کی آرزو میں زاہد نہ عمر کاٹے
مرنے سے پہلے دیکھے نقشہ تری گلی کا

جائے نہ کوئی خالی طیبہ کے آستاں سے
سرکار ہے سخی کی دربار ہے غنی کا

آیا ہے ہاتھ خالی، بھر دیں حضورؐ جھولی
دنیا و دیں میں آقاؐ، اعزاز ہو غنی کا

****

marfat.com

کملی والا

صلی اللہ علیہ وسلم

زمیں۔ کیا آسمانوں پر ہے جھنڈا کملی والے کا
مکاں سے لامکاں تک دیکھ جلوا کملی والے کا

نبی الانبیا ہونا ہے تمغہ کملی والے کا
سفر معراج۔ رتبہ قاب و ادنا کملی والے کا

لقب قرآں میں ہے یٰسین و طٰہٰ کملی والے کا
شہِ لولاک منصب، پاک رتبہ۔ کملی والے کا

یہ کملی۔ رنگِ بیرنگیِ باطن کا اشارا ہے
وہی دانا ہے جس نے راز سمجھا کملی والے کا

یُصَلّونَ سے ثابت ہے دوامی شانِ محبوبیؐ
دو عالم میں چلایا حق نے سکہ کملی والے کا

نہ بن اللہ کا طوطا۔ محمدؐ کی غلامی کر
کہ ہے اللہ والا صرف کُتّا کملی والے کا

محمدؐ نے بنایا از سرِ نو کعبہ کو کعبہ
خدا کے نام کا ڈنکا ہے کلمہ کملی والے کا

بشر نے اک بشر سمجھا۔ بشر کی عقل ہی کتنی
خدا سے بھی تو اپنے پونچھے درجہ کملی والے کا

خدا نے خود برابر لاالہ کے ان کو رکھا ہے
تو کیا ہے نزدِ مفتی شرک کلمہ کملی والے کا

خدا اوّل خدا آخر خدا باطن خدا ظاہر
خدا پردے سے نکلا لیکے پردا کملی والے کا

غنیؔ کعبے کا بھی کعبہ درِ پاک محمدؐ ہے
کہ عاشق دل سے خود ہے عبدِ کعبہ کملی والے کا

marfat.com

نعت

۷۸۶ / ۴۹۲

دعویٰ ہے مَن رَآنی محبوبِ سرمدی کا
لَولاک ایک ہیرا تاجِ محمدی کا

محبوبیت سراپا شہکار عاشقی کا
کرنا پڑا خرد کو اقرار عاجزی کا

ہر شانِ رنگ و بو ہے اظہارِ عشق ہی کا
ہر حال خلقِ کونی، آئینہ عاشقی کا

نکھرا وجودِ حق سے جب حسن عاشقی کا
دونوں کا رونما تھا آئینہ آدمی کا

دل پر ہو کیوں نہ میرے احساں شکستگی کا
عرشِ بریں کا ہمسر ہے اب وہ گھر کسی کا

گم ہو کے ذاتِ حق میں ہوتا ہے کنگ انساں
یہ رازِ حق نشاں ہے عارف کی خامشی کا

ہر سانس اک چھری ہے سینے میں عاشقوں کے
طیبہ سے دُور رہ کر کیا لطف زندگی کا

جنّت کی آرزو میں زاہد نہ عمر کاٹے
مرنے سے پہلے دیکھے نقشہ تری گلی کا

جائے نہ کوئی خالی طیبہ کے آستاں سے
سرکار ہے سخی کی دربار ہے غنی کا

آیا ہے ہاتھ خالی بھر دیں حضور جھولی
دنیا و دیں میں آقا کوئی نہیں غنی کا

marfat.com

آمدِ نورِ حق اِلَی الخلقِ کافّۃً

محمد نورِ حق آیا وہ جانِ احترام آیا
نبیؐ کامل و اکمل، اماموں کا امام آیا

حضورِ حق سے دنیا کو محبّت کا پیام آیا
جہانِ قتل و غارت میں اخوّت کا نظام آیا

خداوندا زبانِ عشق پر یہ کس کا نام آیا
کہ جانِ حسنِ یوسف کو بھی سجدے کا مقام آیا

جھکیں کونین سجدے میں رسولوں کا امام آیا
تمثّل میں بشر کی جلوۂ ربّ الانام آیا

وہ نورِ ذاتِ حقّ لم یزل وہ برزخِ کبریٰ
حجابِ ظاہری لیکر یہاں بے انقسام آیا

وہ علم و حکمتِ حق کا حقیقی رہبرِ کامل
وصالِ عبد و حق کا پیکرِ عالی مقام آیا

بنا سکتا نہیں محبوبِ فانی کو جو باقی ہے
جنابِ احدیت سے بارہا کس پر سلام آیا

محمد سرِّ وحدت ہیں ظہور و مظہرِ ربّی
وہی مومن ہیں جن کی عقل میں ان کا مقام آیا

نگاہیں دور سے ہی محوِ انوارِ مدینہ تھیں
جبینیں جھک گئیں سجدے میں جب دارالسّلام آیا

رسولِ پاک کا ہے قول جس کا نام قرآں ہے
کلامِ حق کے اندر فیصلہ یہ لا کلام آیا

خدا ملتا ہے بندے کو محمد کی غلامی سے
یہ نسخہ اک مجرّب ہاتھ اپنے لا کلام آیا

نوازیں حشر میں اپنے غنیؔ کو یوں مرے مولا
فرشتے بھی پکار اٹھیں کہ حضرت کا غلام آیا

۷۸۶
۴۹۲

اے ختمِ رسل محبوبِ خدا

اے نورِ وجودِ جلّ و عُلا ، اے ختمِ رسل محبوبِ خدا
اظہارِ خدائی تم سے ہوا ، اے ختمِ رسل محبوبِ خدا

اے مرکزِ عشقِ اہلِ وفا ، اے ختمِ رسل محبوبِ خدا
ہر دل کا سکوں آنکھوں کی ضیا ، اے ختمِ رسل محبوبِ خدا

بندوں سے تمھارے کیا ہو ثنا ، تعریف کرے جب ربِ عُلا
معراج کے دولھا شاہِ دنیٰ ، اے ختمِ رسل محبوبِ خدا

تم مرکزِ نورِ عرفاں ہو۔ آئینۂ شانِ یزداں ہو
تم وجہِ ظہورِ ارض و سما۔ اے ختمِ رسل محبوبِ خدا

اے ساحلِ بحرِ رنج و بلا ، مینارۂ نورِ راہِ ہدیٰ
بیڑا ہے بھنور میں امت کا ، اے ختمِ رسل محبوبِ خدا

قرآں کا نہ اب تک مثل ملا ، دستور مکمل جینے کا
تم سے ہی ملا جو حق نے دیا ، اے ختمِ رسل محبوبِ خدا

marfat.com

اخلاق بھی کامل تم سے ہوا، انساں یہ انساں جس سے بنا
ہو کامل و اکمل راہ نما، اے ختمِ رسل محبوبؐ خدا

شرع و حقیقت، عشق و عرفاں، حکمتِ دین و دنیا۔ قرآں
ہر شکل میں تم ہو جلوہ نما، اے ختمِ رسل محبوبؐ خدا

جو تم پہ مٹا وہ حق سے ملا، شک جس نے کیا مردود ہوا
ماں باپ غنیؔ کے تم پہ فدا، اے ختمِ رسل محبوبؐ خدا

ابھی کچھ ہوش میں اپنے ہوں ساقی
ابھی قبضے میں دشمن کے ہوں ساقی
مراد دشمن مراد ہمی انا ہے،
اسی سے دور میں تجھ سے ہوں ساقی

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

نعت

مرا کملی والا

خدائی میں یکتا مرا کملی والا
انوکھا۔ نرالا مرا کملی والا

بنا دے گداؤں کو سلطان عالی
خدائی کا داتا مرا کملی والا

کمالاتِ ربی و خلقی مجسم،
معظم، معلیٰ مرا کملی والا

یہیں باغِ جنت ہے خیرات جس کی
وہ ممتاز داتا مرا کملی والا

در پاک پر ہے یہ خیرات جاری
چلو۔ سب کو دیگا مرا کملی والا

وہ کوثر کا ساقی، وہ رندوں کا آقا
وہ مستوں کا مولا مرا کملی والا

وہ عبدِ خدا بھی، وہ نورِ خدا بھی
خدا کا چہیتا مرا کملی والا

کسی آنکھ نے "بندہ" ایسا نہ دیکھا
ہے مظہر خدا کا مرا کملی والا

marfat.com

خدا کو نہ دیکھا نہ پایا تھا میں نے
نہ جب تک ملا تھا مرا کملی والا

مری آنکھ تو تھی۔ "نظر" تھی نہ اس میں
نہ ہرگز چھپا تھا مرا کملی والا

وہ آنکھوں کے اندر، وہ آنکھوں کے باہر
غنیؔ آنکھ خود تھا مرا کملیؐ والا

وجودِ حق میں کب سے غیر آیا
کہاں اس غیر نے خیمہ لگایا
نظر توحیدِ مطلق اس کو آئی
کہ جس نے سُرمۂ مازاغ پایا

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

نعت ؐ

☆☆

شکلِ رحمت میں ہے احسان انوکھا تیرا
جس نے سمجھا تجھے وہ بن گیا بندہ تیرا

قطرہ قطرہ ہے ترا۔ نور کا دریا تیرا
سب خدا کا ہے مگر خود وہ ہے شیدا تیرا

حق ہی ظاہر ہے مگر رُخ پہ ہے پردا تیرا
سامنے اپنے خدا ہے کہ ہے جلوا تیرا

خوش جمالی ہے سمٹ کر۔ رخِ زیبا تیرا
پھیل کر بن گئی کثرت میں نظارا تیرا

دونوں عالم میں چلایا گیا سکّہ تیرا
تجھ سے تیرا ہی سوالی ہے یہ شیدا تیرا

سارا قرآنِ معلّیٰ ہے قصیدا تیرا
واہ کیا رتبہ ہے اعلیٰ شہِ بطحیٰ تیرا

ریزہ چیں خوانِ کرم کی ترے مخلوق ہے کُل
بلکہ خود ہستیِ مخلوق ہے صدقہ تیرا

ایک وحدت کے ہیں پھیلے ہوئے جلوے سارے
ہیچ کیا خاک سمجھ سکتا ہے رُتبہ تیرا

قُل ہو اللہ احد سے ہے یہ نکتہ ظاہر
تو ہے ناسوت میں، لاہوت سراپا تیرا

جب نہ آدم تھا نہ آدم کا نشان تھا کوئی
خسروا، عرش پہ نعتوں پہ تھا جھنڈا تیرا

marfat.com

بندہ اللہ کا بننے کی تمنا ہو جسے
پہلے لازم ہے کہ بن جائے وہ بندا تیرا

خلق کے واسطے ہے قول ترا "من نوری"
"شاہِ لولاک" یہ کل وہستی ہے جلوہ تیرا

ذرّہ ذرّہ ترے کیوں تابع فرماں نہ رہے
وہ زمیں ہو کہ زماں سب پہ ہے قبضہ تیرا

کشتیِ امتِ عاصی ہے بھنور میں آقاؐ
اب بھی بچ سکتی ہے، ہو جائے اشارا تیرا

لاکھ ناکارہ، گنہگار ہیں۔ عاجز۔ مسلم
تیرے بن جائیں تو کافی ہے سہارا تیرا

شافعِ حشر، خطا پوش و عطا پاش ہے تو
بول بالا ہے سرِ عرشِ معلّیٰ تیرا

وہ سگ در جلے دوزخ میں یہ ممکن ہی نہیں
جس کی گردن میں نشانی رہے، پٹہ تیرا

شمس و انجم ہی نہیں نور سے تیرے روشن
پہنچا گہرائیوں میں دل کی اجالا تیرا

معنی ذِکرَکَ ذِکرِی[1] سے غنی ہے ثابت
عشقِ صادق میں نہیں نام کو میرا تیرا

****

[1] حدیث قدسی: اِنَّمَا جَعَلْتُ ذِکْرَکَ ذِکْرِیْ؛ تحقیق۔ میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔

marfat.com

۷۸۶

۳۵۹۲

نعتِ سرکارِ رحمت ﷺ

☆☆☆

شمس الضحیٰ ﷺ۔ بدر الدجیٰ ﷺ
کہف الوریٰ ﷺ۔ نور الہدیٰ ﷺ
آئینہ۔ وحدت نما
عینِ ظہورِ کبریا
تم با خدا ہو با خدا
مشکل کشا حاجت روا
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

marfat.com

اے حاصلِ کون و مکاں

اے زینتِ ہر دو جہاں

تم بے نشاں کے ہو نشاں

چھپ کر بھی ہو ہر جا عیاں

تم واصلِ ذاتِ خدا

مشکل کشا حاجت روا

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

ہو عشق کی عظمت تمھیں

ہاں حسن کی زینت تمھیں

ہو سوز کی لذت تمھیں

ہاں درد کی جنت تمھیں

ہو زندگی کی زندگی

پوشیدہ تھی ظاہر ہوئی

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

marfat.com

جائیں کہاں ہم دُرِ نبیں
دور آسماں سنگیں زمیں
بس اک سہارا ہو تمھیں
یا رحمت اللعلمین

ہم بادۂ رحمت پئیں
تم پر مریں جب تک جئیں
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

اے چارۂ بے چارگی
وَے زینۂ منزل رسی
کُل کے دھنی یکتا سخی
سیّدِ خفی ۔ نورِ جلی

ملتا نہیں ہرگز خدا
جب تک نہ ہو انکی رضا
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

marfat.com

نورِ خدا، نورِ نبی ﷺ ہے

ہے ہر طرف اک بے حدی
صورت نہیں تقسیم کی
کیا کہہ سکے گم ہے غنی

وہ نور ہُو، ہیں با خدا
واصل بحق، کثرت نما

صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعت

ثنائے محمدؐ

زمین و زماں ہیں فدائے محمدؐ — خدا کی خدائی برائے محمدؐ
ہوا خلق سب کچھ برائے محمدؐ — یہ سب کچھ نہیں کچھ سوائے محمدؐ
زمیں سے فلک تک ضیائے محمدؐ — کہیں کچھ نہیں ہے سوائے محمدؐ
ضیائے خدا ہے ضیائے محمدؐ — ثنائے خدا ہے ثنائے محمدؐ
ہوا لباطنُ ہی کا ہے نور ظاہر — ہوا لظاہُر ہے ثنائے محمدؐ
خدا و محمدؐ کا ہے ذکر باہم ، ق — یہ رتبہ فقط ہے برائے محمدؐ
اذاں ۔ کلمہ ۔ قرآن میں نام یکجا " — یہ سب سے بڑی ہے ثنائے محمدؐ
اُجالا ہوا نور ذاتِ خدا کا — زمانے میں پھیلی ضیائے محمدؐ
اضافی ۔ خیالی ہے مخلوق ساری — عناصر ۔ نقوشِ ضیائے محمدؐ
نہ ہوتے محمدؐ تو کچھ بھی نہ ہوتا — ہے لولاک قولِ خدائے محمدؐ

irfat.com

کیا آپؐ نے مَنْ رَآنی کا دعویٰ — ظہورِ خدا بن کے آئے محمدؐ
محمدؐ رہے نور ناسوت میں بھی — یہ ناسوت خود ہے ضیائے محمدؐ
فقط برق پارے ہیں۔ ذرّہ نہیں ہے — یہ ناسوت کُل ہے ضیائے محمدؐ[1]
شریعت، طریقت، حقیقت و حکمت — یہ تحفے خدائی ہیں۔ لائے محمدؐ
قیامت میں ہوگا نہ کوئی کسی کا — نہ پوچھے گا کوئی۔ سوائے محمدؐ
شفاعت اُنھیں کی خدا بھی سنے گا — کہ خود چاہتا ہے رضائے محمدؐ

غنیؔ نے غنی ہی سے دولت یہ پائی
نظر میں نہیں کچھ سوائے محمدؐ

---

[1] ضیا سے یہاں مراد نور محمدؐ ہے۔

marfat.com

۷۸۶

۹۲ء

نعت

سرکارِ دو عالمؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کی مٹی ہے عنبر سے بہتر
یہاں خار بھی ہے گلِ تر سے بہتر

نہ ہیرا ہے بطحا کے پتھر سے بہتر
نہ موتی مدینے کے کنکر سے بہتر

مدینے کی گلیوں میں مرنا ہے جینا
یہاں خاک ہونا ہے جوہر سے بہتر

حبیبِ خدا ہیں سخی اسخیا کے
گدا ان کے در کے سکندر سے بہتر

کرم ہے مدینے کے آقاؐ کا ایسا
کہ ہر سانس اس جا ہے بہتر سے بہتر

در کعبہ پر ہے کہاں باغ جنت[1]
محمدؐ کا در۔ کعبہ کے در سے بہتر

نہ منبر کوئی مثلِ حنانہ ہوگا
فغانِ محبت ہے منبر سے بہتر

پیو اس کو منہ صاف زمزم سے کر کے
نہیں آب کوئی بھی کوثر سے بہتر

غنیؔ کو گدا اپنا سرکارؐ رکھیں
یہی ہے اسے حجِ اکبر سے بہتر

---

[1] مراد "ریاض الجنۃ" مابین منبر رسولؐ اللہ و بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

نعت

"اَللّٰہُ اَکبَر"

محمدؐ کی سرکار۔ اللہ اکبر
معلّےٰ وہ دربار، اللہ اکبر

وہ مرکز، وہ پرکار اللہ اکبر
وہ نقطہ، وہ دوّار، اللہ اکبر

وہ سرتاجِ ابرار۔ اللہ اکبر
رسولوں کے سردار، اللہ اکبر

وہ باطن وہ ظاہر وہ اوّل وہ آخر
حقیقت کے اظہارؐ، اللہ اکبر

وہ فانی بحق عبدؐ، نور مجسمؐ
سمجھنا ہے دشوار۔ اللہ اکبر

محمدؐ یہاں نام، احمدؐ فلک پر
خدا کے یہ اسرار، اللہ اکبر

ولایت، نبوت، رسالت کے مخزن
وہ ہیں نور انوار، اللہ اکبر

خدا کے ہیں محبوبؐ، لولاک منصب
خدا کے وہ شہکارؐ، اللہ اکبر

فرشتوں کے آقاؐ ہیں بندوں کے مولاؐ
خدائی کے مختارؐ، اللہ اکبر

marfat.com

غنیؔ دو ہی باتیں دکھا دے زمانہ
وہ گفتار[1] و کردار[2]۔ اللہ اکبر

محمدؐ کی تجلّی سِرِّ ربّی
شعورِ ذاتِ اجمالی و علمی
تماشائی بھی خود ہے خود تماشا
حدیثِ راز عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ[1]

---

[1] حدیث قدسی ، اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔ یعنی میں بندے کے گمان کے بموجب ہوں یا بموجب گمان بندہ اس پر ظاہر ہوتا ہوں۔ صحیح مسلم میں ہے (خلاصہ) کہ قیامت میں حق تعالیٰ مومنین کے سامنے اپنی پسندیدہ و معتقدہ صورت میں تجلی فرمائے گا وہ اسے پہچان لیں گے اور سجدے میں گر پڑیں گے۔

---

[1] قرآن۔ احادیث، عام حسن کلام وغیرہ،

[2] سیرت حسنہ، افعال و اعمال، حسنِ معاشرت وغیرہ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

آقاؐ کے آستاں پر

کونین کی ہے دولت آقاؐ کے آستاں پر
قربِ خدا کی جنت آقاؐ کے آستاں پر

جھکنا ہے عینِ عظمت آقاؐ کے آستاں پر
ہے عاجزی کی عزت آقاؐ کے آستاں پر

لوٹو بہارِ جنت آقاؐ کے آستاں پر
دیکھو خدا کی قدرت آقاؐ کے آستاں پر

سمٹی ہے کل حقیقت آقاؐ کے آستاں پر
پاؤ گے مرکزیت آقاؐ کے آستاں پر

وحدت ہے عینِ کثرت آقاؐ کے آستاں پر
کثرت نما ہے وحدت آقاؐ کے آستاں پر

جنت میں زندگی ہے یا زندگی میں جنت
لٹتا ہے گنجِ رحمت آقاؐ کے آستاں پر

اللہ ہے محمدؐ، محمود و حمد و حامد
نقطے کی دیکھو وسعت آقاؐ کے آستاں پر

تسبیح کے یہ دانے یکجا ہیں پھر بکھر کر
ملت ہے عینِ وحدت آقاؐ کے آستاں پر

بھائی کہاں کہاں سے آکر گلے ملے ہیں
اسلام کی اخوت آقاؐ کے آستاں پر

مرنے کے بعد جنت اللہ سے ملے گی
لو آج نقد جنت آقاؐ کے آستاں پر

دیدارِ مصطفیٰؐ بھی دیدار مرتضیٰؓ بھی
جاگی غنیؔ کی قسمت آقاؐ کے آستاں پر

marfat.com

۷۸۶
۵۹۲

شانِ رحمۃ اللعلمین

لامکاں بھی ہے مکانِ رحمۃ اللعلمینؐ
تا ابد دورِ زمانِ رحمۃ اللعلمینؐ

جسم و جاں، نوری نشانِ رحمۃ اللعلمینؐ
ہر دو عالم ہیں جہانِ رحمۃ اللعلمینؐ

خشک کیا ہو گلستانِ رحمۃ اللعلمینؐ
خود خدا ہے باغبانِ رحمۃ اللعلمینؐ

نورِ احمدؐ بن کے ظاہر "کنزِ مخفی" خود ہوا
ہے وہی جانِ جہانِ رحمۃ اللعلمینؐ

رحمتِ حق بھی ہے باقی ساتھ حق کے تا ابد
پھر فنا کیوں ہو جہانِ رحمۃ اللعلمینؐ

عالمِ لاہوت سے لے عالمِ ناسوت تک
جان ہر عالم ہے جانِ رحمۃ اللعلمینؐ

جو ازل سے ہے ابد تک، ہر کرم پر مشتمل
شان ہے وہ صرف شانِ رحمۃ اللعلمینؐ

منکرِ ختمِ نبوت آج کا ابلیس ہے
کب رہا وہ قدرداں رحمۃ اللعلمینؐ

بولہب، بوجہل کی اولاد، منکر، بے ادب
آج تک ہیں دشمنانِ رحمۃ اللعلمینؐ

کچھ نہ سمجھے مرتبہ، جاہل، رسولؐ اللہ کا
پرزخ کبریٰ ہے شانِ رحمۃ اللعلمینؐ

marfat.com

مثل اپنے اک بشر کہتے تھے وہ بھی سب انھیں
وحی تھی فاصل نشانِ رحمۃ اللعلمینؐ

کفر[1] قرآنی ہے اصلاً اک بشر کہنا انھیں
حق نشاں تھا نورِ جانِ رحمۃ اللعلمینؐ

مدحِ ممدوحِ خدا میں کیا غلو بندے سے ہو
کفر ہے تنقیصِ شانِ رحمۃ اللعلمینؐ

حق کہے "قل یا عباد" اور تم ڈرو توصیف سے
حیف تم پر "بندگانِ" رحمۃ اللعلمینؐ

ہم گنہگاروں کی عادت ہے خطاؤں پر خطا
درگزر کرنا ہے شانِ رحمۃ اللعلمینؐ

کیوں نہ بارانِ کرم ان پر مدینے میں رہے
زائریں ہیں میہمانِ رحمۃ اللعلمینؐ

عشق کی پرخار وادی میں خوشی سے سر کے بل
گامزن ہے کاروانِ رحمۃ اللعلمینؐ

مرتبہ پوچھو ہمارا حضرتِ حسانؓ سے
ہم غنی ہیں مدح خوانِ رحمۃ اللعلمینؐ

---

[1] دراصل رسولوں کو بطور تحقیر بشر کہنا اور انھیں اپنے سے افضل سمجھنا کفار کا عقیدہ تھا۔ قرآن پاک میں ان پر انھیں کا فر کہا گیا ہے۔ دیکھو سورہ تغابن۔ آیات ۵۔ ۶ جن میں ایک جگہ یہ الفاظ ہیں فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا (یعنی انبیاء کے متعلق) کہا انہوں نے کیا بشر راہ دکھائیں گے ہمیں۔ پس وہ کافر ہو گئے تو پھر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اصلاً بشر کہنے یا سمجھنے والوں کے متعلق اللہ کا حکم بدل تو نہیں سکتا، اسی لئے اولیاء اللہ حضورؐ کے "متمثل بصورت بشری" ہو کر اس جہاں میں تشریف فرما ہونے کے قائل ہیں (ناچیز مصنف)

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

حاضریِ مدینہ

رحمت کی بھیک لینے گنہگار آئے ہیں
جانوں پہ ظلم کر کے خطا کار آئے ہیں

درمانِ دردِ دل کے طلب گار آئے ہیں
آبِ حیات پینے یہ بیمار آئے ہیں

اچھے ہوئے کسی سے نہ بیمار آپؐ کے
سرچشمۂ حیات پہ لاچار آئے ہیں

ہو جائے اک نظر کہ شفا پائیں دائمی
جانِ مسیح، آپ کے بیمار آئے ہیں

بازار ہے کریم کا، لٹتی ہیں رحمتیں
کھوٹے بھی سکے لے کے خریدار آئے ہیں

جس پر کرم ہوا وہی دیوڑھی پہ آگیا
بخشش کا نور لینے سیکڑ آئے ہیں

سرکارؐ بھی رؤف ہیں اللہ بھی رؤف
یوں ہی نہ جائیں گے جو گنہگار آئے ہیں

صدقہ عطا ہو بہرِ شہیدانِ کربلا
پیشِ سخیؐ کرم کے طلب گار آئے ہیں

marfat.com

آئیں ہزار بار نہ جائے یہ تشنگی لے کر یہ عرضِ عشق کے بیمار آئے ہیں

بپھریں ہزار موجیں بگاڑیں گی کیا غنیؔ

بحرِ یقیں میں ڈوب کے ہم پار آئے ہیں

نوٹ - جدہ سے بذریعہ ہوائی جہاز صبح ۸ بجے مدینہ منورہ جانا تھا۔

صبح سات بجے یہ اشعار قلم بند کئے اور معہ اہل و عیال روانہ

ہو کر تقریباً نصف گھنٹے میں مدینہ منورہ پہنچے، دن بھر سلام پیش

کیا اور یہ اشعار پڑھے، یقیناً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے قبول فرما لئے ہوں گے،

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

نعت

(۱) پیشِ حضورؐ آنسو ایسے مچل رہے ہیں
جنّت میں جیسے نوری چشمے اُبل رہے ہیں

(۲) رحمت کی سرزمیں ہے ابرِ کرم کی بارش
سوکھے ہوئے شجر بھی یاں پھول پھل رہے ہیں

(۳) غافل جو سو رہے تھے، پہلو بدل رہے ہیں
یعنی بجھے دیئے بھی، لَو دے کے جل رہے ہیں

(۴) رحمت کی چھاؤں ٹھنڈی، ہارے تھکے مسافر
بطحا کی خاک پاکر، سجدے مچل رہے ہیں

(۵) آنسو ٹپک رہے ہیں، اُنؐ کی کرم نوازی سے
اعمالِ بد کے دفتر، چھینٹوں سے گل رہے ہیں

(۶) میرا بھی ہو ٹھکانا، طیبہ میں جگ کے داتا
اچھے بُرے بھکاری امت کے پل رہے ہیں

marfat.com

(۷) پتھر بھی موم دل ہیں، ساقی کے رند بن کر
کیا جام آتشیں ہے، شیشے پگھل رہے ہیں

(۸) اللہ کے غضب پر، رحمت ہے اُس کی غالب
گرتے سنبھل رہے ہیں ڈوبے اُچھل رہے ہیں

(۹) دنیا و آخرت میں جھنڈا انھیںؐ کا اونچا
دونوں جہاں میں سکّے، آقاؐ کے چل رہے ہیں

(۱۰) فرمانِ مصطفےٰ پر، عامل حجر شجر ہیں
شمس و قمر بھی اُن کے، فرماں پہ چل رہے ہیں

(۱۱) فیض و کرم سے ان کے، بے پر بھی اڑ رہے ہیں
چلنے کی تھی نہ طاقت، طیبہ میں چل رہے ہیں

(۱۲) شیدائیوں کا ان کے، میلا لگا ہے در پر
سر خم کیے کھڑے ہیں، آنسو نکل رہے ہیں

(۱۳) ہر نقشِ پائے جاناں، پر ہیں یہ ان کے سجدے
عشاقِ پا شکستہ، یا سر سے چل رہے ہیں

(۱۴) اُمّید و ذوق و شوق و وارفتگی، مسرّت
طیبہ کی سیر کو سب، ساتھ چل رہے ہیں

marfat.com

(۱۵) فتنوں نے سر اٹھایا، دکھ درد نے ستایا
صحرائے عشق میں یا، آہو اچھل رہے ہیں

(۱۶) یوں ہے فنا بقا کا، کونین میں تسلسل
لمحاتِ وقت گویا، کروٹ بدل رہے ہیں

(۱۷) رندانِ مصطفےٰؐ ہیں، ساغر بدست ساقی
جامِ خدا نما کے، کیا دَور چل رہے ہیں

(۱۸) باغِ جمال حق ہے، رحمت کی ہیں بہاریں
میں کس مقام پر ہوں، جبریل جل رہے ہیں

(۱۹) عشقِ رسولؐ کا ہے، ادنیٰ غنی کرشمہ،
خاکی نژاد نوری سانچوں میں ڈھل رہے ہیں۔

marfat.com

۷۸۶
۵ ۹۲

نعت ۵

عشقِ احمدؐ میں ہوئے چاک گریباں لاکھوں
دل، جگر تفتہ، جگر سوختہ ساماں لاکھوں

دشتِ ہر دل میں بسے تیر کے پیکاں لاکھوں
ہر کفِ پا میں چبھے خارِ مغیلاں لاکھوں

کٹ مرے آپؐ کی حرمت پہ مسلماں لاکھوں
عشق کی راہ میں ہیں گنج شہیداں لاکھوں

بخشش امت عاصی کے ہیں ساماں لاکھوں
مورِ بیکس کے ہیں غمخوار سلیماں لاکھوں

عشق میں آپ کے سر کر لیے میداں لاکھوں
ہم نے کاٹے ہیں اسی چاہ میں زنداں لاکھوں

بادۂ عشقِ محمدؐ کی ہے تلخی بھی عجب
ایک چھینٹے میں ملے کیف کے ساماں لاکھوں

اسم اللہ و محمدؐ کی سخاوت دیکھو
کلمہ پڑھتے ہی دھلے کفر کے عصیاں لاکھوں

حشر تک عالم امکاں کی بقا ہے ان سے
ناخدا ایک ہے۔ گرداب میں طوفاں لاکھوں

آپؐ کی ذات سے کامل ہوا دین فطرت
یعنی انسان پہ ہیں آپؐ کے احساں لاکھوں

جو ہیں احسان فراموش کہیں کے نہ رہے
دونوں عالم میں ہیں مردود یہ شیطاں لاکھوں

marfat.com

آپؐ ہی کا درِ اقدس ہے، وہ اک پل ہیں جہاں
جھولیاں بھرتی ہیں پُر ہوتے ہیں داماں لاکھوں

خاک ہو کر رہِ سرکارِؐ دو عالم میں رہوں
اس تمنا پہ فدا دوسرے ارماں لاکھوں

نعت گوئی میں غنیؔ تیرا ہے انداز نیا
یوں تو ہونے کو ہیں آقاؐ کے ثنا خواں لاکھوں

بحرِ وسیع، رحمتِ ذی شانِ مصطفیٰؐ
ماہی کی طرح اُس میں، محبتانِ مصطفیٰؐ

قیصر نواز، غیرتِ جم۔ شاہ منزلت
میری نظر میں شوکتِ دربانِ مصطفیٰؐ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

کِس سے کیا لینے آیا ہوں

مدینے کے سخی سے نورِ دل کا لینے آیا ہوں
بھکاری بن کے شاہوں کا خزانہ لینے آیا ہوں

گناہوں سے نکل کر روحِ تقویٰ لینے آیا ہوں
بہت کمزور ہوں مولا سہارا لینے آیا ہوں

انا کو پھونک ڈالے جو وہ شعلہ لینے آیا ہوں
فنائے ذات کر دے جو وہ دریا لینے آیا ہوں

برستی ہے جو ہر دم آپ کی رحمت مدینے میں
اُسی رحمت کا میں بھی ایک چھینٹا لینے آیا ہوں

یقیناً آپ کے در سے شفا پاتے ہیں دیوانے
میں اپنے دردِ پنہاں کا مداوا لینے آیا ہوں

محبت والے میرے عشق کا بھی حوصلہ دیکھیں
میں اک چھوٹا سا کوزہ لیکے دریا لینے آیا ہوں

اویسؓ و بوذرؓ و سلمانؓ کے دل جس نے گرمائے
میں اک شمہ اُسی سوزِ دروں کا لینے آیا ہوں

نظر ہو وہ کرم کی جو حقیقت میں غنی کر دے
مدینے کے سخی سے یہ خزانہ لینے آیا ہوں

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

مَدینۂ منوّرہ

نہ چھیڑ و مدینے سے جانے کی باتیں
یہاں دن بھی رحمت ہیں رحمت کی راتیں

کہاں پاؤ گے دن کہاں ہم یہ راتیں
جہاں رات دن لٹ رہی ہیں نجاتیں

جہاں خاک منّتی ہے اکسیر نوری
جہاں بٹ رہی ہیں دوامی حیاتیں

جہاں موت بھی جاوداں زندگی ہے
کہ جنت میں ہوتی ہیں موتیں نہ ماتیں

جہاں رحم و رحمت ہی کی بارشیں ہیں
نہیں نام کو نفس و شیطان کی گھاتیں

نکالے کوئی واعظوں کو حرم سے
کہاں یہ کہاں عشق کی واردا تیں

حرم کے کبوتر غنیؔ ہم سے اچھے
حضوری میں حاضر ہیں دن ہوں کہ راتیں

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

لاکھوں

عشقِ احمدؐ میں ہوئے چاک گریباں لاکھوں
دل جگر تفتہ، جگر سوختہ ساماں لاکھوں

دشتِ ہر دل میں بسے تیر کے پیکاں لاکھوں
ہر کفِ پا میں چبھے خارِ مغیلاں لاکھوں

کٹ مرے آپؐ کی حرمت پہ مسلماں لاکھوں
عشق کی راہ میں ہیں گنجِ شہیداں لاکھوں

بخششِ امتِ عاصی کے ہیں ساماں لاکھوں
مورِ بیکس کے ہیں غمخوار سلیماں لاکھوں

عشق میں آپؐ کے سر کر لئے میداں لاکھوں
ہم نے کاٹے ہیں اسی چاہ میں زنداں لاکھوں

بادۂ عشقِ محمدؐ کی ہے تلخی بھی عجب
ایک چھینٹے میں ملے کیف کے ساماں لاکھوں

اسمِ اللہ محمدؐ کی سخاوت دیکھو
کلمہ پڑھتے ہی ڈھلے کفر کے عصیاں لاکھوں

حشر تک عالمِ امکاں کی بقا ہے ان سے
ناخدا ایک ہے۔ گرداب میں طوفاں لاکھوں

آپؐ کی ذات سے کاملِ ہوا دینِ فطرت
یعنی انساں پہ ہیں آپؐ کے احساں لاکھوں

جو ہیں احسان فراموش کہیں کے نہ رہے
دونوں عالم میں ہیں مردود یہ شیطاں لاکھوں

آپؐ ہی کا درِ اقدس ہے وہ اک در جہاں
جھولیاں بھرتی ہیں۔ پُر ہوتے ہیں دامال لاکھوں

marfat.com

خاک ہو کر درِ آقائے دو عالم میں رہوں
اِس تمنا پہ فدا دوسرے ارماں لاکھوں

نعت گوئی میں غنیؔ تیرا ہے انداز نیا
یوں تو کہنے کو ہیں آقاؐ کے ثنا خواں لاکھوں

محبّت سے محبّت ہاتھ آئی
مرے دل نے دلوں تک راہ پائی
محبت باعثِ ایجاد عالم
محبّت ہے نقیبِ کبریائی

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

اشک ندامت

بحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در احمدؐ سے رحمت کے غنیؔ چشمے ابلتے ہیں
یہاں اہل محبت نور کے سانچوں میں ڈھلتے ہیں

زمانے بھر کے ٹھکرائے اسی در پر سنبھلتے ہیں
یہیں سے دین کے اخلاق کے دریا نکلتے ہیں

غم دوری میں آنکھوں سے میری آنسو نکلتے ہیں
کہ یہ چشمے خزانے لعل و گوہر کے اگلتے ہیں

تلاش نقش پا میں دل کے ارماں یوں نکلتے ہیں
کبھی آنسو ٹپکتے ہیں کبھی سجدے مچلتے ہیں

مدینہ جانے والوں کو تکا کرتے ہیں حسرت سے
کبھی ہم ہاتھ ملتے ہیں کبھی دل کو مسلتے ہیں

خدا شاہد بڑی تاثیر ہے اشک ندامت میں
سیہ کاری کے دفتر سب اسی پانی میں گلتے ہیں

جلا میں عشق میں لیکن نہ مثل طور کی جنبش
وہی جو خام ہیں اس آگ میں پہلو بدلتے ہیں

بڑے سنگین دلوں کو نرم ہوتے ہم نے دیکھا ہے
یہ پتھر عشق کی بھٹی ہی میں گر کر پگھلتے ہیں

جبیں و دل کا عالم دیدنی ہی ہجر میں آقاؐ
ادھر سجدے تڑپتے ہیں ادھر ارماں مچلتے ہیں

بشر کی کیا حقیقت ہے وہاں اس کی رسائی ہو
پر جبریل بھی جس منزل اقدس میں جلتے ہیں

حبیبؐ حق کے دیوانوں سے سوز عشق لے لیں کچھ
یہ پروانے پرائی آگ میں کیوں مفت جلتے ہیں

غنیؔ بے کس ہے دامن میں چھپا لیجے مرے آقاؐ
غم دوری کے سائے اژدھے بن کر نگلتے ہیں

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

تمھیں ہو

☆☆

گل و گلستاں سب کی ہستی تمھیں ہو
ہر اک جزوِ کل تم ہو، کل بھی تمھیں ہو

ازل بھی تمھیں ہو۔ ابد بھی تمھیں ہو
ظہوری تمھیں ہو۔ بطونی تمھیں ہو

تمھیں جان و جاناں ہو اے جانِ عالم
جمال دو عالم حقیقی تمھیں ہو

مری جان کی بھی اگر جاں ہے کوئی
سرِ دار کہہ دوں گا وہ بھی تمھیں ہو

حجابوں میں چھپنے پہ بھی ہے، یہ عالم
کہ ہر چشمِ بینا کی پتلی تمھیں ہو

کہیں حسنِ عالم۔ کہیں عشق و عاشق
لغت میں محبت کی "میں" بھی تمھیں ہو

زمان و مکاں اعتباری حقائق
حقیقت ہو کل کی حقیقی تمھیں ہو

میں لبیک کہہ کر بھی حاضر نہیں ہوں
کہ لبیک گو بھی حقیقی تمھیں ہو

میں رہ کر نہ رہ جاؤں یوں ہو حضوری"
غنیؔ۔ نام کا ہیں۔ حقیقی تمھیں ہو،

marfat.com

نہ اس ناچیز کا عشق مجازی ہے نہ اس کے اشعار میں خواہ مخواہ اسے تلاش کرنے کی ضرورت ہے نگاہ تنقید میں اگر کوئی لفظ یا کسی جگہ انداز بیان حق وحقیقت کی شان کے منافی نظر آئے تو اس ناچیز کو قابلِ معافی سمجھا جائے کیونکہ اس کی نظر شاہد معنیٰ پر رہتی ہے نہ کہ لباس ظاہری پر۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ اشعار محبوب حقیقی کی گلیوں کی کلیاں ہیں۔ بطور الہام جو کچھ چلتے پھرتے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں قلب پر وارد ہوا وہ زبان قلم سے نکل کر جلد جلد صفحۂ کاغذ پر ثبت ہوتا گیا تراش خراش کی نہ فرصت تھی نہ ضرورت۔

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز یاغباں
بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد

ناچیز

غنی

marfat.com

۷۸۶

ص ۹۲

نورِ خدا ص

میرے مالک میرے آقا میرے مولا تم ہو
میرے سب کچھ میرے ملجا میرے ماویٰ تم ہو

میرا دل ہو دل پُر غم کے مسیحا تم ہو
پیکرِ درد کے دردوں کا مداوا تم ہو

وجہِ وحشت ہو جنوں خیز تماشا تم ہو
عشق کا سوز ہو تم رازِ جنوں کا تم ہو

نور آنکھوں کا میرے دل کا اجالا تم ہو
نور پوشیدہ تمھیں نور کا جلوہ تم ہو

ہر دو عالم کو میسّر ہوئی تم سے ہستی
تاجِ لولاک کے مالک شہِ بطحا تم ہو

نورِ ہستی جہاں، نورِ وجودِ عالم
نورِ دیں نورِ رُسُل نورِ خدا کا تم ہو

دستِ رحمت سے مِلا جس نے بھی جو کچھ پایا
جس کے کونین بھکاری ہیں وہ داتا تم ہو

میرے اندر میرے باہر میرے آگے پیچھے
میرے اوّل میرے آخر میرے مولا تم ہو

موجِ طوفاں سے ہے اس کو نہ بھنور سے خطرہ
میری ٹوٹی ہوئی کشتی کا سہارا تم ہو

مٹنا چاہت میں تمھاری ہے غنی کی منزل
جس کا طوفان کنارا ہو وہ دریا تم ہو

marfat.com

۷۸۶
۲۵۹۲

حمدیہ نعت یا نعتیہ حمد

(حدیث، انا مِن نور اللہِ والخق کلھم مِن نوری کی چند جھلکیاں)

عاشقانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں

تمھیں وحدت تمھیں کثرت تمھیں نورِ محمدؐ ہو
کہیں نقطہ کہیں دفتر کہیں حرف مشدّد ہو

وہ عینِ حسن ہے چہرے پہ کوئی خال یا خد ہو
سمندر ہی کی صورت ہے نظر میں جزر یا مد ہو

تمھیں باطن تمھیں ظاہر تمھیں اوّل تمھیں آخر
تمھیں آزاد و بے حد ہو تمھیں قید و مقیّد ہو

تمھیں معراج کی منزل میں اپنے آپ سے واصل
تمھیں ہر شان میں اعلیٰ ہو امجد ہو، ممجّد ہو

مظاہر سب تمھارے نور کی شانوں کے جلوے ہیں
خدائی تم سے ہے تم مرکز و ادوار بے حد ہو

نہیں ہے نور میں امکاں، تقسیم و تجزّی کا
تمھیں نورِ مجرد ہو، مصوّر ہو محمدؐ ہو

تمھیں کل عالمیں ہیں، ہو خدا کے مظہرِ اکمل
نہیں ممکن کہ تم سا پھر کہیں کوئی محمدؐ ہو

تمھیں اجمال باطن میں، تمھیں کثرت نما ظاہر
تمھیں تنزیہہ ساماں تم ہی تشبیہ مقید ہو

تمام انبیاؑ ہیں قمریاں گویا شکستہ پر
مگر باغِ نبوت میں تمھیں سروِ سہی قد ہو

عیاں ہوں یا نہاں ہوں سب تمھارے نور سے پیدا
حقیقت میں تمؐ اپنے آپ وجد کے آپ وجد ہو

marfat.com

ملی ہے مفت ہر نعمت تمہاری شانِ رحمت سے
ملی ہر آدمی کو زندگی وہ نیک یا بد ہو

تمہارے نام سے کھولے گئے اسرارِ ہستی کے
تمھیں خود کنز مخفی تھے تمھیں خود قفلِ ابجد ہو

تمہارے عشق ہی میں حق نے یہ محفل سجائی ہے
تمہارا عشق ہم پر کیوں نہ منصوص و موکد ہو

درود پاک روح دیں خزانہ فضل و رحمت کا
جنابِ حق سے ناممکن عبادت یہ کبھی رد ہو

نہیں قائل غنیؔ اس کا کہ نورِ ذات بھی دو ہیں
تمھیں اک نور ہو اس کے مصوّر ہو مجسّد ہو

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

اللہ اللہ

وجہِ ظہورِ ظاہر و پنہاں، نور یزداں اللہ اللہ
طٰہٰ رتبہ، صاحبِ قرآں، فیض بداماں اللہ اللہ

آج کسی کا کون ہے پرساں، حشر کا میداں اللہ اللہ
آپؐ ہی مولا شافعِ عصیاں، رحمتِ رحمٰن اللہ اللہ

ذرّہ ذرّہ قطرہ قطرہ، سوز بداماں اللہ اللہ
میرے لئے ہے پتہ پتہ، عشق کا عنواں اللہ اللہ

آپؐ کی خاطر عالم سارا، آپؐ کا عاشق اللہ والا
آپؐ پہ جس نے سب کچھ وارا، بن گیا سلطان اللہ اللہ

صلِّ وسلم نورِ مجرّد، جسم ہے بے ظل، نورِ مقیّد
غم کا مداوا عشقِ محمدؐ، درد کا درماں اللہ اللہ

کھیت عمل کے ویراں ویراں، ہم ہیں سراپا عصیاں عصیاں
ہم پہ ہے پھر بھی آپ کا احساں، رحمتِ رحماں اللہ اللہ

marfat.com

باطن ظاہر، ظاہر پنہاں، عقلِ بشر ہے حیراں حیراں
عشقِ محمدؐ نورِ ایماں، جانِ ایقاں اللہ اللہ

حسن کی زینت، عشق کی جاں ہو، نورِ خدا کے نور فشاں ہو
رومیؒ و جامیؒ، سرمدؒ، کاکیؒ، تم پر قرباں اللہ اللہ

جس سے نگاہِ رحمت پھیری، ریت میں ڈوبی کشتی اسکی
طوفان حفاظت کرتے ہیں، جب تم ہو نگہباں اللہ اللہ

قولِ فریدؒ گنجِ شکر سن، تو دُھن رے دُھنیے اپنی دُھن
دل کی زباں پر احمدؐ احمدؐ، سانس میں پنہاں اللہ اللہ

مر کر بھی غنی قدموں میں رہے، طیبہ میں ٹھکانے خاک لگے
پورا ہو مرا یہ بھی ارماں، محسنِ دوراں اللہ اللہ

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

نعت نبی معظّم

صلی اللہ علیہ وسلم

"ایمان" محبت ہے جمالِ نبوی کی — تقدیر میں دولت یہ نہیں بولہبی کی،
اللہ کی تعریف ہے، توصیف نبی کی — من ذکرک ذکری میں ہے تصدیق اسی کی
آئینہ تخلیق میں۔ جلوے ہیں خدا کے — جلوے ہوں کسی روپ میں، ہستی ہے اسی کی
باطن ہی تو ظاہر میں ہوا "نورِ محمدؐ" — حق۔ منزلِ معراج، حبیبِ مدنی کی
ناسوت میں انسان ہوا اول و اعلیٰ — توحید تو وحدت[1] ہی ہے اللہ و نبی کی
جو مانگنا ہو مانگ لو، ارشاد نبی ہے — واللہ یہ ہے شانِ حبیبِ مدنی کی
اللہ اگر چاہتا ہے ان کی رضا خود — کیوں ہم نہ رضا چاہیں رسولِ مدنی کی
جنت کا ریاض آپؐ کی دیوڑھی کی زمیں ہے — ق لے لو۔ یہ ہے خیرات حبیبِ مدنی کی

---

[1] اصطلاحِ تصوف بھی ہے جس کا مفہوم وہی ہے جو اوپر مذکور ہے۔

marfat.com

اس در پہ لٹا کرتی ہے خیرات یہ ہر دم ق کیا شان ہے واللہ مدینے کے دھنی کی
لیتا رہا خیرات وہاں دوڑ کے زاہد " اس در سے پلٹ کر نہ کی تعظیم نبیؐ کی
وہ زندۂ جاوید، تجلی خدا ہیں " اللہ کی تعظیم ہے تعظیم نبیؐ کی
جب ہر دم و ہر جا ہیں وہی نور الٰہی " کیوں ہر دم و ہر جا نہ ہو تعظیم نبیؐ کی
ہر شے جسے نسبت ہو بزرگوں سے ذرا بھی " مسلم نہیں۔ گر اس کی بھی عزت میں کمی کی
ہے حکم کہ ماں باپ کی قبروں کو بھی چومو " جوتی بھی رکھو سر پہ جو ہو پیرؐ کی
درجہ مرے سرکارؐ کا ہر شے سے بڑا ہے " تعظیم بھی اعظم ہو مدینے کے دھنیؐ کی

مُلّا سے ملا ہے نہ ملے درسِ محبت
آئے گی بہت، بعدِ غنیؔ، یادِ غنیؔ کی

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعت

محمد مصطفیٰ، نورِ ظہورِ ذاتِ سبحانی
کمالِ رحمت و شانِ رحیمی، جانِ رحمانی

سرِ معراج، رشکِ کوہِ نور، تاجِ ربانی
مقامِ قاب و اَدنیٰ کی قسمت کی درخشانی

کلیم اللہ باقی ہیں نہ ان کی طورِ سامانی
رہے گی حشر تک دینِ محمد ہی کی سلطانی

محمد مصطفیٰ کا عشق لاثانی ہے لافانی
مصفیٰ ہوتے ہیں دل روح بن جاتی ہے نورانی

کریں ہم مٹ کے حاصل عشق میں یوں قربِ سبحانی
ہماری خاک کے ذرے کہیں ما اعظم و شانی

مہ و انجم نے پائی نورِ ربی سے درخشانی
ملی خورشید عالم تاب کو بھی اس سے تابانی

شبِ معراج وہ نورِ خدا محبوبِ حقانی
وہاں پہنچے جہاں پہنچی نہ اب تک فکرِ انسانی

محبت ہی مرے سرکار کی ہے بحرِ عرفانی
چراغِ راہِ ایمانی، بہارِ باغِ ایقانی

تمہاری بزم میں جبریل ہیں وقفِ مگس رانی
تمہارے در کی چیونٹی کو ہے دعوائے سلیمانی

صفائے قلبِ عشاقِ محمد دیکھ لی شاید
جلائے شکلِ آئینہ بنی تصویرِ حیرانی

گدایانِ محمد، کیا نرالی شان رکھتے ہیں
نگاہوں میں ہے ان کی بوریا تختِ سلیمانی

خدا نے مثل پیدا ہی نہ فرمایا محمد کا
یہ دنیا میں بھی لاثانی یہ عقبیٰ میں بھی لاثانی

marfat.com

تمھیں اوّل تمھیں آخر تمھیں باطن تمھیں ظاہر
تمھاری شان کیا ہے، کیا بتائے عقلِ انسانی
غنی ہے پاک سبحان ہر گمان و فکرِ انساں سے
جہانِ کُن فکاں، سارا ظہورِ شانِ رحمانی

تری راہِ محبت کے بگولے
رہے منزل بہ منزل ساتھ میرے
ترے رندوں نے ساقی ساتھ چھوڑا
جنوں میرا نہ میرا ساتھ چھوڑے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

صورت تمھاری

رہی نقش دل پر حقیقت تمھاری — بنی مرکزِ دید صورت تمھاری
یہ عالم بظاہر ہے صورت تمھاری — بمعنیٰ مجسّم حقیقت تمھاری
کہاں چاندنی میں ملاحت تمھاری — تمھیں چاند کہنا ہے ذلّت تمھاری
لطافت کا اظہار ہے مادّے سے — ضروری تھی جلوے کو صورت تمھاری
انا۔ جسم و جاں سے تھی آزاد مطلق — یہاں کھینچ لائی محبّت تمھاری
فضائے گلستاں ہے تم سے معطّر — ہویدا گلوں سے ہے رنگت تمھاری
ہمیں عشق پر فخر۔ خلدِ بریں ہے — تمھیں حسن پر ناز۔ جنّت تمھاری
محبّت کا سودا ہے، سودا نہیں ہے — جنونِ محبّت ہے، قیمت تمھاری
ظہورِ لطافت کو ہے جسم لازم — لزوم حقیقت ہے صورت تمھاری

marfat.com

بلا میم احمدؐ پہ احمدؐ کا پردہ
یہی میم معنًا ہے وسعت تمھاری
یہ حد ہی اگر پردہ ہے بیحدی کا
تو بے حد یقیناً ہے صورت تمھاری
غنیؔ کو ہے نقطہ ہی نکتوں کا دفتر
اُسے شرحِ قرآں ہے صورت تمھاری

اللہ کا جمال ۔ جمالِ حضورؐ ہے
جس کی نہیں مثال مثالِ حضورؐ ہے
معراج کا کمال ۔ کمالِ حضورؐ ہے
اللہ کا وصال ۔ وصالِ حضورؐ ہے

marfat.com

۷۸۶
۹۲ ۴

کمالِ حضورؐ

اللہ کا جمال ، جمال حضورؐ ہے
جس کی نہیں مثال، مثالِ حضورؐ ہے

معراج کا کمال ، کمال حضورؐ ہے
اللہ کا وصال ، وصالِ حضورؐ ہے

قال خدا، ظہور میں قالِ حضورؐ ہے
جو حال ہے بطون میں، حالِ حضورؐ ہے

رحمت کا ہے جمال کہ عصیاں معاف ہوں
بخشش کا یہ کمال، کمالِ حضورؐ ہے

ان پر بھی ہے، درود ضروری نماز میں
یہ شانِ عظمتِ آلِ حضورؐ ہے

نورِ حبیبِ حق سے ظہور جہاں ہوا
لولاک ایک شانِ کمالِ حضورؐ ہے

دوزخ کی آنچ آئے غنیؔ تک مجال کیا
پنہاں وہ زیرِ دامنِ آلِ حضورؐ ہے

marfat.com

۷۸۶

۵۹۲

نعت

(سرکارِ مدینے والے)

☆☆

اعلیٰ تری سرکار، مدینے والےؐ
اعظم ترا دربار، مدینے والےؐ

دنیا پئے آزار، مدینے والےؐ
حق تیرا طرفدار، مدینے والے

صحرا جو تھے پرخار، مدینے والےؐ
تم سے بنے گلزار، مدینے والےؐ

حاضر درِ اقدس پہ ہوئے ہیں عاصی
"جاؤ ک"[1] کے مختار، مدینے والےؐ

دنیا میں نبی آئے جو تم سے پہلے
تم سب کے ہو سردار، مدینے والےؐ

خاتم ہو نبوت کے تمھیں حکم خدا سے
آقا مرے سرکار، مدینے والےؐ

کافر ہیں "نبی" بعد کے جھوٹے مُرتَد
حق ہیں مرے سرکار، مدینے والےؐ

حاضر بھی ہو، ناظر بھی ہو، شاہد بھی تم
مولا مرے سرکار، مدینے والےؐ

---

[1] سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پروردگارِ عالم جل شانہٗ نے فرمایا ہے :-

marfat.com

جو چاہو وہ عشاق کو اپنے بخشو — کونین کے مختار، مدینے والےؐ
ہو نور خدا آپؐ، تمثل ہے بشر کا — بے مثل ہو سرکار مدینے والےؐ
تم سا نہیں کوئی، نہ ہوا، اور نہ ہوگا — بے مثل ہو سرکار، مدینے والےؐ
دریائے محبت میں تلاطم ہے غضب کا — کشتی ہو مری پار، مدینے والےؐ

لاریب غنی کا ہے عقیدہ راسخ
"الظاہر" سرکار مدینے والےؐ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط (اور اگر وہ لوگ جب کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا آپ کے پاس حاضر ہوتے پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسولؐ بھی ان کے مغفرت کی دعا کرتے تو البتہ وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحیم پاتے) یہ آیۃ خاص موقع پر نازل ہوئی لیکن امت کے لئے اس کا حکم عام اور ہمیشہ کیلئے ہے، دیکھو تفسیر نور العرفان اور دیگر کتب معتبرہ اہل سنت والجماعت وصوفیہ مشائخ واولیائے کرامؒ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

نعت مصطفےٰ ﷺ

☆☆

پیامِ محبت سنا دینے والے — محبت کی راہیں دکھا دینے والے
غلاموں کو مولا بنا دینے والے — محبوں کو حق سے مِلا دینے والے

محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ

وہ بَرزخ کا پردہ ہٹا دینے والے — وہ اندھے کو بینا بنا دینے والے
وہ گرتے ہوؤں کو چلا دینے والے — چلا کر خدا سے مِلا دینے والے

محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ

وہ ڈوبے ہوؤں کو تِرا دینے والے — انھیں عرش منزل بنا دینے والے
عجم کو عرب سے مِلا دینے والے — وہ رحمت کے دریا بہا دینے والے

محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ

marfat.com

وہ گونگوں کو گویا بنا دینے والے
بتوں کو بھی کلمہ پڑھا دینے والے
پہاڑوں کا دل بھی ہلا دینے والے
خدائی کا ڈنکا بجا دینے والے
محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ

ستم پر عدو کو دعا دینے والے
کریمی کے جوہر دکھا دینے والے
وہ شمس الضحیٰ ہیں وہ بدر الدجیٰ بھی
دلوں کو منور بنا دینے والے
محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ

نگاہوں سے پلا سرشار کر دے
کہ اُٹھ جائیں مری آنکھوں سے پردے
ترے قربان جاؤں ساقیا سُن،
مری رگ رگ میں زہرِ عشق بھر دے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعت ﷺ

دشت و جبل ہیں آپ کے، گلزار آپ کے
گلشن کے پھول آپ کے ہیں خار آپ کے

طالب نہیں مسیح کے بیمار آپ کے
بیمار آپ کے ہیں طلب گار آپ کے

زاہد ہیں آپ کے تو گنہگار کس کے ہیں
کس کی پناہ ڈھونڈیں خطا کار آپ کے

تا حشر ہاتھ سے نہ چھٹے دامنِ کریم
یہ بھیک مانگتے ہیں وفادار آپ کے

دنیا کا غم انہیں ہے نہ عقبیٰ کا خوف کچھ
آزادِ دو جہاں ہیں گرفتار آپ کے

عقلِ شکستہ پا کی بجھاتے ہیں تشنگی
قسّامِ جامِ عشق ہیں میخوار آپ کے

marfat.com

ہم کو مٹائے گردشِ دوراں، مجال کیا!!
ہم آپ کے ہیں، آپ کے، سرکار آپ کے

کھینچا غنی کو دار پہ منصور جان کر
گاتا رہا وہ گیت سرِ دار آپ کے

مجھے ساقی تری جھوٹی بہت ہے
ترے ساغر کی تلچھٹ ہی بہت ہے
کرم کا ایک چھینٹا رشکِ باراں،
نظر کی ایک جنبش بھی بہت ہے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نُور برسانے والے ﷺ

کرم کی نظر، نور برسانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

محبّت کی معراج مجھ کو عطا کر
دَنیٰ و تدلّٰی پہ چھا جانے والے

اُویسیؓ، بلالیؓ محبّت کا صدقہ
ترے در سے پاتے ہیں سب پانے والے

چلے جا رہے ہیں مدینے کے زائر ق
خدا سے ملیں گے وہاں جانے والے

ریاض الجناں ہی میں جا کر نہ بیٹھے
سرِ عرش پہنچے وہاں جانے والے

مدینہ پہنچ کر خدایا نہ لَوٹوں
نصیبوں کو روتے ہیں آجانے والے

مدینہ پہنچ کر ہا خدا پھر نہ لائے
انھیں پا کے پھر پائیں کیا پانے والے

وہابی، گلابی، محبّت کے ڈاکو
یہودی، ابوجہلی، بہکانے والے

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ ق
دو عالم کے آقا پہ مٹ جانے والے

ادب کے تھے پیکر، مجسّم محبّت
وہ سرِّ الٰہی کے پا جانے والے

غنیؔ کو جنوں، عشقِ سرکار کا ہے
رہیں دور شیطان بہکانے والے

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

نعت ؐ

یاد یں تمہاریؐ غم کا مداوا مرے لئے
درمان درد، نام تمہاراؐ مرے لئے

دنیا کا غم نہ دہشتِ عقبیٰ مرے لئے
وجہِ سکوں ہے ذکر تمہاراؐ مرے لئے

عالم ہے نورِ حق کا اجالا مرے لئے
کیونکر ظہور نور ہو پردہ مرے لئے

طٰہٰ نشانؐ، شاہدِ یٰسین منزلتؐ
ہر سو عیاں ہے نورِ خدا کا مرے لئے

توحید، روحِ کلمۂ طیّب ہے یا دوئی
وحدت میں غیریت ہے معمّا مرے لئے

دیتا ہے ذرّہ ذرّہ یہاں درسِ معرفت
زینہ ہے بامِ دوست کا، دنیا مرے لئے

شانِ نبیؐ ہے فہم سے مُلّا کی ماوریٰ
اس کا ہے زہدِ خشک تماشا مرے لئے

بوجہل کی نظر سے جو دیکھے حضورؐ کو
"وہ آنکھ والا" پھر بھی ہے اندھا مرے لئے

راہِ دیارِ پاک میں مرنا ہے زندگی
خاکِ شفا ہے خاکِ مدینہ مرے لئے

قدموں سے دور آپؐ کے کب تک پڑا رہوں
کب آئے گا حضورؐ بلاوا مرے لئے

صدقے نگاہِ رحمتِ عالم کے میں غنیؔ
دریا کی موج خود ہے کنارا مرے لئے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعتِ سیّد المرسلینؐ

دلوں کو منور بنا دینے والے
گناہوں کی ظلمت مٹا دینے والے

غلاموں کو مولا بنا دینے والے
سخاوت کے دریا بہا دینے والے

وہ کثرت میں وحدت دکھا دینے والے
وہ پردوں کا پردا اٹھا دینے والے

رحیمی کے سائے میں دنیا کو لے کر
کریمی کا ڈنکا بجا دینے والے

تمہاری گواہی سے عیسیٰؑ ہیں عیسیٰؑ
مسیحا کو زندہ بنا دینے والے

امامت مبارک ہو کل مرسلیں کی
رسولوں کی عظمت بڑھا دینے والے

وہ ہیں خاتمِ آمدِ انبیاءؑ بھی
وہ دیں کو مکمل بنا دینے والے

غلاموں کے مولا یتیموں کے والی
زمانے کی بگڑی بنا دینے والے

"ہو الباطنؒ" کی ظہوری تجلّی
وہ نورِ حقیقت دکھا دینے والے

مِنَ اللہِ نورٌ۔ خدا کی گواہی
مظاہر میں جلوا دکھا دینے والے

inarfat.com

وہ نورِ خدا ہیں، خدائی میں ظاہر
کمالاتِ حقّی دکھا دینے والے

لرزتا ہوا کوہ، ٹھوکر سے ٹھہرا
درختوں کو حکماً ہٹا دینے والے

شکم سیر ہو فوج۔ کھانا ذرا سا
وہ انگلی سے دریا بہا دینے والے

ہوئی رجعتِ مہر، شقِّ قمر بھی
اشاروں کی قدرت دکھا دینے والے

عدیم المثال اُنؐ کی معجز نمائی
فرشتوں کو عاجز بنا دینے والے

زمان و مکاں ان کے خدّامِ ادنیٰ
عروجی حدّوں[1] کو گرا دینے والے

سلام اُن پہ دائم خدائے جہاں کا
محبّوں کو حق سے ملا دینے والے

محبّتِ نبیؐ کی ہے بنیادِ ایماں
صحابہؓ۔ نمونے دکھا دینے والے

صحابہؓ تھے حضرت کے عاشق مثالی
اشارے پہ گردن کٹا دینے والے

وہ مولائے کُل کے وفادار بندے
وہ قدموں پہ جانیں لٹا دینے والے

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
خلافت کے ڈنکے بجا دینے والے

مہاجرؓ تمامی۔ وہ انصارؓ مخلص
متاعِ زر و جاں لٹا دینے والے

حبیبؐ خدا کے وہ محبوب بندے
محبّت کی راہیں دکھا دینے والے

---

[1] اشارہ معراج شریف کی جانب ہے،

marfat.com

ہماری وفا پر وہ خوش کیوں نہ ہوں گے
عدو کو جفا پر دعا دینے والے

مرے سوز دل کی بھی تسکین فرما
جہنم کے شعلے بجھا دینے والے

مری خاک کو بھی لگا دے ٹھکانے
محبت کا سب کو صلہ دینے والے

شہ بسرِ انّی انا کے ہیں قرباں
غنیؔ کو غنی سے ملا دینے والے

غم و راحت یہ ہستی کے جھمیلے،
یہ روز و شب اُجالے اور اندھیرے
میرا ایماں میرا دیں اور میں خود،
حقیقت میں حقیقت کے ہیں جلوے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

شاہِ مدینہ، گدائے مدینہ

مدینہ جو آرام گاہِ نبیؐ ہے
ریاضِ جناں کی شگفتہ کلی ہے

نسیم سحر عطرِ گل میں بسی ہے
ریاضِ مدینہ سے کیا آ رہی ہے

مدینہ ہی محبوب شہرِ نبیؐ ہے
محبت سے آباد اک اک گلی ہے

تمہارے بھکاری کو کس جا کمی ہے
یہاں بھی غنیؔ ہے وہاں بھی غنی ہے

مکاں اور منبر کے مابیں جنت
جو پہنچا وہاں جیتے جی جنتی ہے

جبینیں بچھی ہیں تمہاری گلی میں
نگاہوں کی پھیلی ہوئی چاندنی ہے

سرِ گنبدِ سبز، جلووں کی بارش
سہانا وہ منظر وہاں دیدنی ہے

فرشتے اترتے ہیں نظارہ کرنے
سلامی عشاق بھی دیدنی ہے

خدا کو بھی پایا اسی کی بدولت
مدینے کا داتا خدا کا دھنی ہے

گدائے درِ مصطفیٰؐ بن گیا جو
وہ غیرتِ دہِ صد ہزاراں غنیؔ ہے

کٹاتا ہے سر راہِ حق میں خوشی سے
حضورؐ آپؐ کا بچہ بچہ سخی ہے

غنیؔ اس جہاں سے نہ جائے گا تنہا
رفیقِ سفر اس کا عشقِ نبیؐ ہے

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

نعت ﷺ

خدا کا نہیں ہے، جوان کا نہیں ہے

☆☆

محمدؐ پہ جو دل سے شیدا نہیں ہے — خدا کا وفادار بندہ نہیں ہے
خدا بے محمدؐ کے ملتا نہیں ہے — خدا کا نہیں ہے جوان کا نہیں ہے
بشر کہنے والوں کو دکھتا نہیں ہے — کہاں ہے بشر جس کا سایا نہیں ہے
دنےٰ قابَ قوسین عرشِ بریں پر — کہاں ان کی عظمت کا جھنڈا نہیں ہے
خدا کے ہیں محبوبِ اعظم۔ محمدؐ — تجھے کعبہ حاصل یہ رتبہ نہیں ہے
قدم رکھتے ڈرتے ہیں اس جا فرشتے — ادب گاہِ طیبہ۔ تماشا نہیں ہے
ثنائے محمدؐ کی کیا انتہا ہو، (ق) — دنےٰ سے کوئی درجہ اونچا نہیں ہے
یہ حدِ ثنا۔ بے حدی ہے ثنا کی — یہ قولِ خدا ہے فسانہ نہیں ہے
خدا سے حبیبِ خدا جب ہیں واصل — تو ہیں ایک دونوں یہ دھوکا نہیں ہے
جو چاہو مدینے کے داتا سے مانگو — بغیر ان کے اللہ دیتا نہیں ہے

marfat.com

خدا بھی ملے گا انہیں کی بدولت
منا لو انہیں وقت گزرا نہیں ہے

نبی میرے مولا تھے آدم سے پہلے
بشر کہنے والا سمجھتا نہیں ہے

وہ نورِ خدا تھے، بشر خاک مٹی
وہ معراج، خاکی بگولا نہیں ہے

عناصر، ملائک، فلک، عرش و کرسی
ہر اک "ان" کا خادم ہے آقا نہیں ہے

نہ گھبرا غنی تیرے آقا ہیں تیرے
اگر کوئی محشر میں تیرا نہیں ہے

تری نسبت میں گہرائی ہے ساقی
مٹائے وہ کہیں مٹتی ہے ساقی

مرا دل کعبہ۔ جب تک تو مکیں ہے
کرم تیرا مجھے کافی ہے ساقی

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

ہر اسم ابجدی ہے محمدؐ کا نام ہے

محمود جس مقام کا قرآں میں نام ہے
اس کا ہے، انبیاء کا جو واحد امام ہے

دو بار لب سے لب ملے کس کا یہ نام ہے
واصل بحق محمدؐ عالی مقام ہے

اللہ کُل ۔ اِلا فقید المقام ہے
اللہ کا نشان۔ محمدؐ کا نام ہے

اسماء کا اس کے عرش کے اوپر مقام ہے
ان سے بلند ذاتِ محمدؐ تمام ہے

ظاہر، بطون ہی ہے، مکمل ہے، تام ہے
ظاہر سے تا بطون، محمدؐ تمام ہے

اسماء کئی ہیں ذات و مسمّٰی ہے صرف ایک
ہر اسم ابجدی ہے، محمدؐ کا نام ہے

جھکتے ہیں دل خدا و خدائی کے جس طرف
وہ حسنِ کُل، محمدؐ حسنِ تمام ہے

الفاظ میں الجھ کے نہ ایمان کم کرو
معناً تمھیں بھی شمعؐ "منوّر" سے کام ہے

قرآن ہی میں ڈھونڈ "سراجِ منیر" کو
بے نور ہر کتاب کا قصہ تمام ہے

اللہ بھی شریک فرشتے بھی ہیں شریک
بے مثل شانِ بزم صلوٰۃ و سلام ہے

مذہب ہے سوز، عشق کا، باقی نہ کچھ رہے
ان کے حضور ہوش بھی اپنا حرام ہے

ان کے حضور لنگ رہی عقلِ منطقی
بھاگی تو ایسی جیسے بڑی تیز گام ہے

irfat.com

ذکرِ نبیؐ پہ خوف ملامت نہ کر غنیؔ
بدنام ہے یہاں جو، وہی نیک نام ہے

دلِ ناداں نہ ڈر اہلِ زمیں سے
نہ ڈر تو گردشِ چرخِ بریں سے
کرم کو کھینچتی ہے شرمِ عصیاں
پسینہ پونچھ تر اپنی جبیں سے

لہ کوئی لفظ لو حساب ابجدی سے عدد نکالو، اسے چوگنا کر کے دو جمع کرو حاصل جمع کو پانچ گنا کرو، پھر بیس سے تقسیم دو جو باقی بچے اسے نو گنا کرو حاصل ضرب میں دو جمع کرو، محمدؐ کے عدد ۹۲ نکلیں گے یہ قاعدہ نغمات عشق میں منظوم کر دیا گیا ہے، اسی طرح ایک دوسرا قاعدہ احد اور احمد نکالنے کا منظوم کیا گیا ہے، دیکھو نغمات عشق، صفحات ۱۲۴، ۱۲۵ (پہلا ایڈیشن) ۲ سراجاً منیرا۔

marfat.com

۷۸۶
ص ۹۲

نعت ص

**

دیوڑھی پہ حضورؐ رحمت کے دولت یہ لٹائی جاتی ہے
قسمت کو سنوارا جاتا ہے، تقدیر بنائی جاتی ہے،

ڈوبی ہوئی کشتی مدّت کی اِک پل میں ترائی جاتی ہے
کشتی غریق عشق نبی خشکی میں چلائی جاتی ہے،

چوکھٹ پہ جبیں یہ گھِس گھِس کر پاکیزہ بنائی جاتی ہے
اس طرح سیہ بختی کی تحریر مٹائی جاتی ہے

دنیا کے ستائے آآ کر اس در پہ تڑپتے روتے ہیں
ہر دل کو سخیِ طیبہ سے تسکین دلائی جاتی ہے

مسجد میں ریاض الجنہ ہے کیا شان کریمی ہے ان کی
جنّت کی یہاں جینے جی جاگیر دلائی جاتی ہے

زمزم ہے یہاں کوثر بھی ہے تسنیم کے دھارے بطحا میں
مٹی ہے یہاں کی خاکِ شفا آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

marfat.com

اللہ و نبیؐ کی خوشنودی چالیس نمازوں کا ہے صلہ
یہ نعمت رحمتِ لاثانی یاں مفت لٹائی جاتی ہے

ارشاد نبیِ اکرمؐ ہے روضہ پہ ہمارے آئے جو
واجب ہے شفاعت اس کی بھی یوں اسکی برائی جاتی ہے

کیا شانِ سرورِ مستی ہے رندانِ حضور اکرمؐ کی
ساقی کے کرم کے ساغر ہیں نظروں سے پلائی جاتی ہے

قسمت سے کسی کو ملتا ہے محبوبؐ خدا کا عشق غنیؔ
جس دل کو وہ چاہیں اس میں ہی یہ آگ لگائی جاتی ہے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعت ﷺ

محمدؐ برزخِ کبریٰ ہے اک حرفِ مشدّد ہے
وہی اللہ بے حد ہے وہی نورِ مقیّد ہے

محمدؐ شانِ تشبیہی میں اللہِ محمدؐ ہے
وہ خود پر خود ہی شیدا ہے وہ اپنا خود محمدؐ ہے

کہیں نورِ مجرّد ہے کہیں نورِ مقیّد ہے
نہیں۔ بلکہ بیکدم وہ مقیّد ہے مجرّد ہے

وہی اوصافِ تنزیہی میں ہے اللہِ تنزیہی
وہی اسمارِ تشبیہی کے جامے میں محمدؐ ہے

وہی ہر شان میں ظاہر وہی ہر آن میں اظہر
وہی محمود و حامد ہے وہی اسماً محمدؐ ہے

وہی وحدت کے عالم میں وہی کثرت کی شانوں میں
وہی عینی شہادت کے لئے مشہود و اشہد ہے

شہادت اشہدُ ان کی باطل ہو گی بن دیکھے
مرے مشرب میں دیدارِ ہی ایماں کی ابجد ہے

تجھ میں رہ کے بیگانہ ہوں رہ کر آنکھ اندھا ہوں
حدوں کو توڑ کر پاؤں تجھے تو نورِ بے حد ہے

حباب آسا مٹوں یا بحرِ ہستی میں رہوں قائم
خیالِ غیریت باطل، تیری ہر شان امجد ہے

تری ہی روح زندہ ہے ترا ہی امر ہے ناطق
یہ میں تو کہنے والا ایک ہی با حد و بیحد ہے

غنیؔ فانی ہے لیکن نقش ہے تیری مشیّت کا
اثر تیری مشیّت کا ہر صورت ممجّد ہے

marfat.com

۷۸۶
۹۲ص

فریبِ تعین و تمثیل

بنا اژدہا اک ، عصائے کلیمی — کبھی آئے جبریل با شکل کلبی رضؓ [1]
بشر کے تمثل میں احمدؐ ہیں نوری — بشر کیا۔ یہ سب کچھ ہے نورِ حقیقی

فرقِ عبد و عبدہٗ

سراجِ عبدہٗ ہے تو ہے عبدِ ظلمت — وصالِ عبدہٗ ہے تو ہے عبدِ فرقت
بہت فرق ہے عبد اور عبدہٗ میں — نہیں دھوپ یا چاندی "نورِ وحدت"

زمیں سے فلک تک

عروجِ عبدہٗ کا وصالِ خدا ہے — مقامِ عبدہٗ کا تدلّیٰ ۔ دنیٰ ہے
یہاں سے وہاں تک فقط عبدہٗ ہیں — زمیں سے فلک تک۔ خدا ہی خدا ہے

فقط نورِ خدا

عروجِ عبدہٗ کا ہمیشہ رہا ہے — زمیں سے فلک تک وہ پھیلا ہوا ہے
ہماری نگاہوں نے محدود دیکھا — مکاں یا مکیں ۔ صرف نورِ خدا ہے

---

[1] دحیہؓ کلبیؓ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

بہ سلسلۂ جشنِ عیدِ میلاالنّبی صلی اللہ علیہ وسلم

ربیع الاوّل ۱۳۹۴ ہجری، مطابق ۶، اپریل ۱۹۷۴ء

مرحبا آمدِ محبوبِ خدا صلِّ علیٰ
عیدِ میلادِ نبیؐ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

عید میلاد بہم ہو کے منائیں ایسے
قوّتِ ملّتِ اسلام کا پانسہ پلٹے

ہم مسلماں ہیں آپس میں ہیں دینی بھائی
زیب دیتا نہیں لڑتے رہیں بھائی بھائی

حقِ اسلام ہے لرزاں رہیں دشمن ہم سے
یہ نہیں ہے کہ جلے قوم کا خرمن ہم سے

بھائی پر ظلم سے مٹ جائیگی طاقت اک دن
بھائی کے خون سے ٹوٹے گی قیامت اک دن

آتشِ قہر بھی ڈرتی ہے تعصب سے کہیں؟
ربِّ قہّار کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں

"کچھ بھی پیغام محمدؐ کا ہمیں پاس نہیں"
دل میں ایمان تو ہے، کام کا احساس نہیں

عید میلاد کا امت سے تقاضا ہے یہی
ہر مسلمان ہو اخلاقِ محمدؐ کا دھنی

عید میلاد میں تازہ کریں پیمانِ وفا
عہدِ تنظیم و اخوت ہو پیمبرؐ سے نیا

ہم غلامانِ محمدؐ ہیں بنائے ملّت
عظمتِ ملّت اسلام ہماری عزّت

marfat.com

خادمِ دینِ محمدؐ بنیں، پیغام یہ ہے
متحد ہو کے منظم رہیں، اسلام یہ ہے

پختہ دیوار بنیں۔ ڈھیر نہ اینٹوں کا رہیں
کام کی بات یہ ہے کام کے انسان بنیں

فرقہ بندی ہی سے اسپین گیا ہند گیا
باہمی بغض و تعصّب ہی نے سب کچھ لوٹا

اتنے سرکش نہ بنیں۔ غصّہ خدا کو آئے
رحمتِؐ ہر دو جہاں پھیر لیں آنکھیں ہم سے

اپنا پیمانِ کہن آج وہ پھر تازہ کریں
عشقِ سرکارؐ دو عالم میں جئیں اور مریں

دامن ہاتھوں سے نہ آئینِ وفا کا چھوٹے
دل کسی طور نہ محبوبِؐ خدا کا ٹوٹے

ہم کہیں کے نہ رہیں گے جو خفا ہوں مولاؐ
دوزخی ہم ہیں اگر ہم سے ہیں برہم آقاؐ

پھر نہ کام آئے گی دولت نہ حکومت اپنی
برسرِ گور ہی رہ جائے گی ثروت ساری

رحمتِؐ ہر دو جہاں کا ہے سہارا سچّا
ٹوٹنے والا ہے دنیا کا یہ جادو جھوٹا

جشنِ میلاد کی ہے روح یہی جان یہی
رحمتِؐ ہر دو جہاں کی ہو اطاعت سچّی

اے غنیؔ عظمتِ اسلام ہے ملّی عظمت
صرف باتوں سے نہیں کام سے ہوگی عزّت

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

نعت

•

ظہورِ بطوں ہر ظاہر محمدؐ
محمدؐ ہی اوّل ہیں۔ آخر محمدؐ

محمدؐ کے پردے میں ظاہر خدائی
خدائی کے پردے میں ظاہر محمدؐ

مفصل بھی مجمل بھی شانیں انہیںؐ کی
کہ اوّل محمدؐ ہیں۔ آخر محمدؐ

وہ ہیں اصل عالم انہیں سے ہے عالم
مظاہر میں عالم کے ظاہر محمدؐ

محمدؐ ہیں محمود و حامد احد کے
مبیں نور۔ طیب ہیں، طاہر محمدؐ

زمیں آسماں عرش و کرسی انہیں سے
شہِ کن ہیں، مامور و آمر محمدؐ

غنیؔ سب کے اعمال کے ہیں وہ شاہد
وہ شافع وہ حاضر وہ ناظر محمدؐ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعت

نورِ محبوبِ خدا کا ہے اُجالا دل میں
خاک نے پاک حقیقت کو بسایا دل میں

آپؐ کے، ہوتے نہیں کوئی تمنا دل میں
دین و دنیا کا ملا مجھ کو خزانہ دل میں

قبلۂ رجاں ہے جمالِ شہہؐ والا دل میں
عشق نے کعبہ نیا ایک بنایا دل میں

دشمنِ عشق تجھے دشت و جبل میں ڈھونڈیں
ڈوب کر چاہ میں ہم نے تجھے پایا دل میں

شاہِ بطحا کی محبت کی بسی ہے بستی
کیوں بساؤں میں عبث شہرِ تمنا دل میں

آستاں بوس جبیں ہو مری، آجائے اجل
ماسوا اس کے نہیں کوئی تمنّا دل میں

آگ سی کون لگا دیتا ہے دل کے اندر
حسن کا کس کے بھڑک جاتا ہے شعلہ دل میں

پھیل کر ارض و سمٰوات بنا ہے نقطہ
بن گیا نکتۂ توحید جو سمٹا دل میں

عکس ہے یہ بھی جمالِ شہہؐ بطحا کا غنیؔ
نقش کونین سمٹ کر ہے سویدا دل میں

marfat.com

طویل نعتیں

marfat.com

طویل نعتیں

تمثیلات، توضیحات، دلائلِ عقلی و نقلی اور
انسانی تجربات کی مدد سے
عظمتِ، حقیقتِ محمدیؐ کی وضاحت

marfat.com

ھُوَالظَّاھِر

اظہارِ ذات کے لیئے لازم ہوا وجود
اسمار صفات سب کی اسی سے ہُوئی نمود

آئینہ بن کے برزخِ کبریٰ ہے روبرو
محبوبؐ کی حقیقتِ نوری ہے باوجود

ذاتی بھی ہے وجودی بھی عینی بھی آئینہ
حسن و حسین دونوں کا اس ایک میں شہود

واحد ہے یہ وجود یہ ہے عینِ ذات بھی
درجات میں ظہور کے، بے قید و باقیود

کیونکر صفت کی دید ہو موصوف کے بغیر
ذات و صفات مِل کے مسمّیٰ کا ہے وُرود

اخلاقِ حق کا آئینہ خود ذاتِ حق بنی
اس شان سے وجودِ محمدؐ کی ہے نمُود

شانِ محمدیؐ میں وُہ خود اپنے آپ ہے
محبوبِ خود ہے، بھیجے ہے اپنے پہ خود دُرود

ہر شان اسکی شان ہے، اطلاق ہو کہ قید
خود موج خود حباب ہے، خود بحر کی نمود

اطلاق ہو کہ قید ہیں دونوں وجود میں
کلمے کے دونوں جُز سے عیاں وحدتِ وجود

ہر شانِ حق ظہور میں شانِ محمدیؐ
غیب و شہود سب میں اسی ایک کی نمود

ہر گُل میں ہر کلی میں محمدؐ کا نُور ہے
ہر ذرّہ ظہور ہے اک پیکرِ دُرود

ایمان دو وجود پہ رکھنا ہی شرک ہے
ہر اسم ہر صفت میں ہے توحید کی نمود

marfat.com

کہنا ہے اور بات یقیں اور چیز ہے
توحید بن کے رہنا ہے اعلیٰ ترین نمود

سمجھا نہ تو حبیبؐ کو منزل ہے جو تری
اللہ کی تلاش میں ہے پیکرِ جمود

نورِ نبیؐ میں جن کو فنا ہو گئی نصیب
معناً ہوئے شکست کثافت کے سب حدود

ایمان، عشقِ ذاتِ محمدؐ کا نام ہے
"مومن" وہی ہے پھونک دے جو عشق میں وجود

تیرا وجود عارضی ہے مستعار ہے
شعلہ بنا دے عشق کا اب تک ہے صرف دود

کیا فرق نور و دود میں ہے، پوچھ عقل سے
یا نورِ حق سے دیکھ زیاں کیا ہے کیا ہے سود

بے رنگ سوزِ عشق سے یک رنگ ہوں عباد
جب عشق کی زباں پہ وظیفہ ہو یا ودود

برزخ میں ہو قیام اگر اپنے شیخ کے
نورِ محمدیؐ میں قعود اور ہو سجود

بجلی کی طرح عمر گریزاں ہے تیز رو
ہر سانس کے لیے ہو غنیؔ توشۂ درود

marfat.com

۷۸۶
۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھُوَ الظَّاھِرُ

یعنی حقیقتِ محمدیؐ کے جلوے

اس نظم میں قُلْ یَا عِبَادِیْ ، عبد و عبدہٗ ، حقیقتِ محمدیؐ ، عدم مثلیت حضورؐ ، برزخِ عظمیٰ ، کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ ، عشقِ حضورؐ ، کمالِ ایمان اور اوصافِ حضورؐ میں مبالغہ وغیرہ سے متعلق نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس نظم کا ہر مصرعہ فکر انگیز ہے اور چونکہ ان ہی خیالات کا اظہار بڑے بڑے نامی گرامی اولیاء اللہ نے کیا ہے اور چونکہ تقریباً ہر خیال کی تائید قرآن و احادیث میں موجود ہے کہیں بالاشارہ کہیں بالکنایہ۔ لہٰذا ان کی تردید میں احتیاط اولیٰ ہے۔

بند کے شعر کی مختصر توضیح ذیلی حاشیے میں کی گئی ہے۔

marfat.com

عبد و عبدہ۔ ولایت و رسالت۔ عقل و وحی کا فرق
اور خود اپنی حقیقت پر غور

انا میری مطلق، بدن ہے مقید — مری روح برزخ ہے، حرفِ مشدد
اسی طور ہر بندہ با حد و بے حد — محمدؐ مگر نورِ ذاتِ مجدد

خدا و محمدؐ[1]۔ خدائے محمدؐ[1]
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ[1]

(صرف اشارات مندرج ہیں)

لفظ "محمدؐ" کے معانی اور اسمِ محمدؐ کی حقیقت و صورت

[1] الف :۔ بے انتہا تعریف کیا گیا اور بے حد تعریف کرنے والا۔ بہ لحاظِ حمد، دو معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً صرف خدا ہے۔ وہی باطن ہے اور وہی ظاہر ہے، وہی تعریف کرنے والا ہے اور وہی تعریف کیا گیا ہے۔

ب :۔ ظہوری شان کے بغیر کسی صفت کا اظہار ناممکن تھا لہٰذا اللہ نے ظہوری شان اختیار کی اور اس شان کا نام محمدؐ رکھا ورنہ غیر کی محتاجی لازم آتی۔ بقول عرفائے کاملین ذاتِ حق اور حقیقت محمدیؐ ایک ہی ہیں، کہاں کیا معنے لیے جائیں، یہ فہم و عرفانِ قاری پر منحصر ہے۔

[2] "حقیقتِ محمدیؐ" یہ اصطلاحی نام جناب احدیت کے تعینِ اوّل کا ہے اسے ظہورِ اوّل بھی کہتے ہیں یہی نورِ محمدیؐ ہے جسکی فرع و تفصیل کل کائنات ہے۔

marfat.com

مِری عقل ناقص، مِری فہم گونگی — حواس بشر پر ہے بنیاد اُن کی
کہاں عقلِ انساں، کہاں وحی نبویؐ — کھلے خود بطوں سے رموزِ ظہوری

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

وُہ مخفی خزانہ نہاں در نہاں بھی — محمدؐ کے پردے میں خود ہی عیاں بھی
کمالاتِ ذاتی نہاں، ضو فشاں بھی — خدائے محمدؐ وہاں بھی، یہاں بھی

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

نہاں اور عیاں ایک ہستی کے جلوے — خُدا اُن سے ظاہر، یہ ظاہر خُدا سے
عبث خلق کے ہیں یہ جھگڑے یہ فتوے — کہ ہیں اولیاءؒ کے یہ مکشوف نکتے

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

marfat.com

یہ "مکشوف نکتے" ہیں قرآن و سنّت
یہ ہیں مغزِ قرآں، یہ رُوحِ شریعت

یہ جانِ طریقت، یہ عینِ حقیقت
ظہورِ محمدؐ ہے اظہارِ "وحدت"

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

ہُوَ الْبَاطِنُ کے نہ تھا ساتھ کوئی
ہُوَ الظَّاہِرُ بھی ہُوا آپ خُود ہی

بنا آپ اپنا ہی محبوبِ ذاتی
دوئی ظاہر، باطن کی ہے وہمی

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

وِلایت بطونی، رسالت ظہوری
وِلایت ہے سِرّی، رسالت بیانی

وِلایت وصالی، رسالت زبانی
نظر ایک نوری، بظاہر دو چشمی

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

marfat.com

قُلْ یٰعِبَادِیَ ..... الخ کے نکتے

عبادِ خُدا کے محمدؐ ہیں مولا
کِسی عبد نے حق یہ کِس طرح پایا

یہ قُلْ یٰعِبَادِیَ سے ثابت ہے نکتہ
کہ مولا کو اپنے کہے وُہ بھی "بندہ"

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

"عبادی" میں شامل نبی کیسے ٹھہرے
"عبادی"، ہیں سب خاکی الاصل بندے

نبیؐ ان سے باہر ہُوئے حکمِ حق سے
مگر مُصطفےٰؐ، نورِ ظاہر خُدا کے

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

لہ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ

۔ آپؐ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ سارے گناہ بخش دے گا

قل کے بعد جتنی عبارت ہے وُہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہو گی یعنی الباطن کا خیال الظاہر کی زبان سے ادا کیا گیا۔

اور از روئے قرآن باطن و ظاہر ایک ہیں۔ مخلوق الظاہر کے تفصیلی مظاہر ہیں۔

marfat.com

نبیؐ کو بشر جو بشر ہیں سمجھتے
یقیناً "عباد البشر" خود ہی ٹھہرے
بصیرت سے محروم بندے نہ سمجھے
محمدؐ مسمّٰی ہیں الظاہر کے

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

محمدؐ مسمّٰی ہیں الظاہر کے
اسی کے بموجب ہیں سب انکے بندے
جو اس حیثیت کے وُہ حامل نہ ہوتے
نہ قُلْ یَا عِبَادِیْ وُہ سنتے خُدا سے

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

"عبادی" کے معنے بدلنے سے حاصل؟
نہ ہوگا ظہورِ خُدا اس سے باطل
بطوں اپنے نورِ ظہوری سے واصل
ظہور و بطوں کی دوئی سمِ قاتل

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

marfat.com

دو عالم ہیں تفصیل الطّاہرؐ کی
یہی نور ہے اصل، ہر شے فروعی
تجلّی لولاک ہر شے میں ساری
خدا منکروں کا فقط ہے بطونی

خُدا و محمّدؐ، خُدائے محمّدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمّدؐ

عبد اور عبدہٗ کا فرق

بہت فرق ہے عبد اور عبدہٗ میں
وہی جو ہے مٹی میں رُوح نمو میں
محمّدؐ کے قدموں کو افلاک چُومیں
"عبادی" ہیں الجھے ہُوئے گفتگو میں

خُدا و محمّدؐ، خُدائے محمّدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمّدؐ

marfat.com

نہیں شے واشیاء میں شامل محمدؐ
ہر اک شے ہے اُنؐ سے، وُہؐ امجد ممجّد

یہ کُل خلق ہے فرعِ نورِ مجدّد
وُہ واصل سجتی ہیں، وُہ حرفِ مشدّد

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

نورِؐ حق کی نظیر ہر عالم میں ناممکن ہے

نہ کسی شے سے ذاتِ محمدیؐ کو تشبیہ دے سکتے ہیں نہ وُہ فانی ہے

ہر اک شان ہے نورِ حق کی انوکھی
کِسی شے سے ہو گی نہ تشبیہہ سچّی

وُہ مظہرِ خُدا کے، وُہ نورِ حقیقی
ہے اصلِ دو عالم حقیقت انہیںؐ کی

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

marfat.com

بنا اژدھا اک، عصائے کلیمیؑ — کبھی آئے جبرئیلؑ ہا شکلِ کلبیؓ[1]
"بشر کے تمثّل" میں نورِ حقیقیؐ — حقیقت کسی کی نہیں اس سے بدلی

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

کروڑوں ہی چولے زمانے نے بدلے — عوالم یہ لاکھوں مراحل سے گذرے
روابط نہ غیب و شہادت کے ٹوٹے — سمجھ سے ہیں بالا محبت کے رشتے

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

تجسّم، تعیّن، تغیّر اور تشکّل

تعیّن ہے "شے" کا تغیّر پذیری — تجسّم، تشکّل ہے سب کچھ اضافی
اشارہ جسے کر سکیں ہے وُہ فانی — بقا ہی بقا ہے، خُدائے حقیقی

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

[1] وحیہ کلبیؓ۔

marfat.com

عوالم میں کوئی بھی ان سا نہیں ہے
مُشتبہ کہیں ان کا پیدا نہیں ہے

کہیں ان سا اوصاف والا نہیں ہے
خدا جانے ان کو وُہ بندہ نہیں ہے

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ لبطوں بن کے آئے محمدؐ

ہر عالم میں صُورتِ محمدیؐ مختلف تھی

بشکلِ ملائک فرشتوں نے دیکھا
کہ لینا تھا کُنتُ نبیًا سے حصّہ

بنا رُوحِ ارواح، نورِ سراپا
بشر کے تمثّل میں ناسوت آیا

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ لبطوں بن کے آئے محمدؐ

marfat.com

یہی قول مخدوم سمنان[1] کا ہے
زباں[2] بھی وہاں کی یہاں سے جدا ہے

رحیمی کا اس کی یہی مقتضیٰ[3] ہے
نبوت ازل سے یُنہی رہ نما ہے

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

انہیں حصر کیا کر سکے علمِ انساں
ہیں برزخؐ کے دو رُخ وجوب اور امکاں

یہاں عقلِ دانا تریں بھی ہے ناداں
بتاتا یہ ہے اولیاؤں کا عِرفاں

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

---

[1] حضرت مخدوم علاؤ الدولہ سمنانیؒ جن کا قول میرے پہلے مجموعۂ کلام، نغماتِ عشق کے صفحات ۱۲۷ تا ۱۳۹ پر منظوم کیا گیا ہے۔

[2] وُہ فرماتے ہیں کہ حروفِ مقطعات، ارواح اور فرشتوں کی زبان ہے۔

[3] یعنی یہ کہ ہر عالم میں اُسی کے مناسب صُورت اور زبان ہو۔

marfat.com

عبدہٗ (مزید حقائق)

مری بحث کا عبدہٗ ہے خلاصہ
اسی "کوزے" میں ہے محمدؐ کا دریا

یہ "کوزہ" ہے بے حد، یہ دریا ہے ایسا
نہیں تھاہ جس کی، نہ جس کا کنارا

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

عروج عبدہٗ کا وصالِ خدا ہے
مقام عبدہٗ کا تدلّٰی، دنیٰ ہے

بظاہر دوئی، کلمہ توحید کا ہے
محمدؐ کے پردے میں سب کچھ چھپا ہے

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

سراج عبدہٗ ہے تو ہے عبد ظلمت
وصال عبدہٗ ہے تو ہے عبد فرقت

رسالت نہیں ہے بغیرِ ولایت
فقط عبد کو خاک مٹی سے نسبت

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ بطوں بن کے آئے محمدؐ

marfat.com

عبد کی آخری منزل عشقِ عبدہٗ ہے

عبدہٗ کے عشق میں مٹ جانا ہی ہے

واصلِ بحق ہونا ہے

محبّت سے اے عبد مرتبط عبدہٗ میں
نہ کر عمر ضائع فقط گفتگو میں
خدا تک پہنچ، آپؐ کی جستجو میں
ہے منزل محبّت کے جام و سبو میں

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ لبطوں بن کے آئے محمدؐ

محبّت شدید اُن سے بنیادِ ایماں
غلو اس کی جاں ہے، نہ حجّت نہ برہاں
غلامیِ اسلام بے اس کے بے جاں
یہی جانِ وحدت، یہی رُوحِ عرفاں

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ لبطوں بن کے آئے محمدؐ

marfat.com

خدا بخشتا ہے محمدؐ کے صدقے
"محمدؐ کے بندے" خدا کیوں نہ بخشے
(عبادی)

جہنم کے شعلے ہیں رحمت سے ٹھنڈے
خدا کنزِ مخفی، محمدؐ کے سکّے

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ لبطوں بن کے آئے محمدؐ

رہا کان میں زر، کہ سکوں کی صورت
(معدن) (سونا)
کسی شکل بدلی نہ زر کی حقیقت

حقیقت کو دو ذات کہنا قیامت
بہر رنگ جلوہ کناں، نورِ رحمت

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ لبطوں بن کے آئے محمدؐ

نہ مایوسِ رحمت ہوں بندے تمہارے[1]
خبر دی یہ رحمت کو اپنی خدا نے

غنی عشق کے ہیں تمامی کرشمے
محب و محبت کے محبوب جلوے

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
ظہورِ لبطوں بن کے آئے محمدؐ

[1] قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۔
آپ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے ظلم کیا ہے اپنی جانوں پر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا۔

۷۸۶

۴۹۲

حقیقتِ محمدیؐ صورتِ محمدیؐ۔ اور یہ عالم

بجز حق نہیں کچھ، یہ حق الیقیں ہے — جو غیب و بطوں ہے، وہ ظاہر نہیں ہے
بغیرِ بطوں کچھ بھی ظاہر نہیں ہے — جہاں کچھ ہے ظاہر، بطوں بھی وہیں ہے

وہ باطن وہ ظاہر۔ وہی اک، دو جہتی
خدا و محمدؐ ہیں۔ ھائے دو چشمی

بظاہر ہیں دو لفظ۔ معنیٰ فقط اک — دو آنکھیں ہیں، مرکزِ نظر کا فقط اک
دو اجزا بظاہر ہیں، کلمہ[1] فقط اک — منور ہیں سب، نور والا فقط اک

فقط ایک ہستی۔ فقط اک حقیقت
دوئی شرک ہے، اس سے ایمان غارت

---

[1] کلمہ توحید

marfat.com

محمدؐ خدا کی ظہوری ضیا ہیں — وہی برزخِ اکبر و حق نما ہیں
وہی خاص محبوبؐ ربِّ علا ہیں — وہی شاہ دیں، خاتم الانبیاء ہیں
وہ لولاک والے، وہ معراج والے
دَنیٰ و تدلّٰی کے ہیں تاج والے

"ہمارا محمد"، وہاں سے یہاں تک[۲] — وہ اکمل ہے مظہر، نہاں سے عیاں تک
"تمہارا محمدؐ" بشر کے نشاں تک — "ہمارا محمد" یہاں سے وہاں تک
وہ نورِ مجسّم۔ وہ نورِ مجرّد
وجوب اور امکاں میں حرفِ مشدّد

مناسب نہیں ان کو برزخ بھی کہنا — کہ تثلیث کا اس میں ہوتا ہے دھوکا
فقط ایک ہستی ہے، کثرت ہے پردا — کہ دریا میں موجیں ہیں، موجوں میں دریا
فقط ایک باطن۔ وہی آپ ظاہر
وہ اوّل کا اوّل ہے آخر کا آخر

---

[۲] کُنتُ نَبیًّا وَّآدم بین الماء والطین :۔ میں نبی تھا اور آدمؑ ہنوز پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی ابھی ان کا خاکی جسم تک تیار نہیں ہوا تھا)

marfat.com

بہ ہر چشم رحمت کی صورت جدا ہے
بہ ہر دل۔ تجلی کی حالت جدا ہے
بہ ہر رنگ۔ نوری حقیقت جدا ہے
بہ ہر ظرف۔ پانی کی ہیئت جدا ہے

خدا سے ملی جس کو جو قابلیّت ؛
اسی کے مطابق ہے عرفاں کی حالت ؛

خدا کے مظاہر ہیں گنتی سے باہر
وہی ایک وحدت ہے کثرت کے اندر
ہر اک ذرّہ ہے اس کی ہستی کا مظہر
تعیّن۔ تجسّم، ہر اک کا وہ مصدر

تعیّن ہے صورت کا بے صورتی سے
اسی میں ہے فانی۔ نکل کر اُسی سے

یہ باطن میں تھی، ہو کے ظاہر بھی اندر[1]
یہ صورت ہی بے صورتی کی ہے مظہر
اہم ہے کہ ہے وجہِ اظہار جوہر[2]
وہ اک پل کو ہو۔ ہے حقیقت کا پیکر

تسلسل انہی صورتوں کا ہے۔ "دنیا"
قیامت کے دن تک رہے گا یہ دریا

---

[1] علم الٰہی کے اندر۔ یا بے صورتی میں پھر غائب ہو جانے والی۔

[2] یعنی۔ حقیقت۔ وہ چیز جو بذات خود قائم ہو (مراد حق تعالےٰ)

marfat.com

"اجل" صرف شکلوں کی پوشیدگی ہے — "فنا۔ موت انسان"۔ فقط عارضی ہے
تغیّر میں، اجسام کی "زندگی" ہے — حقیقت کی لیکن بقا دائمی ہے

وجود اور ہستی۔ یہاں سے بطوں تک
پڑھو اناللہ سے راجعوں تک

خدا کی مشیّت کا آئینہ صورت — وجودِ حقیقت کا آئینہ صورت
نمودِ محبّت کا آئینہ صورت — ظہورِ رسالت کا آئینہ صورت

شہِ عالم امر و خلقِ مصوّر ؛؛
محمدؐ کی کیا شان۔ اللہ اکبر!!!

یہ سب صورتیں، حق کی علمی صوَر ہیں — اسی ہیں، اسی کے، نقوشِ نظر ہیں
مشیت کی دنیا میں۔ کُن کا اثر ہیں — نہ "خارج"۔ نہ خارج کے جنّ و بشر ہیں

وہ ناظر ہے آپ اپنا۔ منظور خود ہی
وہ خود خود پہ ظاہر ہے، مستور خود ہی

یہ "دنیا" ہی زندان بھی گلزار بھی ہے — یہاں امن بھی، جنگ و پیکار بھی ہے
یہیں گرم شیطاں کا بازار بھی ہے — خدا و نبیؐ کا یہ دربار بھی ہے

جسے جس کی حاجت ہو، بڑھ کر وہ لے لے
خدا مجھ کو محبوبؐ کا عشق دے دے

marfat.com

یہی "دنیا" ہے جلوہ گاہ الٰہی — بلا میم احمدؐ کی نوری خدائی
یہی شرحِ لولاک۔ زندہ۔ حقیقی — یہ تفسیرِ ناطق"۔ کتابِ مُبیں" کی [1]

خدا و محمدؐ کے اسرارِ ظاہر
یہ حسن و محبت کی سرکارِ طاہر

کسے ڈھونڈتے ہو کہاں ڈھونڈتے ہو — مقامِ محمدؐ کو پہلے سمجھ لو!!!
کسی "سوختہ دل" سے جل جانا سیکھو — نہ جوگی بنو تم۔ نہ دنیا سے بھاگو

نہ سمجھو گے انؐ کو۔ تو دوری ہی دوری
سمجھ لو۔ تو دوری بھی اُنؐ کی حضوری

اُنھیںؐ کی حضوری خدا کی حضوری — جو مرضی ہے ان کی وہ مرضی خدا کی
خدا غیر کی تو نہ چاہے گا مرضی — رَمَیْتَ اُدھر ہے۔ اِدھر مَنْ رَانی

وہ باطن یہ ظاہر۔ مگر دونوں واحد
نبیؐ اِس کے شاہد۔ خدا اس کا شاہد

---

[1] "کتابِ مُبیں"۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ الآیۃ۔ سورۂ مائدہ ع ۳

نوٹ:۔ اس آیۃ میں كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ سے بالاتفاقِ علماءِ محققین۔ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم

مراد ہیں (تفسیر نور العرفان)

marfat.com

نہ تنزیہہ تنہا۔ نہ تشبیہ تنہا — ہے دونوں پہ ایماں۔ ایماں پورا
اُسی کی غنیؔ ہو گی توحید پختہ — ظہور و بطوں کو نہ دو جس نے مانا

صلوٰۃِ بطوں اپنے ظاہر پہ ہر دم
سلام اسم اوّل کا آخر پہ ہر دم

قطعہ

کچھ بھی نہ تھا جب، تو ہی تھا پھر غیر کیسا بعدِ کُن
اک وہم ہے ذاتِ دگر۔ اوّل بھی تو آخر بھی تو
ہاں آئینہ خانے میں ہے تو آپ اپنے سامنے
اے مالکِ ہر دو سرا۔ باطن بھی تو ظاہر بھی تو

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

سب کچھ یہی ہے

آپؐ ہوں پیشِ نظر، روحِ حقیقت ہے یہی
اپنی جنت ہے یہی، اپنی عبادت ہے یہی

آپؐ کے بندے رہیں، اپنی جلالت ہے یہی
آپؐ پر قربان ہو، معراجِ ملت ہے یہی

عشقِ محبوبِ خدا میں، جو نہ ڈوبا مٹ گیا
عشق ہو سرکارؐ کا، عشقِ حقیقت ہے یہی

بند کر لیں ہم نے آنکھیں، دیدِ غیر اللہ سے
آنکھ والے بن گئے اب، اپنی دولت ہے یہی

حسنِ شانِ رحمت اللعلمینؐ، انمول ہے
ہستیِ کُل عالمیں قرباں ہو، قیمت ہے یہی

ہم نے دُنیا اور عقبیٰ، آپؐ پر قربان کیں
عشق کی غیرت، تقاضائے محبت ہے یہی

مَن و رآئی کو نہ سمجھی ذرّیت ابلیس کی
ذرّے ذرّے میں انھیں دیکھو، عبادت ہے یہی

مستِ دیدِ پیر ہے، مستِ مئے دیدِ نبیؐ
ساغرِ خُم خانۂ وحدت کی لذت ہے یہی

دیدِ مرشد ہے ہمیں دیدارِ اللہ و رسولؐ
اپنی عقبیٰ ہے یہی۔ دنیا میں جنت ہے یہی

خاکِ پائے عاشقاں، نورِ بصیرت کی ایں
دل کی آنکھوں میں لگا، نورِ بصیرت ہے یہی

marfat.com

نورِ حق پرہو کے قرباں، نور بن جاتا ہے دل
بندۂ نوری بنو، نورِ محبت ہے یہی

ہاتھ سے رندوں کے پی، عشقِ محمدؐ کی شراب
پارسائی ہے یہی، جانِ شریعت ہے یہی

آپؐ کی رحمت کے سایے میں عجمؔ ہر دم رہے
اُس کی عزت، اُس کی عظمت، اُس کی جنت ہے یہی

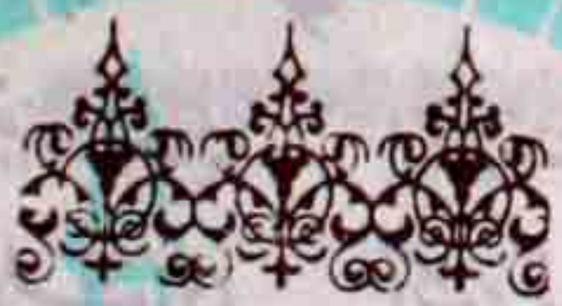

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

یا رحمت اللعلمین ؐ

اے حاصلِ دنیا و دیں، یا شافعِ کلِ مُذنبیں
زیرِ قدم عرشِ بریں، اے مہبطِ روحُ الامیں
شاہِ ہدیٰ، نورِ یقیں
یا رحمت اللعلمین ؐ

از موئے سر تا کفشِ پا، تھا بال بال اک معجزہ
ہر بات تھی وحیِ خدا، ہر کام کارِ کبریا
آئینۂ اسرارِ دیں
یا رحمت اللعلمین ؐ

marfat.com

اے جانِ من۔ جانانِ حق، محبوبِ کل مردانِ حق
انساں پہ ہو احسانِ حق، محبوبِ حق شایانِ حق
سرچشمۂ حق الیقین
یارحمت اللعلمینؐ

مخلوق کے حاجت روا، امت کے ہو مشکل کشا
معذور کے حق میں شفا، مجبور کے دل کی دعا
بے خوف ہیں، ہم مُذنبیں
یارحمت اللعلمینؐ

اے مرکزِ عشقِ خدا، بدرالدجیٰ شمس الضحیٰؑ
شاہ رسل خیر الورا، دونوں جہاں کی ہو ضیا
شمع یقیں، نور مبیں
یارحمت اللعلمینؐ

یا مصطفیٰؑ یا مرتضیٰ، کونین کی تم ہو ضیا
نورِ مبیں۔ نورِ خدا، صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
مشکل کشائے مُرسلین
یارحمت اللعلمینؐ

marfat.com

شانِ خدا جانِ حرم ، شمعِ جہاں نورِ قِدم
ماہِ عطا۔ مہرِ کرم ، زیرِ نگیں لوح و قلم
تم سے زماں تم سے زمیں
یا رحمت اللعٰلمینؐ

داتا ہو تم آقا تمھیں ، مالک ہو تم مولا تمھیں ،
اعلیٰ ہو تم اولیٰ تمھیں ، ملجا ہو تم ماوا تمھیں ،
بطحا مکیں ، بالا نشیں
یا رحمت اللعٰلمینؐ

یٰسین صفت ، طٰہٰ لقب ، لولاک ہے شانِ عجب
تخلیق کے واحد سبب ، مطلوبِ کل ، محبوبِ رب
بہرِ غنیؔ سب کچھ تمھیں
یا رحمت اللعٰلمینؐ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نگاہِ عشق و ایماں میں

زینت دو جہاں ہیں محمدؐ
رونق لامکاں ہیں محمدؐ

سرورِ انس و جاں ہیں محمدؐ
حاصلِ کن فکاں ہیں محمدؐ

بے نشاں کے نشاں ہیں محمدؐ
رازِ حق کے بیاں ہیں محمدؐ

جنّت جسم و جاں ہیں محمدؐ
رحمتِ دو جہاں ہیں محمدؐ

سیّد اصفیاؑ بھی محمدؐ
منزلِ اولیاء بھی محمدؐ

خاتمِ انبیاؑ بھی محمدؐ
مذہبِ عاشقاں ہیں محمدؐ

خلق کی لاج والے محمدؐ
حشر کے راج والے محمدؐ

تاجِ معراج والے محمدؐ
صورتِ حق نشاں ہیں محمدؐ

marfat.com

شاہِ لولاک منصب وہی ہیں — نورِ اظہارِ رب وہی ہیں
امرِ وہ خلق وہ سبب وہی ہیں — امرِ کن فکاں ہیں محمدؐ

نورِ احمدؐ کے پردے میں چھپ کر — حسنِ باپردہ پردے سے باہر
ایک ہی لاکھ پردوں کے اندر — لاکھ پردوں کی جاں ہیں محمدؐ

اس زمیں پر زماں بن کے آئے — خاک پر آسماں بن کے آئے
بے نشاں کی زباں بن کے آئے — روحِ دل نورِ جاں ہیں محمدؐ

ہر جہاں میں اماں بن کے آئے — غیب سے غیب داں بن کے آئے
ہر رگِ جاں میں جاں بن کے آئے — اینما، این و آں ہیں محمدؐ

سرورِ دوسرا اک وہی ہیں — مصطفیٰؐ مرتضیٰؐ اک وہی ہیں
باخدا، باخدا اک وہی ہیں — لامکاں بامکاں ہیں محمدؐ

marfat.com

قبل آدمؑ وہ "انسانِ کامل"
پہلے دریا کے دریا کا ساحل

نورِ حق۔ حق نما حق سے واصل
نقطہ کی داستاں ہیں محمدؐ

نقطہ خود نقطہ بھی، داستاں بھی
خود مکاں اور خود لامکاں بھی

نور بن کر عیاں ہیں نہاں بھی
ظاہرِ حق نشاں ہیں محمدؐ

جانِ لاہوت و لاہوتیاں ہیں
روحِ ملکوت و ملکوتیاں ہیں

نورِ جبروت و جبروتیاں ہیں
بے نشاں با نشاں ہیں محمدؐ

ہم کو آیا جو آیا انھیںؐ سے
ہم نے پایا جو پایا انھیںؐ سے

سارا اپنا پرایا انھیںؐ سے
حاصلِ دو جہاں ہیں محمدؐ

اُنؐ کو سمجھا تو سمجھا خدا کو
اُنؐ کو دیکھا تو دیکھا خدا کو

اُنؐ کو پایا تو پایا خدا کو
کیا کہوں، کیا، کہاں ہیں محمدؐ

marfat.com

عالموں پر فضیلت ہی اُنؐ کو
فاضلوں پر فضیلت ہے اُنؐ کو
عالموں پر فضیلت ہی اُنؐ کو
اصلِ لولاک شان ہیں محمدؐ

بال بال آپ کا معجزہ تھا
ایسا کوئی ہوا ہے نہ ہو گا
اک جھلک سے حقیقت مٹی کیا؟
ہستی بے کراں ہیں محمدؐ

زندگی ہے محبت نبیؐ کی
شرطِ تکمیلِ ایمانِ دینی
چاہ میں ڈوب جائے غنیؔ بھی
منزلِ عاشقاں ہیں محمدؐ

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

مثنوی

محبّت سے محمدؐ تک

مندرجہ ذیل اشعار درحقیقت اسی حدیث قدسی کی شرح ہیں کُنتُ کنزً مخفیاً فاَ

حببتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُکَ یا مُحمّد (پہلے صفت محبت خدا ظاہر ہوئی۔ اور پھر

وہی ظہورِ محمدی کا سبب بنی۔ دوم نورِ محمدیؐ اجمال ہے اور ساری کائنات اس کی تفصیل ہے۔)

محبت ہے خلّاقِ کون و مکاں — محبت کی خاطر زمین و زماں

محبت مَن و تو۔ محبت انا — محبت محبت کا ہے آئینہ

محبت نے باطن کو ظاہر کیا — محبت ہے وجہ ظہورِ خدا

محبت سے ہر شے کو ہستی ملی — شرابا ظہورا کو مستی ملی ؛ ؛

سنا کُن محبت نے اللہ سے — ظہورِ دو عالم ہوا چاہ سے

محبت ہی دل ہے محبت ہی جاں — محبت ہے پنہاں کشش درمیاں

marfat.com

محبت ہی عینک محبت ہی عین — محبت نظر ہے محبت ہی نین
محبت دکھاتی ہے ذرّہ میں طور — محبت بنا دے بندر یا کو حور
محبت خرد ہے محبّت کمال — محبّت ہی خوبی محبت جمال
محبت خرابی محبّت جلال — محبّت جوانی محبت جمال ؛
محبت ہی حسنِ جمع الصفات — وہی عشق اوّل وہی نورِ ذات

محبّت ہی محمود و حامد بنی
محمدؐ بنی اور محبوبؐ بھی

محمدؐ۔ محبت کی شکلِ عیاں — محمدؐ ہیں حسنِ عیاں و نہاں
محمدؐ تجلّی حسنِ نہاں ؛ — محمدؐ ہیں محبوبِ ربِّ جہاں
محمدؐ دو عالم۔ محمدؐ ہی نور — محمدؐ ہی اقرب بذات حضورؐ
وہ باطن کا ظاہر۔ محمدؐ ہے نام — انہم مظہرِ ذاتِ ربِّ انام
محمدؐ۔ نبی و محمدؐ ولی — حسین حسن و معشوق عاشق وہی
کمالاتِ نوریِ ذاتِ خدا — وہ اصلِ فروعاتِ کثرت نما
وہ ختم الرسل سیّد الانبیا — برائے جہاں برزخ و منتہا
وہ قوسین کے قابُ قوسین خود — دنیٰ و تدلّیٰ میں طرفین خود
وہ یٰسین و طٰہٰ۔ سراجِ منیر — وہ رحمت سراپا۔ بشیر و نذیر

marfat.com

محمدؐ ہیں معراج کی انتہا
محمدؐ ہیں واصل بذاتِ خدا

محمدؐ ظہورِ وجودِ صفات
وہ ہیں شکلِ اظہارِ اسماءِ ذات

بشر کا تمثل تھا ناسوت میں
دگر شکل جبروت و لاہوت میں

رہیں بے حدی میں حدیں کیوں نہ گم
انا کی بساطت میں "ہم" ہے نہ "تم"

جو گم ہو خدا میں، کہاں پھر بشر؟
نہیں "بے حدی" میں حدوں کا گذر

وہ ظاہر جہاتِ بطونِ خدا
اُنھیںؐ تک پہنچتے ہیں کُلِ اولیاؑ

یہی عرف میں ہے "وصالِ خدا"
محمدؐ ولایت کی ہیں انتہا

خدا سب سے آخر۔ خدا اولیں
سمجھنا محمدؐ کا آساں نہیں

غنیؔ کلمۂ طیبہ ہے یہی
بظاہر دو آنکھیں، نظر ایک ہی

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

درود اُن پر سلام اُن پر

وہ سب سے افضل ہیں سب سے اکبر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
وہ سب سے اکمل خدا کے مظہر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
وہ بحرِ وحدت کے شاہِ گوہر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
وہ ہر صفت میں ہیں کوہ پیکر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
نصیب کس کو ہے انؐ کا ساغر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
کہ جس نے چکھ لی وہی قلندر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
یہ چاند تارے یہ چرخِ اخضر — انہیںؐ کا صدقہ ہے مہر انور
انہیںؐ کی رحمت سے دل منور — درود انؐ پر سلام انؐ پر
جمالِ ربی، وہ نورِ اطہرؐ — قسیمِ کوثرؐ، شفیعِ محشرؐ
کرم ہے انؐ کا زماں، مکاں پر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
وہی ہیں اوّل، وہی ہیں آخر — وہی ہیں باطن، وہی ہیں ظاہر
وہی ہیں محبوبؐ ربِّ اکبر — درود انؐ پر سلام انؐ پر

marfat.com

وہیؐ ہیں اصل وجودِ انساں — وہیؐ ہیں نورِ نمودِ امکاں
وہیؐ عرض ہیں، وہیؐ ہیں جوہر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
انھیںؐ کے جلووں کا نام عالم — وہیؐ ہیں اصلِ تمام عالم
انھیںؐ کی رحمت ہے عام سب پر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
انھیںؐ سے ایماں، انھیںؐ سے احساں — انھیںؐ سے قرآں، انھیںؐ سے فرقاں
انھیںؐ سے مسجد، انھیںؐ سے منبر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
بگڑ چکا ہے شعارِ ملّی — نہیں حقیقی وقارِ ملّی
بنائیں وہؐ تو بنے مقدّر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
انھیںؐ کا صدقہ ہے اپنی عزت — انھیںؐ کی نسبت سے اپنی عظمت
انھیںؐ کی الفت ہے فرض ہم پر — درود انؐ پر سلام انؐ پر
وفا کی راہوں میں مٹنے والے — شہید انؐ کے حبیب انؐ کے
انھیںؐ پہ مٹنا حیات پرور — درود انؐ پر سلام انؐ پر
بہارِ قبرِ غنیؔ کا منظر! — گلوں کا اک ڈھیر ہے معطّر
کرم کی اُنؐ کے تنی ہے چادر — درود اُنؐ پر سلام انؐ پر

marfat.com

۷۸۶/۲۹۲

کُن سے پہلے کُن کے بعد

ہو کا عالم تھا، نہ تھی اس کو خُدائی کی خبر
محو ایسا خود میں خود تھا، کچھ نہ تھی اپنی خبر

نون جب دونوں الف کے درمیاں آیا نہ تھا
یعنی غیب الغیب کے پردے میں خفیہ تھی انا

خلق و خالق، عابد و معبود سب بے امتیاز
ایک عالم راز کا، جس میں بہم ناز و نیاز

حُسن بھی سویا ہُوا تھا، عشق بھی سویا ہُوا
صرف خاموشی کا غلبہ، بیخودی کی اک فضا

حُسن نے انگڑائی لی، آنکھیں کھُلیں، چمکی فضا
خود پہ اک ڈالی نظر، کہتے ہُوئے صَلِّ علیٰ

ذات خود نوری ہُوئی، نوری فضا ساری بنی
حُسن کو تنہائی پر لیکن اُداسی ہی رہی

چشمِ نوری میں خود اپنی، عشق کا سُرمہ دیا
خود سراپا حُسن تھا، اپنا ہی عاشق خُود بنا

حُسن کو درکار تھی عاشق کی چشمِ قدرداں
نغمہ زن جبتک نہ ہو بلبل ہے سونا گلستاں

دیکھ اب حسنِ نظر کے جلوہ ہائے رنگ رنگ
ایک لفظ کُن کے جادو سے ہُوئی ہے عقل دنگ

ہو گیا "اجمال" سے "تفصیل" کا عالم عیاں
سکّہ ہائے نور میں خود ڈھل گیا گنجِ نہاں

اصل ہے نورِ محمدؐ، فرع شکلِ کُن فکاں
نور میں مٹ جا غنیؔ، ہے نورِ ربِّ دو جہاں

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

(فرمائشی)

ایک پرانی نعت

****

دیکھ کر تجھ کو کسی اور کو دیکھوں کیونکر
میری نظروں میں نہیں کوئی بھی تجھ سے بہتر
تو ہے آنکھوں میں بسا، آنکھ کا تارا بنکر
اب سوا تیرے نظر شوق کی ڈالوں کس پر

توسے لاگے ہیں نین
مورے جیا کو نہ چین
میں تو تڑپت ہوں دن رین

مجھ سے ملنے میں اگر ضد ہی تجھے تھی ایسی
عشق کی آگ نہ پھر دل میں لگائی ہوتی
غم نہیں مجھ سے اگر پھر گئی دنیا ساری
تو نہ پھرنا کہ ہے تو جانِ تمنا میری

توسے لاگے ہیں نین
مورے جیا کو نہ چین
میں تو تڑپت ہوں دن رین

marfat.com

مجرمِ عشق پہ "دنیا" نے رکھا ظلم روا
اک پرستارِ وفا مفت ہے، پامالِ جفا
خونِ ناحق کی تمنا ہے تو حاضر ہے گلا
قطرہ قطرہ سے مگر خون کی آئے گی صدا

توسے لاگے ہیں نین
مورے جیا کو نہ چین
میں تو تڑپت ہوں دن رین

کیا مِلا تجھ کو بتا مجھ سے چرا کر آنکھیں
راستہ تکتے ہی تکتے ہوئیں پتھر آنکھیں
لے کے آئیں تھیں اگر ایسا مقدر آنکھیں
تجھ کو دینا ہی نہ تھا خالقِ اکبر آنکھیں

توسے لاگے ہیں نین
مورے جیا کو نہ چین
میں تو تڑپت ہوں دن رین

مرتے مرتے نہ کبھی دید کی حسرت نکلی
پھر بھی اس دل نے مرے آس نہ تجھ سے توڑی
رکھ چکے قبر میں گو لاش اَحِبّا میری
تیرے دیدار کو آنکھیں ہیں مگر اب بھی کھلی

توسے لاگے ہیں نین
مورے جیا کو نہ چین
میں تو تڑپت ہوں دن رین

اگلے صفحہ پر

marfat.com

چھان مارے حرم و دَیر ملا تو نہ کہیں
باوجودیکہ رہا تورگِ گردن کے قریں

شرطِ دیدار، قیامت ہے اگر پردہ نشیں
کم قیامت سے مرے حق میں ترا ہجر نہیں

تو سے لاگے ہیں نین
مورے جیا کو نہ چین
میں تو تڑپت ہوں دن رین

پھونک یوں سوزِ محبت مجھے ہوگا اعجاز
خاک ہو کر میں کروں دوشِ صبا پر پرواز

پہنچوں طیبہ کہ ہو عشاق نبیؐ میں اعزاز
ذرّہ ذرّہ سے غنیؔ خاک کے آئے آواز

تو سے لاگے ہیں نین
مورے جیا کو نہ چین
میں تو تڑپت ہوں دن رین

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

عبدِ کامل و اکمل

۱ "عبدِ کامل" ایک ہی "بندہ" ہوا — نام جن کا ہے محمد مصطفٰے

۲ کامل و اکمل خدا کا آئینہ — نورِ ذات و حق صفات و حق نما

۳ آپؐ ایسے "عبد" ہیں جس پر خدا — مع صفاتِ کاملہ شیدا ہوا

۴ آپؐ ہیں مقصودِ حق، محبوبِ حق — آپؐ ہی کی ہے رضا مطلوبِ حق

۵ "عبدِ اکمل" ہیں محمد مصطفٰےؐ — کل نما ہیں وہ، وہی ہیں جزو نما

۶ تخمِ برگد میں شجر ہفت کُل نہاں — رائی کے دانے سے پربت ہے عیاں

۷

---

۷ "عبدہٗ" فانی بحق ۔ باقی بہ حق — وہ کتاب اللہ کا زرّیں وَرَق

۸ مخزنِ اسما و کنزِ کل صفات — اصطلاحًا نام جن کا اُمہّات[1]

۹ حق بحق ہے، با خدا محبوبِ حق — ایک ہے۔ قرآں ہو یا اس کے ورق

[1] دیکھو صفحۂ آئندہ پر

marfat.com

۱۰ کیں عطا محبوبؐ کو سب ذات نے — کچھ نہ تھا محبوب تر محبوبؐ سے
۱۱ ذات میں اس سے نہ آئی کچھ کمی — ذات الاٰن کما کان[1] رہی
۱۲ عشق رہتا ہے اِسی کا مقتضی — کچھ نہ رکھ محبوب کو کر دے غنی
۱۳ نام حق کا ہے، محمدؐ ہیں دھنی — سب ہے انؐ کا۔ وہ خدا لے سخی
۱۴ اُنؐ کے بندے بن کے مانگو بالیقیں — کیا نہ دیں گے رحمۃ اللعلمینؐ
۱۵ بن رہو اُنؐ کے غلاموں کے غلام — عشق میں اُنؐ کے یہ ہے اعلیٰ مقام

---

۱۶ خوب "بندہ" ہے خدا کا دل نشیں — جو نہیں دِکھتا۔ مگر ہے ہر کہیں
۱۷ سیّدِ کُل انبیاء و مرسلینؐ — دل میں ہر "بندے" کے اپنے جانشیں
۱۸ دل میں، آنکھوں میں، محمدؐ جان میں — دینِ عاشق میں وہی ایمان میں
۱۹ ہیں وہی اک رحمۃ اللعلمینؐ — چھوڑ دے رحمت تو ہستی ہی نہیں
۲۰ انؐ کی رحمت کو نہیں ہرگز زوال — اُنؐ کی رحمت ہے خدائی کا کمال
۲۱ "پیکرِ رحمت" محمدؐ . . لازوال — نورِ ذاتِ حقؐ خدا ہی کا کمال

---

[1] اُمہات الصفات۔ جو ذات سے کسی وقت الگ نہیں ؛

[2] وہ ذات جیسی پہلے تھی اِس وقت بھی ویسی ہی ہے

marfat.com

۲۲ اُنؐ کا سب کچھ ہے وہی ہیں آپ سب — "عبد" اُنؐ کا ہی ہے معنًا "عبدِ رب"

۲۳ "بندۂ اکمل" حبیبِ کُل غنیؔ
ہیں وہ محبوبِ خدا کُل کے دھنی

تم شفیع المذنبیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰؐ
رحمتُ اللعالمیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰؐ
بندگانِ ذاتِ والا پر کرم کی اِک نظر
مالکِ دنیا و دیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰؐ

marfat.com

"ہمزاد" یا "ہم ذات"

(ایک تمثیلی نعت)

تعارف اس نظم کے سلسلے میں مندرجۂ ذیل نکات بطور تعارف ملحوظ رکھیئے :-

(۱) میرے نعتیہ کلام میں زیادہ تر سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امتیازی رفعت اور بلندی شان کا ذکر ہوتا ہے جو صرف خدا کے ایسے محبوبؐ کو حاصل ہے جو ذات وصفات میں خدائے تبارک وتعالیٰ کا مظہر اتم واکمل ہے جو الباطن والظاہر کا مسمّٰی اور اوّل ماخلق اللہ نوری کے عالم سے عالمِ حس وشہادت تک، تمام عالمین کی اصل ہے چنانچہ میری نعتوں میں قرآن واحادیث کی رُوح اور حضرت شیخ اکبرؒ، حضرت مولانائے رومؒ، حضرات جامی وسنائی، حضرت شاہ نیاز بے نیازؒ اور اکثر عارفین ومحققین توحید کے جذبات کا رنگ ملے گا۔ بطورِ مثال :-

حضرت جامیؒ نے فرمایا :-

محمدؐ بشکلِ عرب آمدہ　　بمعنے نگر عین رب آمدہ

حضرت شاہ نیاز بے نیازؒ نے فرمایا :-

حق اندر شان تشبیہی محمدؐ نام خود خواندہ

محمدؐ غیر حق نبود بحکم ذوقِ عرفانی

اور ـــ یار من باکمال سنائی ؛ خود تماشا و خود تماشائی

marfat.com

اور حضرت شاہ احمد رضا خاںؒ نے فرمایا :۔

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر، وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے مِلنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

نیز فرمایا :۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

(مفصّل بحث اور مثالی اشعار کے لیئے میری دیگر تصانیف کا مطالعہ ضروری ہے) اور زیرِ نظر مجموعۂ کلام (آیاتِ عشق) کا مقدمہ بھی کافی سے زیادہ ہے بشرطیکہ حق و حقیقت کی جستجو اور روحِ دین اور مغزِ قرآں کی تلاش ہو۔

؎ مغزِ قرآں، جانِ ایماں، روحِ دیں
ہست حُبِّ، رحمۃٌ للعالمینؐ

اور آتشِ حُبّ کو تیز کرنے کے لیئے اس ناچیز کے کلام کے دونوں مجموعے ——

(۱) نغماتِ عشق (مطبوعہ)

(۲) آیاتِ عشق (مطبوعہ)

ہمیشہ بغور پڑھیئے ——

(۲) دُوسری گذارش یہ ہے کہ حضور سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیازی اوصاف و کمالات کو عامۃ النّاس کے ذہن نشین کرانے کے لیئے وہی اصول مدِّ نظر رکھتا ہوں جو من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ میں مضمر ہے یعنی کسی انسانی "تجربے" یا وارداتِ قلبی یا کیفیت نفسی کو بیان کر کے متعلقہ سامعین یا ناظرین کی توجہ کا رُخ صاحبِ لولاک، تاجدارِ معراج، شہنشاہِ مع اللہ و قوسین و دنیٰ کی ذاتِ عالی منزلت و امتیازات

irfan-at.com

ختمی مرتبتؐ کی جانب مبذول کراتا ہوں اور صرف یہ اصول واضح کر دیتا ہوں کہ وُہ اپنی مذکورہ قدر انسانی سے لاکھوں کروڑوں درجہ زیادہ عظیم و کبیر نورِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و منزلت کا تصوّر قائم کریں، اسی پر ایمان رکھیں، انہیؐ کے عشق میں زندہ رہیں اور انہیؐ کی محبّت میں فنا ہوں۔

اور ہرگز ہرگز مخالفین یا منافقین کی باتوں پر کان نہ دھریں کیونکہ آنحضور سراپا نُور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرّہ برابر تنقیص شان بھی، بقول خداوند کریم تمہارے تمام اعمال کو غارت کر سکتی ہے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

(۳) میں نہ "ہمزاد" کا قائل ہوں نہ "ہم ذات" کا۔ البتہ انائے حقیقی مع الامہات الصفات کے اُس "فیضانِ قدس" اور "اشرفِ رحمت" کا ضرور قائل ہوں جو ہر انسان کیا ہر ذرّے کو بموجب منشاء ایزدی عطا کیا گیا ہے۔ انسان کو اس فیضان رحمت کا سب سے زیادہ حصّہ ملا ہے، اسی کو انائے حقیقی کا پرتو، روحِ اعظم نورِ رحمت یا اندر کا انسان وغیرہ کہتے ہیں۔

(۴) نظمِ ذیل کے اندر "ہمزاد" یا "دوہری شخصیت" یا "مثالی تشخص" کے ذکر کا مقصد بھی وہی "اصول" ہے جو اوپر مذکور ہوا ہے تاکہ حضورؐ ختمی مرتبت کے بے مثال فوق البشری قوتوں کا کچھ اندازہ ہو سکے جس کے نور کے طفیل برقی قوت اور ایٹمی توانائی جیسی بے پناہ قوتوں کو بھی وجود عطا ہوا ہے۔

❀ ❀ ❀

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

(جس نے پہچانا اپنے آپ کو یقیناً اُس نے پہچانا اپنے ربّ کو)

اِس فیصلے پہ آخر ہم بعدِ غور پہنچے
دو جسم ایک سے ہیں ہر بندۂ خدا کے

اِک جسمِ مادّی ہے دیگر لطیف روحی
دونوں میں فرقِ صورت ہوتا نہیں ذرا بھی

marfat.com

جسمِ لطیف ہی نے "ہمزاد" نام پایا
طاقت میں مادّے سے ہے درجہ اس کا اونچا

"اندر کا آدمی" ہے یا "ہم نفس مثالی"
جو کچھ کہو ہمیں ہیں باقوتِ کمالی

کرتے ہیں سیرِ عالم پھرتے ہیں آسماں میں
دیکھو تو "مادی ہم" سوئے بھی ہیں مکاں میں

اس "ہم" کے دو مظاہر دونوں ہی ایک جاں ہیں
حیرت فزا کرشمے ان کے یہاں عیاں ہیں

اس مادّے میں رہ کر بے مادّگی ہے ہم میں
یہ جاں ہے یا لطافت یا زندگی ہے ہم میں

بامادّہ یہی ہے، بے مادّہ یہی ہے
صُورت کے ساتھ گاہے بے صُورتی کبھی ہے

"ہمزاد" کچھ نہیں ہے خود ہے انا ہماری
ہے پیکرِ لطافت، دکھتا ہے مادّی بھی[1]

یہ پیکرِ لطافت باقوتِ "انائی"
بے مادّگی کا راکب، لاہوت تک عروجی

بامادّہ بھی آفت[2] دُنیا کو یہ ہلا دے
کہسار کو دھنک کر، ذرّوں کو بھی اُڑا دے

گاہے یہ ہے جمالی، گاہے یہی جلالی
دونوں ہی حالتیں ہیں "اس شخص"[3] کی مثالی

[ع] میں نے صرف سمجھانے کے لیئے ہمزاد کا لفظ استعمال کیا ہے ورنہ میں اس کا قائل نہیں ہوں بلکہ صرف انا کا قائل ہوں جو انسانی وجود میں انائے حقیقی کا عین اور تمام قوتوں کا ماخذ ہے۔

[1] جسم اور صورت بغیر مادّہ نہیں ہوتے لیکن "ہمزاد" بے مادّہ ہونے کے باوجود جسم و صُورت رکھتا ہے۔

[2] یعنی قوت۔ بم کی صُورت میں یا "ہمزاد" عملی شکل میں۔

[3] شخص۔ وہی انائی قوت جو "شخص" نظر آتی ہے۔

marfat.com

اسلام کی حدوں میں "ہمزاد" کی ترقی
ہوتی ہے اولیاء کی "حکمت" سے امتیازی

مقصد خدا رسی ہے تعلیمِ اولیاء کا
قَدْ اَفْلَحَ[1] طریقہ، منزل ہے مُنْتَهٰهَا[2]

بے بہرہ عاقبت سے تعلیمِ نفسیاتی
راہِ نجاتِ سچی، عشقِ محمدی کی

منزل ملے خُدا کی، رحمت جو ناخدا ہو
سایہ فگن سروں پر، دامانِ مصطفٰے ہو

اس مسئلے کا پہلو، اک اور ہے عزیزو
سب سے اہم یہی ہے، دِل سے سنو محبو

انسان کو خُدا نے فطرت جُدا جُدا دی
"اندر کے آدمی" کو، قوّت جُدا جُدا دی

مومن کے جسم کو بھی، مِلتی ہے یہ کرامت
بن جائے حکمِ حق سے، اِک پیکرِ لطافت

ہوتا نہیں کفن تک، میلا ان عاشقوں کا
جن پر کرم فشاں ہوں، دونوں جہاں کے آقاؐ

یہ مادّہ و قوّت، دو روپ اِک حقیقت
یعنی بشر نہیں ہے، لیکن ہے صِرف قوّت

قوّت ہے اِک حقیقی، درجات مختلف ہیں
خورشید ایک روشن، ذرّات مختلف ہیں

قوّت ہے مادّی بھی، رُوحی بھی اور نُوری
سب رُوپ ہیں "انا کے" قوّت جو ہے حقیقی

انساں ہیں، اولیاءؒ ہیں، ان ہی میں انبیاؑ ہیں
درجے میں سب سے اعلیٰ، سرکارِ مصطفٰےؐ ہیں

---

[1] قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ (۹۱-۹، ۱۰)
بے شک مُراد کو پہنچا جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے گناہوں سے خراب کیا۔

[2] اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ (۷۹-۴۴) تمہارے رب تک اس کی انتہا ہے۔

marfat.com

ذاتِ محمدیؐ ہے، اکمل ظہورِ "قوت"
"قوت" ہے نور بن کر، ظاہر بشکلِ رحمت

ساری ہے قوتوں[1] میں، حاکم ہے قوتوں پر
نورِ خدا ہے قائم، بجلی کے شہپروں پر[2]

کب تھا جُدا خدا سے، کب ہے جُدا خدا سے
چشمہ بہا کہ دریا، پانی پئیں پیاسے

رحمت کا رُوپ لے کر "قوت" کے ہیں مظاہر
تنزیہہ نے یہ چاہا، تشبیہہ میں ہو ظاہر

درجے بنے بنائے اُس کی پسند کے ہیں
اندھے ہیں کوئی، کوئی شفاف آئینے ہیں

کوئی ولی نبی ہے، کوئی فقط بشر ہے
روشن چراغ لاکھوں، بجلی کا ایک گھر ہے

کُل انبیاءؑ کی خاتم، ذاتِ محمدیؐ ہے
کُل حاکموں پہ حاکم، ذاتِ محمدیؐ ہے

نورِ خدا سے روشن، اعیان ہیں تمامی
الظاہر کی مظہر، تفصیل کائناتی

نورِ خداؐ کو لیکن، مٹی ہی تم نے جانا
جو سمجھے خاک سمجھے، کیا علم ہے تمہارا

اندر کے آدمی کو، اندھا بھی دیکھتا ہے
ذات و صفات جاں سے، جاہل بھی آشنا ہے

اس دورِ ایٹمی میں، تم کیوں ہو بے بصیرت
جانا نہ تم نے اب تک، کس کی ہے کیا حقیقت

لولاک کے تحت ہی، خلقی اضافتیں ہیں
ہے اصل نورِ احمدؐ، باقی کشافتیں ہیں

فانی اضافتیں ہیں، نورِ خدا ہے باقی
نورِ خدا نہیں ہے، مخلوق یا اضافی

---

[1] عام قوتیں، سب کی قوتیں۔

[2] معراج میں حضورؐ براق یعنی انتہائی طاقت ور برق پر سوار تھے۔

marfat.com

نورِ خدا سے روشن، باطن کی شان ظاہر
دونوں جہات وحدت، باطن ہو یا ہو ظاہر

اِک شان دُوسری کی، محبوب بن گئی ہے
نقش و نگارِ ہستی، عشقِ محمدیؐ ہے

گلزارِ آرزو ہے، اظہارِ عاشقی ہے
جو کچھ ہے رنگ و بُوئے محبوبِ سرمدیؐ ہے

عشقِ محمدیؐ سے، ہے رُوح کی ترقی
صُورت میں جسم ہو گا، لیکن بینگارِ روحی

دوری رہے گی جتنی، باقی دوئی رہیگی
رُوح و بدن کی وحدت، حاصل نہ ہو سکیگی

سب اُس میں وہ بھی سب میں الفت چھپی ہوئی ہے
درجوں کو بھُول جانا، یہ عقل کی کمی ہے

خود کو غنی سمجھ کر، سنار[1] کو سمجھئے
ارباب ہی درجے اعلا، سرکارؐ کو سمجھئے

[1] دُنیا و اہلِ دنیا جن میں اولیاءؒ و انبیاءؑ خاص ہیں۔

marfat.com

ھُوَ عبدہٗ

ابتدائیہ:۔ عصرِ حاضر کے سب سے بڑے مفکّر، علاّمہ اقبال کہتے ہیں:۔

عبدہٗ از فہم تو بالاتر ست — زانکہ او ہم آدم و ہم جوہر ست
عبدہٗ صورت گر تقدیر ہا — اندرو ویرانہ ہا، تعمیر ہا

لا الٰہ تیغ و دمِ اُو عبدہٗ
فاش تر خواہی، بگو ھُو عبدہٗ

ان اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ عبد ہر بشر کو کہہ سکتے ہیں لیکن عبدہٗ صرف محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے اور حضورؐ کے تحت حضورؐ کی اُمّت کے اولیاء کے لیئے مختص ہے، اسی لیئے عام آدمی عبدہٗ کے صحیح مفہوم کو نہیں سمجھ سکتے۔ عبدہٗ بظاہر آدمی ہی نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں وُہ ایک جوہر بھی ہے اس سے تقدیریں بنتی سنورتی ہیں اور ویرانے آباد ہو جاتے ہیں اسی کی بدولت لا الٰہ (یعنی دین اسلام یا توحید) کی تلوار میں دھار پیدا ہوتی ہے، اگر اب بھی نہ سمجھے ہو تو یوں سمجھو کہ وہ (یعنی عبدہٗ ہی) ھُوَ اور حقّ ہے۔ وہی اللہ ہے۔ اسے عام آدمی کی طرح عبد یا بندہ یا بشر ہرگز نہ سمجھو۔ وُہ صرف "متمثل بصُورت بشر" ہے۔

اسی مفہوم کا اعادہ تمام عارفوں نے اپنی تحریروں میں کیا ہے۔ اُسی پر مبنی میری فکرِ نارسا کے چند نتائج حسبِ ذیل ہیں:۔

marfat.com

نظمِ ھُوعبدہٗ

وُہ ھُو، بے نیازِ مقامِ محمدؐ
وہی ھُو ہے ظاہر بنامِ محمدؐ

نظامِ دو عالم، نظامِ محمدؐ
ہر اک شے، نشانِ دوامِ محمدؐ

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ، برائے محمدؐ

وُہ واصل بہ ھُو ہی "انا عبدہٗ" ہیں
"عبادی" ہیں ہم سب تو کیا عبدہٗ ہیں

وُہ آخر ہیں، اوّل نما عبدہٗ ہیں
ظہورِ بطوں، بے خطا عبدہٗ ہیں

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ، برائے محمدؐ

وہی ایک اوّل وہی ایک آخر
وہی ایک باطن، وہی ایک ظاہر

کہاں غیر رہتا ہے ان سب سے باہر
محبت کو بتلائیں منطق کے ماہر

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ، برائے محمدؐ

لہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا ہ

آپؐ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی جانوں پر اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بے شک اللہ بخشتا ہے سب کو۔

marfat.com

"انا البحر گو" ہے یہاں قطرہ قطرہ
حقیقت کا آئینہ ہے ذرّہ ذرّہ
محبت ہے سرتا بہ پا چپہ چپہ
یہاں عشقِ محبوبؐ ہے گوشہ گوشہ

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
غلط غیریت ہے برائے محمدؐ

عام آدمی کی مثال

ہمارے ہی اندر عوالم تمامی
انا، روحِ اعظم ہیں جاری و ساری
فقط صُورتیں مٹتی بنتی رہیں گی
ہماری انا کا ہے جوہر دوامی

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ برائے محمدؐ

مثالی جہاں[1] بھی ہمارا جہاں ہے
یہی تن یہاں ہے، یہی تن وہاں ہے
وُہ ہم پر عیاں، دُوسروں سے نہاں ہے
ہمارا یقیں ہے، تمہارا گماں ہے

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ برائے محمدؐ

[1] عالمِ مثال۔ وُہ عالم جب خواب میں ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں۔

marfat.com

سرکارِ دو عالمؐ کی مثال

ہماری انا کی اگر ہے یہ وسعت
تو کیا ہو گی نورِ دو عالمؐ کی عظمت

منافق نظر میں فقط جسم و صورت
بصیرت اگر ہے تو ہر جا حقیقت

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ برائے محمدؐ

جامع جمیع صفاتِ کمالیہ

وُہ نورُ السمٰوٰت، رحمت سراپا
ہمیشہ رہے گا سراجاً منیرا

وُہ باطن، وُہ ظاہر نہیں ہے معمّہ
کتابوں کے دفتر کی ہے اصل نقطہ

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ برائے محمدؐ

سیاہی ہے باطن، وُہ مخفی خزانہ
ہوا نقطہ ظاہر، سیاہی کا جلوہ

ہزاروں ہی اشکال میں نقطہ پھیلا
سمٹ کر ہے نقطہ، ہے اسمیں یہ نکتہ

حقیقت محمدؐ کی پھیلے تو کثرت
جو سمٹے تو کثرت بنے ان کی وحدت

marfat.com

وُہ معراج و حیرت کے جامع محمدؐ
کمالاتِ عظمت کے جامع محمدؐ

شریعت حقیقت کے جامع محمدؐ
وُہ غیب و شہادت کے جامع محمدؐ

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ برائے محمدؐ

محمدؐ کی ہر بات بے مثل واللہ
محمدؐ کے دِن رات بے مثل واللہ

محمدؐ کی آیات بے مثل واللہ
محمدؐ کی ہے ذات بے مثل واللہ

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ، برائے محمدؐ

نرالا زمانے سے معیار اُنؐ کا
انوکھا ہے ہر شے سے ہر کار اُن کا

خُدا جس کا عاشق وُہ بازار اُن کا
دو عالم سے اونچا "خرید"[1] اُن کا

خُدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ برائے محمدؐ

اشارہ رَمَیْتَ[2] کا سمجھو کہ کیا ہے
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ[3] بھی قولِ خُدا ہے

کہاں غیب سے پھر شہادت جُدا ہے
اضافاتِ لفظی کا پردا پڑا ہے

جنابِ علیؑ کا ہے فرمان سچا
جو ساقط اضافات ہوں حق بچیگا

[1] بمعنی غلام (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

marfat.com

انائے محمدؐ، خدائے محمدؐ
وہی جمع و تفصیل میں ہے مشدد

وہی برزخِ شانِ بیحدّ و باحد
غنیؔ سب انہیںؐ کی شیونِ ممتد

خدا و محمدؐ، خدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ برائے محمدؐ

قطعہ (۱)

ہوالباطن۔ ہی ظاہر ہے۔ محمدؐ نام جلووں کا
مکاں سے لامکاں تک ہے انہی جلووں کا آئینہ
خدا کا نور تھا جس کو فرشتوں نے کیا سجدہ
اسے "بعد از خدا" کہنا حقیقت میں ہے بے معنیٰ

قطعہ (۲)

محمدؐ کو اگر ناسوت تک محدود رکھو گے
تو پھر کُنتُ نبیًّا پہلے آدم سے کہا کس نے؟
ذرا سمجھائے اپنی "من گھڑت توحید" سے کہیئے
خدا نے غیر کو اپنے کرائے کس لیئے سجدے؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲؎ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ اور وہ خاک جو آپؐ نے پھینکی تھی آپؐ نے نہیں پھینکی اے حبیبؐ میرے بلکہ میں نے پھینکی تھی۔

۳؎ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ (الانفال۔۱۷) آپؐ نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا۔

۷۸۶
۲۹۲

اوّلین تجلّی ــ محمدؐ

فصلِ وصل

خُدا تک بے محمدؐ کے رسائی ہو نہیں سکتی
تجلّی راست اسکی انبیاءؑ نے بھی نہیں دیکھی

محمدؐ مصطفےٰ کی ذات ہی پہلی تجلّی ہے
اسی کو ہے مجالِ وصلِ حق وُہ نورِ ذاتی ہے

بشر کی آنکھ تک پہنچی تجلّیِ محمدؐ ہی
جو کوہِ طور پر چمکی، تجلّیِ محمدؐ تھی

میانِ عبد و حق برزخ تجلّیِ محمدؐ ہے
میانِ عبد و حق روشن یہی حرفِ مشدّد ہے

ہُوا جو انؐ سے واصل، وُہ خُدا سے اپنے واصل ہے
خُدا بالراست مِل جائے، محال و امرِ باطل ہے

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

اہمیّتِ وسیلہ

وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ القرآن

(اور ڈھونڈو اسے وسیلے کے ذریعہ)

ایک تمثیل

دُھوپ

سُورج سے فیض یاب زمانہ تمام ہے — ہم تک تو دُھوپ پہنچی ہے سُورج کا نام ہے

مانا کہ آفتاب ہی مخزن ہے دُھوپ کا — بالراست کب ہمارا ہے "مخزن" سے واسطہ

بالراست ہو جو خلق کا سُورج سے رابطہ — مِٹ جائے دم زدن میں نشاں تک جہان کا

سنکھوں ہی میل دُور ہے، دُنیا سے آفتاب — دیکھے جھلک بھی اس کی، نہیں ہے کسی میں تاب

marfat.com

رحمت ہے دھوپ اس کی زمانے کے واسطے
جینے جِلانے، بڑھنے بڑھانے کے واسطے

گرمی ہے اُس میں، نور ہے، راحت بھی اس میں ہے
کر دے جلا کے خاک، یہ طاقت بھی اس میں ہے

جب دھوپ ہو وسیلہ تو ہے مہرِ آفتاب
بالراست ہو قریب تو ہے قہرِ آفتاب

سُورج کی اور دھوپ کی ظاہر میں بات ہے
مقصود ذکرِ خاصۂ ذات و صفات ہے

اسرارِ معرفت ہیں نہاں قیل و قال میں،
توضیح وَابْتَغُوْا کی ہے گویا مثال میں

رحمت کی شکل دھوپ میں شانِ جمال ہے
سُورج غضب ہے، قہر ہے، شانِ جلال ہے

رحمت کا کام صِرف ہے تعمیرِ کائنات
فطرت نے اس کو سونپی ہے تسخیرِ کائنات

بالراست کام بنتا ہے رحمت کے ہاتھ سے
شانِ جلال شکر و عبادت کے واسطے

ہے اک جہت ہی ذات کی رحمت کے رُوپ میں
دیگر جہت ہے اس کی جلالت کے رُوپ میں

کلمے میں لَآ اِلٰہ جلالت کی شان ہے
ٹکرا جو دُوسرا ہے وُہ رحمت کی شان ہے

ہیں عقل و عدل مقتضی، رحمت سے عشق ہو
خود ذات کو بھی عشق اُسی سے ہے غافلو

رحمت سے عشق و وصل سے نوری ہے اُمتی
تنقیص کر کے اُن کی بنے گا جہنّمی

تمثیل میں یہ نعتِ نبیؐ ہے غنی نئی
شاید سمجھ میں آئے حقیقت رسُولؐ کی

marfat.com

ہر چند اس کی مثل نہیں کوئی شے یہاں
قرآن میں مگر ہیں تماثیل بے گماں

سُورج کی سمت دھُوپ جہت ہے جلال کی
انساں کی سمت جو ہے جہت ہے جمال کی

برزخ ہے دھُوپ اور وسیلہ وصال کا
رحمت ہماری سمت، اُدھر رُخ جلال کا

بالراست چاہتا ہے جو سُورج سے جا ملے
جاہل ہے، بے شعور ہے، خالی ہے عقل سے

سُورج کو چاہتا ہے، وسیلے سے دُشمنی
کر غور، دُشمنی یہ ہے اپنے سے دُشمنی

یہ دُشمنی، نظامِ الٰہی سے دُشمنی
مرضیِ حق سے. یعنی خدا ہی سے دُشمنی

بے لاگ آگ کو تو ذرا چھُو کے دیکھ تُو
آجائے گا سمجھ میں ترے حُکمِ وَابْتَغُوْا

سُورج ہے آسماں پہ زمیں ہے ترے لیئے
سُورج سے ربطِ راست نہیں ہے ترے لیئے

اس دھُوپ کو نہ غیر سمجھ آفتاب کا
ناموں کے فرق نے تجھے دھوکہ دیا بڑا

جنت سجائے اپنی جو رحمت کی دھوپ میں
اللہ کو بھی پائے گا رحمت کے رُوپ میں

رحمت کو چھوڑ دے گا تو بچنا محال ہے
خورشید پھونک دے گا کہ عینِ جلال ہے

ہرگز نہیں خُدا سے خدا کا نبیؐ جُدا
بندہ نبیؐ کا بن کے کیا کر خُدا خُدا

کہتا ہوں صاف، وقتِ خموشی گذر چکا
حد سے دریدہ ذہنی مخالف کی ہے سوا

marfat.com

بے ادبیوں کو روکنا مقصود ہے مرا
کرتا ہوں ذکر اُنؐ کے حقیقی مقام کا

کب تک، بتاؤ چھلکے نہ پیمانہ ضبط کا — مٹی نے نورِ ذات کو مٹی سمجھ لیا
بالائے عرش اُس نے نہ دیکھا رسُولؐ کو — مٹی ہے خود تو مٹی ہی سمجھا رسُولؐ کو
بھیجی ہُوئی ہے دُھوپ یہاں آفتاب کی — کہلائے گی لُغت میں وُہ اس کی "رسُول" ہی
ہو کر "رسُول" غیر نہیں آفتاب کی — پھر غیرِ حق کہاں رہی ذاتِ محمدیؐ
مٹی پہ دُھوپ آئی تو مٹی بنی وُہ کیا — پھر کیوں خُدا کے نُور کو مٹی سمجھ لیا

مٹی سے بن کے تم بھی تو مٹی نہیں ہو آج
کس طرح کر رہے ہو فضا و خلا میں راج

تسخیرِ کائنات کا جوہر بشر میں ہو — نورِ خُدا ہی خاک تمہاری نظر میں ہو
زندہ رہیں شہید جو خاکی ہوں اصل کے — تُف اس پہ مُردہ جوشِ معراجؐ کو کہے
آیا تمہاری شکل میں تم میں خُدا کا نُور — کیا خاک تھا وُہ غیرِ خدا تھا خُدا سے دُور؟
رحمت خُدا کی، دُھوپ کا درجہ نہ پا سکی — اِک اِک صفت میں شان گرائی حضورؐ کی
اُلجھن میں پھنس کے رہ گئی، تھا عقل کا قصور — لولاک پر نظر ہو، تو ہے اصلِ خلق، نُور

ہر شے یہاں بدلتی ہے شکلیں ہزار ہا
پڑتا نہیں ہے فرق حقیقت میں اک ذرا

marfat.com

ہر شکل ہے اسی کی تجلی کا آئینہ — خود روبرو ہے، آئینہ خود اپنے آپ کا

ناظر، نظر، تجلی و صورت، وہی ہے سب
اُس میں اسی کے نور کی، دُنیا بسی ہے سب

اوّل بھی کبریا غنی، آخر بھی کبریا — نورِ ظہورِ ذات میں ہے، غرق، ماسوا

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝

انکسارِ محمّد (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم)

بڑے خود کو لکھیں اگر ہیچ و عاصی — شرافت ہے ان کی یہ ہے اِنکساری

دیا جن کو اللہ نے ظرفِ عالی، — وہی خود کو لکھتے ہیں "ناچیز" و "خاطی"

مگر تم نے کب اُن کو ناچیز لکھا؟ — کبھی کمتریں کہہ کے اُن کو پکارا؟

ذرا اتنی جرأت دِکھا کر تو دیکھو — کسی "سر" کو مسٹر بنا کر تو دیکھو

marfat.com

"گنہگار" خود کو کہیں اہلِ تقویٰ سے
زباں پر تمہاری مگر قبلہ کعبہ

مگر ٹوٹ جاتا ہے کیوں قاعدہ یہ
حبیبِ خدا کے لیئے ضابطہ یہ

اگر نورِ حق عبد کہتا ہے خود کو
یہ ہے انکسارا عزیزو، سمجھ لو

ہمیں عبد کہنے کا ان کو نہیں حق
نقیضِ ادب ہے، یہ جذبہ نہیں حق

بہت فرق ہے عبد میں عبدہٗ میں
نہ سمجھو گے، ڈوبو گے جب تک نہ ہو میں

وُہ لولاک والے، وُہ معراج والے
مقامِ محمد کو اللہ جانے

بشر کے تمثل سے کھایا ہے دھوکا
بشر یعنی آدمؑ، خُدا کا خلیفہ

"خُدا کا خلیفہ" بھی اللہ اکبر
وُہ نورِ محمدؐ کا تھا خاص مظہر

فرشتوں کا سجدہ اسی نورؐ کو تھا
دُرودوں کا تحفہ اسی نورؐ کو تھا

اُسی نورؐ سے عرش و کرسی بنے ہیں
اسی سے یہ عرشی و فرشی بنے ہیں

وہی نورِ باطن، وہی نورِ ظاہر
وہی نورِ اوّل وہی نورِ آخر

خُدا و محمدؐ، خُدائے محمدؐ
بلا میم احمدؐ، برائے محمدؐ

تمہارا "البشر"[1] ہے جہالت کا پُتلا،
بحکمِ خُدا اس سے چوپایہ اچھا[1]

"ترقی" کرے تو بنے ابنِ آدمؑ
نبی ہو، ولی ہو بنے فخرِ عالم

[1] (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

marfat.com

کرم ہے حبیبِ خدا کا "ترقی"
"ترقی"، ترقی نہیں باغیوں کی

وفادار بندے، محمدؐ کے بندے — خدا اُن سے راضی، وُہ راضی خدا سے
خدا و محمدؐ میں تفریق، باطل — ظہور و بطوں میں ہے توحیدِ کامل
سند اس کی قرآن و کلمہ کلیدی — اگر علم حق ہو، نظر عارفوں کی
نظر میں ہماری وہی وُہ سمائے — نظر میں نہ اب دُوسرا کوئی آئے
وُہ سب ہو کے اپنے کو ناچیز کہہ دیں — مگر ہم انہیں عبد کس مُنہ سے بولیں
خدا تو کہے اُن کو یٰسین و طٰہٰ[1] — مگر بے ادب کی زباں پر ہے "بندہ"

ہمارے وُہ آقا ہیں ہم اُن کے بندے
عبادیؔ[2] کہا ہم کو حکمِ خدا سے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [1] لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ (پ۹ - ع۱۲)

ترجمہ:- ان کے دِل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں لیکن ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں یہ لوگ مویشیوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

[2] قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۝ ترجمہ پہلے دیا جا چکا ہے (دیکھو نظم ہذا عبادہٗ)

marfat.com

زباں بند بندے کی اے شرم کردے — کہ آقا کو "بندہ" نہ کہہ کر پکارے

بلندیٔ شانِ محمدؐ کے صدقے — خدا بھی رضائے محمدؐ ہی چاہے[۳]

غنیؔ ہم وفادار بندے ہیں اُن کے

رضائے خُدا سے، "عبادی" کی رُو سے

[۳] آیت :- وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

حدیثِ قدسی :- كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نبوّت ولایت

مُصلّے اُدھر ہے اِدھر ہے محبت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

مخالف کو ہوتی ہے کیوں اس سے وحشت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

کِسی نے نمازوں وظیفوں میں ڈھونڈا، کِسی نے اسے اپنے دِل ہی میں پایا

شریعت شریعت، محبت محبت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

یہ مسجد جماعت یہ روزے نمازیں، نہ ہو عشق ان کا تو وُہ مُنہ پہ ماریں

خدا کی عبادت کی جاں ہے محبت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

نظر میں اندھیرا دلوں میں اندھیرا، بلا عدل جینے کا ہے نام دُنیا

شریعت ہے عزّت، طریقت حقیقت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

عبادت کا مقصد ہے سچّی محبت، محبت کا مقصود سچّی عبادت

بدن اور جاں کی ہے دونوں میں نسبت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

ولایت محبت نبوّت محبت، محبت کو تختِ قبائی کی عزّت

نبوّت ہے آنکھیں نظر ہے ولایت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

marfat.com

بنا اپنے باطن کو ظاہر سے پہلے کہ بنیاد گھر کی ہے اندر زمیں کے
نہ ہوں عشق و ایماں تو اعمال غارت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

تمہاری عبادت ہے، یادیں تمہاری وُہ راتوں کے سجدے یہ آہیں یہ زاری
نہ اُن سے ہے سیری نہ اِن سے ہے فرصت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

تمہیں ڈھونڈا سجدوں میں، اشکوں میں پایا غنیؔ مٹ گیا جب غنی ہی غنی تھا
عبادت کی جاں ہے خلوصِ محبّت، بظاہر نبوّت بہ باطن ولایت

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نورِ حق، ظہورِ اوّل، رُوحِ اعظم، رُوح قدس، برزخ کبریٰ

قرآن :- وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي اور (جب) پھونک دوں اسمیں اپنی رُوح (الحجر ع ۵ ص ۲۹۷)

احادیث :- اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا (یعنی ظاہر کیا)

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ رُوحِي سب سے پہلے اللہ نے میری رُوح کو پیدا کیا۔

اَنَا مِنْ نُّورِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِّنْ نُّورِي میں اللہ کا نور ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

قرآن :- قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي آپ فرما دیجئے کہ رُوح میرے رب کے امر میں سے ہے۔

گلشنِ راز :- ہمہ یک نور داں اشیاء و ارواح — گہہ از آئینہ پیدا گہہ ز مصباح

〃 〃 :- اوست ایجادِ جہاں را واسطہ — درمیان خلق و خالق رابطہ

شاہبازِ لامکانی جانِ او — رحمۃ للعالمین در شانِ او

عارف اطوار ہستہ جزو کل — خلقِ اوّل، رُوحِ اعظم، عقلِ کل

marfat.com

آغازِ نظم

روحِ قدُس ہے نور، وہی امرِ ذات ہے
آئینہ ہے، وجود ہے، وجہِ حیات ہے

نورِ ظہورِ حق ہے، وہی عقلِ اوّلیں
خود جانِ کائنات ہے خود جان آفریں

قدرت اسی سے، فعل و ارادہ اسی سے ہے
ہر جسم، کائنات میں زندہ اسی سے ہے

ساری یہ کائنات اسی سے ہے کائنات
لولاک اس کی شان میں، اسکے لیئے صلوٰۃ

حسن و حسین و حمد و محمدؐ اسی کے نام
ہر دل میں ہر نظر میں سمانا اسی کا کام

ہر دل اسی سے دِل ہے اسی سے نظر، نظر
بے روح، دِل نہ دِل ہے، نہ آنکھیں ہیں با اثر

ناز و نیازِ عشق و محبت اسی سے ہے
آہ و بکا و درد میں لذّت اسی سے ہے

ہر ذرّہ کائنات میں مظہر ہے "روح" کا
سانچے میں نورِ حُسن کے گویا ڈھلا ہُوا

اِک[1] آن کی ہے شان، مگر شان ہی تو ہے
حُسنِ ادا ہے پل کے لیئے، حُسن ہی تو ہے

محبُوب کی جھلک بھی غنیمت ہے عشق میں
دیدار جتنی دیر ہو دولت ہے عشق میں

جتنی جھلک دکھائیں تجلّی انہیں کی ہے
جیسی نمود چاہیں وُہ مرضی انہیں کی ہے

---

[1] اشارہ ایک حدیث کی طرف ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ زندگی ایک آن کے لیئے ملتی ہے۔ ("تجدد امثال" ایسے ہی لمحات کا تسلسل ہے)

marfat.com

کُن کے چمن میں آمرِ کُن کا ظہور ہے
ہر برگ، ہر شجر میں، محمدؐ کا نور ہے

جسم و صورت اور رُوح و حقیقت

برزخ ہے رُوح، شکل و حقیقت کے درمیاں
ہر جسم زندہ، رُوح کی ہے صورتِ بیاں

ظاہر ہے جسم، دید اسی میں ہے رُوح کی
ٹوٹا طلسمِ جسم مگر زندہ جاں رہی

بے جسم و شکل، رُوح کی ممکن نہیں نمود
ہوتا نہیں لطیف کا بے واسطہ شہود

رُوحِ بسیط ایک، مظاہر ہیں لاتعد
خورشید ایک ہے نہیں کرنوں کی کوئی حد

ہر ذرّہ، ہر زماں و مکاں ہے ظہورِ رُوح
ظاہر کہیں، کسی میں ہے پوشیدہ نورِ رُوح

فانی ہے شکل، رُوح کو ہرگز نہیں فنا
بیلے کا پھول مٹ کے بنا عطرِ موتیا

ہم کو نظر نہ آیا، نظر کا قصور تھا
سُورج تو ڈوب کر بھی جہاں تھا وہیں رہا

تقسیم رُوح و نور نہ شکلوں سے ہو سکی
ہر شان میں مدام ہو بارش درود کی

کُھلتا ہے بھید اس سے "سراجِ منیرؐ" کا
حق شان و حق نما ہے محمدؐ کا مرتبا

marfat.com

نورِ حق اور مادہ

کُنتُ کَنزًا مَّخفِیًّا... الخ

خواہاں ہُوئی جو ذاتِ خدا اپنی دید کی
تسکین شوقِ دید کا ساماں یوں کیا
خود نور، خود وجود ہے خود رُوح خود حیات
تقسیم و تجزئے کی مُصیبت سے پاک ہے
محبوس شکل و رنگ میں فانوس ہے کہ نور
جس ظرف میں ہو آب وُہی شکل آب کی
آئینہ خود ہے اپنی حقیقت کا آئینہ
حاجت تھی مادّے کی کہ اُبھریں نقوشِ جاں
صُورت ہو یا ہو مادّہ، پردے ہیں نام کے
بے مادّہ بھی نور ہے، با مادّہ بھی نُور

کُلَّ یَومٍ ھُوَ فِی شَانٍ

چاہا، ہر آن شان نمایاں رہے نئی
آئینہ ایک شان کے شایاں بنا لیا
ظاہر تجلّیات میں خود، نام کائنات
سب صُورتوں میں ہو کے بھی صُورت سے پاک ہے
بدلیں وُہ لاکھ، نور میں ہو گا نہ کچھ فتور
ورنہ نہ رنگ ہے، نہ کوئی شکل آب کی
ناظر کی ہے نگاہ میں صُورت کا آئینہ
خود مادّہ ہے برق کے ٹھہراؤ کا نشاں
اِک آڑ ہے لطیف کے جلووں کے واسطے
اشکالِ دِل فریب میں گم ہے ترا شعُور

marfat.com

"آئینہ"

کنزِ خفی کا آئینہ، لولاک کی نمود
نورِ محمدیؐ ہے ہمہ گیر باوجود

اس "آئینے" میں ذات کی عظمت ہوئی عیاں
اِک اک صفت کی ہیئت و صورت ہوئی عیاں

کنزِ خفی شنیدہ ہے، لولاک دیدہ ہے
پہنچا جو نور تک وہی "منزل رسیدہ ہے"

حدِ رسائی عاشقِ صادق کی ہے یہی
مٹنا ہے عشقِ ذاتِ محمدؐ میں "حق رسی"

کنزِ خفی کا مظہرِ اوّل ہے "آئینہ"
کلّی ہے ذات، مظہرِ اکمل ہے "آئینہ"

"آئینہ" خود ہے اپنی حقیقت کا آئینہ
ناسوت میں ہے عالمِ صورت کا آئینہ

ذاتِ مُرشد

اِس "آئینے" کا آئینہ، مُرشد کی ذات ہے،
مُرشد کی ذات برزخِ ذات و صفات ہے

برزخ کے واسطے سے پہنچ جاؤ نور تک
فانی ہو ذاتِ شیخ میں پہنچو گے دُور تک

---

marfat.com

چراغ

اِک دُوسرے سے ہو گئے روشن کئی چراغ
اوّل کا عین ہی تو ہُوا آخری چراغ

قرآں کی رُو سے اوّل و آخر ہے ایک ہی
فطرت یہی ہے دانۂ اوّل ہے آخری

نُوری فضا ہے اوّل و آخر اِسی میں گُم
حق حق ہے باطن و ظاہر اسی میں گُم

جو کچھ ہے روشنی ہے چراغوں کا نام ہے
دِل میں چمک ہے درد کی، داغوں کا نام ہے

اپنا جمال آپ ہے، آنکھوں کے سامنے
شکلیں حجاب نورؐ ہے، پردے ہیں نام کے

خود ناظر و نظر ہے وُہ، منظور بھی وُہی
ہاں دید نور، نور سے، خود نور کو رہی

جو کچھ ہے روشنی ہے سراجِ منیرؐ کی
دُنیا، جہاں، طلسم ہے، اصلاً ہے نُور ہی

marfat.com

صُورتِ حق

خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ

صُورت پہ اپنی خلق کیا اُس نے رُوح کو
یہ رُوح و نور ایک ہیں، سمجھو نہ ان کو دو

آدمؑ بھی خلق "صُورتِ حق" پر کیا گیا
"صُورت" کو ہم نے معنیٰ میں محدود کر لیا

آدمؑ سے، رُوح و نُور سے ظاہر ہیں مصطفیٰؐ
"صُورت" جو آپؐ کی ہے وُہی "صورتِ خُدا"

ہر عالمِ وجود میں ظاہر ہیں آپؐ ہی
اوّل بھی آنحضورؐ ہیں آخر بھی آپؐ ہی

ناسوت میں تمثّلِ انسانیت ہیں آپؐ
انفس ہیں آپؐ، عالمِ آفاقیت ہیں آپؐ

نائب ہیں، جانشین ہیں، اُمّت کے اولیاءؒ
صُورت میں ان کی دیکھئے اب "صُورتِ خُدا"

رکھتے ہیں دِل کے آئنے کو صاف اصفیاءؒ
بے صُورتی میں دیکھتے ہیں "صُورتِ خُدا"

"آئینے" پر خیال ہے، صُورت ہے لاپتہ
صُورت پہ جب خیال جما، آئینہ چھُپ گیا

تشبیہ میں بھی پاتا ہوں، تنزیہہ کا مزا
محبوبِ جان و دِل ہے محبّت کی ہر ادا

سارے یہ کھیل اپنی توجّہ کے ہیں غنیؔ
ہر آن ہر مکاں میں حقیقت ہے ایک ہی

marfat.com

۷۸۶

۹۲

تجلیاتِ نورِ محمدیؐ

محمدؐ۔ قاب ہیں قوسین کی۔ اس کو ذرا سمجھو
خدا کی شانِ ذاتی کو خدارا باخدا سمجھو

خدا اوّل، خدا آخر، خدا باطن، خدا ظاہر
صفاتِ غیر منفک کو۔ خدا سے کیوں جدا سمجھو

"اَدَب" کا گر تقاضہ ہے "خدا ہی کو خدا کہیئے"
خدا کے نورِ ذاتی کو محمدؐ مصطفےٰ کہیئے"

تو پھر کہیئے ہمیں کو "پیکرِ حسنِ ادب۔ کامل"
"اَدب" کو "اپنے"۔ "ذاتِ مصطفےٰ" پر اک جفا کہیئے

دلیل اس کی یہ ہے، جائز نہیں تقسیم وحدت کی[1]
کہ بٹ جائے گی پھر توحید بھی کلّی حقیقت کی

خدا تو با صفاتِ ذات ہی۔ کلی حقیقت ہے
وہی "اصلِ نبوت ہے"۔ وہی منزل ولایت کی

مرادِ کلمۂ توحید۔ دونوں ہیں تری وہمی
نہ اس سے ایک ثابت ہے۔ نہ اس سے ایک کی ہستی

نہ سمجھا کفر کو اپنے، نہ اپنے شرک کو سمجھا
"فقیروں"[2] سے بگڑ کر۔ خود بگاڑی عاقبت اپنی

---

[1] عقلاً بھی۔ نقلاً بھی۔ اصطلاح تصوّف کے لحاظ سے بھی۔ (۲ لگے صفحہ پر)

marfat.com

"میں نورِ حق ہوں۔ ساری خلق میرے نور سے پیدا" حدیثِ حق یہ ہے اسرار کا گنجِ گراں مایہ

مگر اہلِ ظواہر نے نہ ان اسرار کو سمجھا بیاں اُن کا نقیضِ معنیِ توحید ہی نکلا

محمدؐ نورِ حق ہیں۔ نورِ حق ارضی سماوی محمدؐ واصلِ حق ہیں یہ صورت شرک کی کیسی؟

ہوئی معراج جسمانی۔ خدا سے جب بھی واصل تھے سواری برق و رفرف پر بھی جسمِ پاک ہی کی تھی

یہ سب تھیں حالتیں اور صورتیں نورِ محمدؐ کی اَنَا نُورٌ مِّنَ الحق۔ کلھم مخلوق مِن نُوری

وہی تفصیلِ ظاہر کی۔ وہی ہے اصلِ کل ہستی غلط ناسوت میں دیکھے جو وہ مخلوق ہے اندھی

خدا اقرب بہ جاں ہے، ساتھ بھی ہے، ذات بھی تیری بتا۔ یہ کفر و بیدینی ہے یا ہے شرک و زندیقی

تعین ہے ترا فانی، ہے صورت بھی تیری فانی مگر پھر بھی ہے ان کے ساتھ اصلِ نورِ رحمانی

یہاں وہ جسمِ نوری تھے۔ یہ تھی اس نور میں قدرت سوارِ برق و رفرف تھا۔ یہ تھی اس نور کی قدرت

رکے اک حد پہ آکر۔ ہو گئے جبریل بھی عاجز کہا۔ یک سرِ مو بھی نہیں اڑ سکنے کی طاقت

خدا سے جا کے واصل جسم عالی تھا محمدؐ کا سمجھ سکتا نہیں انساں وہ تھا درجہ محمدؐ کا

زمیں سے آسماں تک بول بالا تھا محمدؐ کا بشانِ وصل اب بھی بول ہے بالا محمدؐ کا

۲؎ فقرار کرام ہی سچے اور پکے موحد ہوتے ہیں۔ جو توحید کے ٹکڑے کرے یا اس پر یقین رکھے وہی مشرک ہے۔ نہ اس کی توحید درست ہے نہ کلمہ۔ دیکھو کتاب تحقیق العارفین۔ فی حقیقت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ جلد اوّل و جلد دوم۔ جو آنہ۔ "ضلع لائل پور"

marfat.com

محمد مصطفےٰ ہیں ماورائے فہم انسانی
حقیقت اُن کی، نور اُن کا یقیناً جسم و صورت بھی
تمامی عالمیں ہیں آپؐ کی رحمت کے سائے میں
صلوٰۃِ عالمیں اُن پر، بحکمِ خاصِ ربّانی ؐ

غنیؔ کو جو دکھایا حق نے دیکھا ہے وہی اس نے
اُسے جیسا سمجھایا حق نے، لکھا ہے وہی اس نے
نہ اس کو کفر کا ڈر ہے، نہ خطرہ شرک کا مطلق
بجا ہے نور کا ڈنکا۔ بجایا ہے وہی اس نے

وہی حق ہیں وہی ساری خدائی
محمدؐ تک ہے مومن کی رسائی
مکاں سے لامکاں تک جلوہ گر ہے
محمد مصطفےٰؐ کی مصطفائی

marfat.com

نعتیہ سلام

marfat.com

۷۸۶
۹۲ھ

سلام

صاحبِ اوصاف عالی۔ السلام
حاملِ شانِ کمالی۔ السلام!

اے مثالِ بے مثالی۔ السلام
اے کمالِ باکمالی۔ السلام!

پیکرِ سرِّ جمالی۔ السلام
نورِ حسنِ لازوالی۔ السلام!

نعت تیری درحقیقت حمد ہے
قولی و فعلی و حالی۔ السلام

تجھ سے ہے رنگِ جلالی پُرجمال
رحمت شانِ جلالی السلام

تیری رحمت سے جہنم سرد ہے
پیکرِ روحِ جمالی السلام

قدر دانِ عاشقینِ صادقین
عاشقِ لحنِ بلالیؓ السلام!

السلام اے ہادیٔ دنیا و دیں
امتِ عاصی کے والی السلام

کیا چھپا سکتی ہے نورِ ذات کو
روضۂ اقدس کی جالی السلام

پھول برسائیں بہاریں رات دن
گلشنِ رحمت کے مالی السلام

حاضری ہم عاصیوں کی ہو قبول
امتِ عاصی کے والی السلام

اک سہارا آپؐ کی رحمت کا ہے
اپنے دونوں ہاتھ خالی السلام

دامنِ رحمت میں چھپ جائے غنیؔ
پیکرِ اکرام عالی السلام!

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝

(پارہ ۳۰)

حاملِ رُوحِ قرآں پہ لاکھوں سلام — پیکرِ نور یزداں پہ لاکھوں سلام

محسنِ نوعِ انساں پہ بیحد درود — جانِ ہستیِ امکاں پہ لاکھوں سلام

خُلق سے ان کے ہے آدمی آدمی — محسنِ خاصِ انساں پہ لاکھوں سلام

حشر میں عاصیوں پر ہے سایہ فگن — اُن کی رحمت کے داماں پہ لاکھوں سلام

پیشِ رب بر زبان اُمتی اُمتی — مصدرِ فضل و احساں پہ لاکھوں سلام

عشقِ رحماں سے رحماں ہے محبوب بھی — مرکزِ عشقِ رحماں پہ لاکھوں سلام

شرک سے تنزیہ بھی ہے شانِ آپ کی — صیقلِ قلبِ انساں پہ لاکھوں سلام

شانِ اولیٰ سے بہتر ہے آخر کی شان — شانِ مشہودِ جاناں پہ لاکھوں سلام

طاہرؐ و طیبؐ بھی ہیں نام آپ کے — ایسی تقدیس فرمی شاں پہ لاکھوں سلام

کاملؐ۔ واصلؐ۔ حامدؐ۔ احمدؐ — روحِ دیں۔ جانِ ایماں پہ لاکھوں سلام

عبد و حق دونوں معراج میں ایک جا — معنیٔ "عبد سبحاں" پہ لاکھوں سلام

رحمتِ عالمیںؐ پر ہے قرباں غنیؔ — مظہرِ شانِ رحماں پہ لاکھوں سلام

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

آخری سلام

غریبوں فقیروں کے آقاؐ سلام
یتیموں اسیروں کے مولاؐ سلام

یہ ہے آخری آج آقاؐ سلام
خطاکار بندوں کا مولا سلام

کرم ہوگا۔ رحمت سے کیجے قبول
دو عالم کے آقاؐ ہمارا سلام

حبیبِ خدا۔ سیّد المرسلینؐ
شہنشاہِ یٰسین و طٰہٰ سلام

وہ جس پر خدا کا ہے دائم درود
فرشتوں کے آقاؐ و مولا سلام

وہ جس پر ہے مومن کو حکم درود
خدا کے سراجاً مُنیرا سلام

خدائی کے مختار۔ محبوبِ حق
شہنشاہِ قوسین و ادنیٰ سلام

مِنَ اللہِ نورٌ۔ سلامٌ علیک
معلّٰی۔ مجلّا۔ مصفّا۔ سلام

مسافر کے، محتاج کے دادرس
سبھی ہم ہیں مہمان مولا سلام

بُرے اور اچھے تمہارے ہیں سب
نگہبان امت کے، آقاؐ سلام

خطاؤں پہ کیجے معافی عطا،
مکرر طلب کیجے مولا سلام

marfat.com

نواسوں کے صدقے میں سن لیں حضور — شہیدوں کا صدقہ ہمارا سلام
قبولِ سماعت ہو آقائے کُل — اَعِزّا۔ اَحِبّا۔ غنی کا سلام

۷۸۶
۴۹۲

نعتیہ سلام

نورِ حق۔ سِرِّ حقیقت السلام — رازدارِ رازِ وحدت السلام
شافعِ روزِ قیامت، السلام — دافعِ رنج و مصیبت السلام
السلام۔ اے سِرِّ وحدت السلام — السلام اے اصلِ کثرت السلام
نورِ بے سایا کی "صورت" السلام — روحِ دل۔ جانِ بصیرت السلام
ظاہر و اظہر۔ ظہورِ اولیں؛ — نورِ حق۔ روحِ رسالت السلام
جسم و جاں کے درمیاں آدم تھے جب — تم تھے سرکارِ نبوّت السلام
حق نشان و حق زبان و حق بیاں — اے حبیبِ ربِّ عظمت السلام
ہے وصالِ حق۔ محبّت آپؐ کی — عاشقوں کی ہے یہ جنت السلام،

marfat.com

عزت و عظمت ہے صدقہ آپؐ کا
آپ سے ہے شان ملّت السلام

امتیازی شان سے سب ایک ہوں
گم رہے وحدت میں کثرت[1] السلام

قوم کی حالت پہ گریاں ہے غنیؔ
ہو کرم اے جان رحمت السّلام

---

[1] فرقوں اور سیاسی جماعتوں کی کثرت۔

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

الوداعی سلام

بارگاہ حضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

الوداعی پیش ہے آقاؐ سلام
رخصتی ہے دل شکستوں کا سلام

سبز گنبد والے اے آقاؐ سلام
دل کی ہر دھڑکن کا ہے مولاؐ سلام

جبر کی آہوں کا لیں مولاؐ سلام
صبر کی دل سوزیوں والا سلام

دل کے ٹکڑے آنسوؤں کے ساتھ ہیں
بن گیا ہے خون کا دریا سلام

حال دل کا آپؐ پر ظاہر ہے سب
لب ہلانے کا نہیں یارا سلام

سجدہ ریزی تو یہاں ممنوع ہے
آنسوؤں کا لیں میرے مولاؐ سلام

آنسوؤں پر کس کا پہرا کس کا زور
لیجے آقاؐ ان کے سجدوں کا سلام

مرحبا اے میرے اشکوں کی جھڑی
حق رسیدہ ہے ندامت کا سلام

کاش ہو جائے قبولِ بارگاہ
پیش خدمت ہے یہ فرقت کا سلام

اے غنیؔ کے دل کی دھڑکن ساتھ چل
چھوڑ جا دربار میں اپنا سلام

تاکہ ہر دم پیش ہوتا ہی رہے
بارگاہِ قدس میں تیرا سلام

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

الوَداعی سلام

بارگاہ حضور سیّد الانام صلی اللہ علیہ وسلم

الوداعی پیش ہے آقاؐ سلام — رخصتی ہے دل شکستوں کا سلام
سبز گنبد والے اے آقاؐ سلام — دل کی ہر دھڑکن کا ہے مولاؐ سلام
جبر کی آہوں کا لیں مولاؐ سلام — صبر کی دل سوزیوں والا سلام
دل کے ٹکڑے آنسوؤں کے ساتھ ہیں — بن گیا ہے خون کا دریا سلام
حال دل کا آپؐ پر ظاہر ہے سب — لب ہلانے کا نہیں یارا سلام
سجدہ ریزی تو یہاں ممنوع ہے — آنسوؤں کا لیں مرے مولاؐ سلام
آنسوؤں پر کس کا پہرا کس کا زور — لیجے آقاؐ اِن کے سجدوں کا سلام
مرحبا اے میرے اشکوں کی جھڑی — حق رسیدہ ہے، ندامت کا سلام
کاش ہو جائے قبول بارگاہ — پیش خدمت ہے یہ فرقت کا سلام

marfat.com

اے غنیؔ کے دل کی دھڑکن ساتھ چل
چھوڑ جا دربار میں اپنا سلام
تاکہ ہر دم پیش ہوتا ہی رہے
بارگاہ قدس میں تیرا سلام

میں پروانہ ازل سے آپ کا ہوں
مثالِ شمع اب تک جل رہا ہوں
خموشی ہی مری گویا زباں ہے
حروفِ لوحِ تربت بن گیا ہوں

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

سلامٌ علیک

(مدینہ منورہ میں لکھا اور پیش کیا گیا)
۲ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

حبیبِ معلّٰے سلامٌ علیک
محبّوں کے مولا سلامٌ علیک
غریبوں کے ملجا سلامٌ علیک
یتیموں کے ماوا سلامٌ علیک
مدینے کے آقا سلامٌ علیک
خُدائی کے داتا سلامٌ علیک

خُدا کی تجلّی ہو، نُورِ خُدا
ظہورِ بُطونی ہو، نورِ خُدا
ازل سے ہو، ذاتی ہو نورِ خُدا
وہاں بھی، یہاں بھی ہو نورِ خُدا
مدینے کے آقا سلامٌ علیک
خُدائی کے داتا سلامٌ علیک

دَرِ مُصطفٰے پر گدا آئے ہیں
بہت دُور سے بے نوا آئے ہیں
یہاں بخشوانے خطا آئے ہیں
مسیحا سے لینے شِفا آئے ہیں
مدینے کے آقا سلامٌ علیک
خُدائی کے داتا سلامٌ علیک

marfat.com

فقیروں کے دامن نہ خالی رہیں
نہ مایوسِ رحمت سوالی رہیں
عطائیں، جمالی کمالی رہیں
نگاہیں کرم کی، مثالی رہیں
مدینے کے آقاؐ سلامٌ علیک
خُدائی کے داتاؐ سلامٌ علیک

زبوں حال کشتی ہے زیر و زبر
حضورؐ اپنی اُمت کی لیجے خبر
دُعاؤں میں آقاؐ نہیں ہے اثر
کرم کی ہو ہم پر خُدارا نظر
مدینے کے آقاؐ سلامٌ علیک
خُدائی کے داتاؐ سلامٌ علیک

کرم خاص، ہم پر یہ کر دیں حضورؐ
دِلوں کو محبت سے بھر دیں حضورؐ
ہمیں مخلصوں کی نظر دیں حضورؐ
عمل میں ہمارے اثر دیں حضورؐ
مدینے کے آقاؐ سلامٌ علیک
خُدائی کے داتاؐ سلامٌ علیک

محبوں عزیزوں کا مولاؐ سلام
غنیؔ پیش کرتا ہے اپنا سلام
مریضوں کا لیجے مسیحاؐ سلام
محبت کے ماروں میں سب کا سلام
مدینے کے آقاؐ سلامٌ علیک
خُدائی کے داتاؐ سلامٌ علیک

marfat.com

مَناقِبِ
بزرگانِ دِین

marfat.com

منقبت حضور غوث الثقلین وسیلہ دارین محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم

سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد حضرت عبدالقادر جیلانی حسنی و حسینی قدس سرہ العزیز

میں غلامِ خواجہؒ ہوں میں ہوں گدائے غوثِ پاکؓ
دل نثارِ خواجہؒ میرا، جاں فدائے غوثِ پاکؓ

عشق سے ان کے چمک جاتا ہے دل کا آئینہ
نورِ ایماں کو بڑھاتی ہے ولائے غوثِ پاکؓ

قربِ حق کی جنتیں ہیں ہم غلاموں کے لیئے
ہے رضائے حق وہی جو ہے رضائے غوثِ پاکؓ

امتِ عاصی کو دولت پھر ملی "توحید" کی
کھو چکے تھے ہم جسے نعمت وہ لائے غوثِ پاکؓ

بج گئے ڈنکے جہاں میں اولیاء اللہ کے
سجدہ گاہِ مؤمنیں ہے نقشِ پائے غوثِ پاکؓ

ہر دلِ مومن ہے دیوانہ جنونِ عشق سے
کیسا مومن ہے نہیں ہے جو فدائے غوثِ پاکؓ

جلوۂ پاکِ محمدؐ ہیں وہ چشمِ عشق میں
آ گئے سرکارؐ گویا، ایسے آئے غوثِ پاکؓ

آپؓ عینِ مصطفےٰؐ تھے، ہے یہی کافی دلیل
اولیاءؓ کی گردنیں تھیں زیرِ پائے غوثِ پاکؓ

جامعِ اکمل ولایت اور نبوت کے حضورؐ
اور فنائے "جامعیت" ہے بقائے غوثِ پاکؓ

ورثۂ مشکل کشاؓ ہے قادری عرفان و علم
شان رکھتی ہے علیؓ کی ہر ادائے غوثِ پاکؓ

جو نہ سمجھیں "عشق" کیا ہے مضمرات "عشق" کیا
کیا سمجھ سکتے ہیں وہ شانِ بقائے غوثِ پاکؓ

marfat.com

عِلم ہے محدود ان کا مادّیت تک فقط
ماورائے مادّہ بھی ہے ضیائے غوثِ پاکؓ

اولیاء اللہؓ ہیں زندہ نشاناتِ خُدا
آستانے ان کے ہیں زیرِ لوائے غوثِ پاکؓ

دامنِ خواجہ میں چھُپ کر پہنچے ہم عاصی کہاں
جبکہ خواجہؒ آپ ہیں زیرِ لوائے غوثِ پاکؓ

دونوں موجیں بحرِ لا موجود اِلّا اللہ کی
صُورتِ خواجہؓ وُہ ہو یا ہو ضیائے غوثِ پاکؓ

بادۂ دو آتشہ سے مست ہیں دونوں[1] غنیؔ
چشم، مستِ جامِ خواجہؒ، دِل، فدائے غوثِ پاکؓ

پیر کی اہمیّت
اور اس کے چند اوصاف

آئینۂ وجود کا مُرشد ہے اِک نشاں،
برزخ ہے نورِ وحدت و کثرت کے درمیاں

"تفصیل" و "اختصار" کے مابین رابطہ
پیرانِ سلسلہ کے خزانوں کا راستہ

---

[1] یعنی (i) چشم اور (ii) دِل جن کا ذکر مصرعۂ ثانی میں ہے۔

marfat.com

ڈوبے ہوؤں کے واسطے زنجیر آہنی
زنجیر "سلسلہ" کی ہے پہلی کڑی یہی

احکام وابتغوا[1] کی ہے تعمیل اوّلیں
بہرِ مُرید، زینۂ بامِ عروج دیں

"صورت[1]" خدا کی، نورِ محمدؐ کی شان میں
ذُوَ وَجْہَتَیْن، حرفِ مشدّد کی شان میں

صُورت خدا کی کچھ نہیں، صورت ہے پیر کی
نورِ محمدی بھی حقیقت ہے پیر کی

کنزِ خفی کا راز، لباسِ مجاز میں
خود ناز آشکار ہے رنگِ نیاز میں

مُرشد ہی نورِ ذات و رسالت کا ہے بیاں
دونوں ہیں ذات پیر میں بے شبہ و بے گماں

تکمیلِ عشق کے لیے صورت ہے لازمی
منزل، مُراد، راہ نما، ذات پیر کی

---

[1] (۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ الخ (۵-۳۵)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اس کی طرف وسیلہ اور مجاہدہ کرو اس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(۲) قال اللہ تعالیٰ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ ۝
(بنی اسرائیل۔ ع ۶)

یعنی وسیلے سے مراد ایسا شخص ہے جو منزلت میں اقرب الی اللہ ہو۔

مفصل بحث کے لیے دیکھو میری تصنیف "قرآنی تصوف اور اقبالؒ"، صفحات ۲۶۳-۲۶۴

[1] خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ۔ پیدا کیا اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر

(مراد آدم کامل یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضورؐ کے جانشین اولیائے کرام و مشائخ عظام ہیں)

یعنی وہ اللہ کی صورت پر ہوتے ہیں۔

marfat.com

بے پیرے

تشبیہ کے بغیر ہے تنزیہہ بے نشاں
بے پیر کو خدا ملے ہے صرف اِک گماں

ٹانکا نہ اِک لگا سکیں استاد کے بغیر
استادِ علمِ حق سے مگر مفت کا ہے بَیر

طفلانِ بے شعور کے بستوں میں ہے خُدا
ہر کھوکھلا قلم ہے ادیبوں کا ناخُدا

پڑھ کر کتاب بنتے ہیں "یزداں شکار" سب
"جہد و جہادِ عشق" کی فرصت کسے ہے اب

خودرائی کے شکار، اطاعت سے ہے گریز
بھولے ہوئے ہے نفس، قیامت کی رستخیز

بیعت تو ہے رسُول کی سنّت، غلط نہیں
نفسِ لعیں کے حق میں، اطاعت غلط نہیں

ایمان قربِ ذات پہ جھوٹا ہے کیوں ترا
جھوٹے گواہ[1]، قلب بھی اندھا ہے کیوں ترا

بدظن نہ ہو فقیر سے اس کا نہ بن عدو
وُہ تو سُنا رہا ہے تجھے حُکمِ وَابْتَغُوْا

"مولائے روم" بن نہ سکے مولویِ رُوم
جب تک جنابِ شمسؓ کے پکڑے نہیں قدوم

---

[1] مشاہدے کے بغیر گواہی جھوٹی گواہی ہوتی ہے، لہٰذا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں شہادت بلا مشاہدہ باطل ہے۔
مرشد کی ذات میں مشاہدہ ہوتا ہے۔ مولائے رومؒ فرماتے ہیں ؎

چُوں تو کردی ذاتِ مرشد را قبول
ہم خُدا را یافتی وہم رسُولؐ

marfat.com

قائل نہیں جو پیر کے، بے پیر ہے آج کے
بے پیر موت، موت ابوجہل کی سی ہے

بہتر نہیں وُہ خواجہؒ و رومیؒ و شمسؒ سے
اندھوں کو آفتاب میں بھی تیرگی ہی ہے

وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ
(حکمِ قرآن)

بالراست بے وسیلہ خدا تک پہنچ محال
"پاپائیت" کا قول، جہالت کا قول ہے
انکارِ حق سے، نفس کی راہِ فرار ہے

توڑے خُدا کا حکم، کسی کی نہیں مجال
یہ وَابْتَغُوْٓا، خدا و رسالتؐ کا قول ہے
لیکن وسیلہ، رُوح کو وجہِ قرار ہے

وسیلہ کی مزید وضاحت

احسن وسیلہ، نورِ خدا میں فنائیت
ماہر ہیں، جانشین رسالتؐ پناہ کے
ایمان جن کا کلمۂ توحید بن گیا

اس کا وسیلہ، ماہرِ فن پر فدائیت
پیکر بھی ہیں وُہ عشقِ ولایت پناہ کے
معناً دوئی کو دِل سے جنہوں نے مٹا دیا

marfat.com

حامل وہی ہیں حمد و محمدؐ کے راز کے
آئینے حُسن و عشق کے راز و نیاز کے

طوطے نہیں وُہ علم کتابی و قال کے
سرچشمے ہیں وُہ علم لدنی و حال کے

استاد علم و فنِ طریقت ہے، پیر ہی
رُوحِ نیاز و ناز حقیقت ہے پیر ہی

اک شمعِ نور ہے وُہ اجالا ہے سر بسر
ظلمت کدے میں نفس کے، طالب کی ہے سپر

دشتِ بلائے عشق، خطرناک و پُر خطر
بے پیر و دستگیر، خطرناک تر، سفر

جب تک فنا نہ اپنی ہو، مِلتا نہیں خُدا
مرشد ہے اس "فنائے محبّت" کا واسطہ

پہلی ہے "درس گاہِ فنا" ذاتِ شیخ ہی
پہلی فنا ہی عشق میں ہوتی ہے آخری

مِٹ جاؤ، ٹوٹ ٹوٹ کے، مثلِ حبابِ بحر
اک بار آبِ بحر، ہمیشہ ہو آبِ بحر

درجے فنا میں، شیخ و رسُولؐ و خُدا کے ہیں
کہنے کو تین، ذیل میں وہ ایک لا کے ہیں

مرکز کی سمت پیر سے مِلتی ہے یک رُخی
مرکز پہ لوٹ لوٹ کے جاتے ہیں اس سے ہی

ٹوٹا اُسی سے بُت بھی ہمارے وجود کا
دیوارِ خام جب گری، پردا ہی اُٹھ گیا

"بُرزخ" سے شیخ کے ہے گناہوں کی روک تھام
پھنستا ہے اپنے دام میں خود نفس بد لگام

زینے کو جس نے چھوڑا نہ آیا وُہ بام تک
تسبیح لاکھ پھیری، نہ پہنچا "امام" تک

مُرشد ہے اصل، جڑ ہے، شجر ہے وُہ بار ور
"اپنے پھلوں" کا ربِّ مجازی ہر اک شجر

مربوط ہیں شجر سے، تو جُزو و شجر، ثمر
ہو کر الگ شجر سے، ہیں پامال در بہ در

marfat.com

ہر تخمِ سختہ رُوح، "شجر در بطون" ہے
خامی رہی تو ساری اُمیدوں کا خُون ہے

دروازہ پیر، مسکن و منزل بھی پیر ہے
دریا بھی پیر، کشتی و ساحل بھی پیر ہے

جو پیرِ دستگیر پہ اپنے فِدا ہُوا
اس کو نبیؐ مِلا، اُسے اللہ مِل گیا

ایماں کی اصل، دیں کی ہے جان بھی یہی
اک ذرّہ سوزِ عشق کا، دِل کو مِلے غنیؔ

منقبت

مولائے ما، آقائے ما

مرتضائے مقبلاں، مولائے ما آقائے ما
دستگیرِ بے کساں، مولائے ما آقائے ما

سید و شاہِ زماں، مولائے ما آقائے ما
رازدارِ کُن فکاں، مولائے ما آقائے ما

اے نشانِ بے نشاں، مولائے ما آقائے ما
حق زبان و حق بیاں، مولائے ما آقائے ما

رہبرِ ایمانیاں، مولائے ما آقائے ما
عشق را گویا زباں، مولائے ما آقائے ما

marfat.com

دانشِ عرفانیاں، مولائے ما آقائے ما — بینشِ چشمِ نہاں، مولائے ما آقائے ما
صورتِ گنجِ نہاں، مولائے ما آقائے ما — معنیِ آیاتِ جاں، مولائے ما آقائے ما
جانِ جانِ فرشیاں، مولائے ما آقائے ما — افتخارِ عرشیاں، مولائے ما آقائے ما

اے غنیؔ رادو جہاں، مولائے ما آقائے ما
زیرِ داماں کن نہاں، مولائے ما آقائے ما

۳۰ر جنوری ۱۹۷۷ء بروز اتوار مطابق ۱۰ر صفر المظفر ۱۳۹۷ھ (یوم عرس)

منقبت

از (شاعرِ عرفاں) حافظ قاری رحمت علی خاں رحمتؔ رام پوری چشتی قادری

اللہ میں فنا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ — اک جلوۂ بقا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ
شیدائے مصطفیٰ ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ — محبوبِ کبریا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ
شاہوں سے وہ سوا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ — جو آپ کے گدا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ
ان کے بھکاریوں کے بھکاری ہیں تاجور — سلطانِ اسخیا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ
کونین میں چمکتے ہیں وہ چاند کی طرح — ذرّے جو زیرِ پا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ
کیا غم مرے سفینے کو طوفانِ بحر کا — جب میرے ناخدا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ

marfat.com

نوشاہِ معرفت ہیں وُہ سلطانِ علم ہیں
کیا کیا کہوں نہ کیا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ

غوثُ الوریٰؓ کی شان ہیں خواجہؓ کی جان ہیں
تصویرِ مرتضیٰؓ ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ

ہم دیکھتے ہیں حضرتِ قبلہ نیازؒ کو
یوں اب بھی رونما ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ

دیکھا شہِ غنیؒ کو تو دِل نے مرے کہا
واللہ رونما ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ

مِلتا ہے سائلوں کو طلب سے سِوا یہاں
رحمت شہِ عطا ہیں شہِ مرتضیٰ حسینؓ

marfat.com

غوثِ اعظم دستگیرؓ

نورِ عینِ نورِ سبحاں غوثِ اعظم دستگیرؓ
سرِ ذاتِ حمدِ ساماں غوثِ اعظم دستگیرؓ

روحِ امکاں جانِ جاناں غوثِ اعظم دستگیرؓ
مغزِ قرآں، شانِ ایماں غوثِ اعظم دستگیرؓ

حُسن کی جاں گل بداماں غوثِ اعظم دستگیرؓ
حُسنِ یوسف تم پہ قرباں غوثِ اعظم دستگیرؓ

اضطرابِ عشقِ پنہاں غوثِ اعظم دستگیرؓ
گرمیٔ دل ہائے سوزاں غوثِ اعظم دستگیرؓ

بے سر و ساماں کے ساماں غوثِ اعظم دستگیرؓ
پیرِ پیراں، میرِ میراں غوثِ اعظم دستگیرؓ

دِل ہے ویراں چشمِ گریاں غوثِ اعظم دستگیرؓ
المدد اے جانِ جاناں غوثِ اعظم دستگیرؓ

اے سریر آرائے اقلیمِ ولایت شاہِ دیں
تاجدارِ ملکِ عرفاں غوثِ اعظم دستگیرؓ

دین و ایماں کو حیاتِ نو عطا کی آپ نے
مُحیِ دیں سلطانِ دوراں غوثِ اعظم دستگیرؓ

مظہرِ کامل ہیں سرکارِؐ دو عالم کے حضور
ہم فقیر زیرِ داماں غوثِ اعظم دستگیرؓ

المدد آلِ علیؓ، شانِ حسنؑ جانِ حسینؑ
پنجتنؓ کے راحتِ جاں غوثِ اعظم دستگیرؓ

شیخِ کامل عبدِ قادر، مرشدِ کُل اولیاءؓ
فقرِ خالص کے نگہباں غوثِ اعظم دستگیرؓ

عاشقوں کی جان محبوبوں کے ہیں محبوبِ خاص
میرے دردِ دل کے درماں غوثِ اعظم دستگیرؓ

آپ کے خوانِ کرم کا ہے غنیؔ بھی ریزہ چیں
لاج رکھیے شاہِ جیلاں غوثِ اعظم دستگیرؓ

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

در مدحِ خواجہ معین الدین سلطان الہند
غریب نواز اجمیری

قدس سرہ العزیز

خواجۂ خواجگان غریب نواز رح
رہبرِ عارفاں غریب نواز رح
قبلۂ قلب و جاں غریب نواز رح
کعبۂ کاملاں غریب نواز رح
کامل کاملاں غریب نواز رح
منزل عارفاں غریب نواز رح
آسخیا بھی یہاں سوالی ہیں
بھرتے ہیں جھولیاں غریب نواز رح
بارگاہِ جناب رح کے خادم
رشکِ قدوسیاں غریب نواز رح
سر خمیدہ ہیں ملتیں در پر
مرجعِ کل جہاں غریب نواز رح

حق پرستوں کے خضر ہیں خواجہ ؒ
رہبرِ رہبراں غریب نواز ؒ
چشتیت کے شراب خانے میں
ساقیِ ساقیاں غریب نواز ؒ

دو جہاں میں ہوں شاد کام غنیؔ
فخرِ کون و مکاں غریب نواز ؒ

marfat.com

غزلیات

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

غزل

ملے جو تم مجھے کونین کا خزانہ مِلا
کہے گا کور بصر ہی مجھے خدا نہ مِلا

ملی نہ خاک جسے عشق کا مزا نہ مِلا
شفا مِلی نہ جسے دردِ لا دوا نہ مِلا

اندھیری رات میں جلتا ہوا دیا نہ مِلا
خدا کی راہ میں جس نے نہ کچھ دیا نہ مِلا

کسی کو تم سے کبھی کوئی خوں بہا نہ مِلا
نہ دینے ہی کا ہمیشہ کوئی بہانہ مِلا

خرد کو کعبہ کے اندر بھی بت نظر آئے
مجھے کہیں بھی سوا تیرے دوسرا نہ مِلا

تمھیں جو ڈھونڈنے نکلے تو کھو گئے خود ہی
تمہارے شہر میں اپنا ہمیں پتہ نہ مِلا

خرد کی میکدۂ عشق میں نہ بات بنی
تمام رند ملے کوئی "پارسا" نہ مِلا

خرد سے پاک محبت کو پاک رہنے دے
رضائے دوست سے چوں و چرا ذرا نہ مِلا

کسے سناؤں کہانی تباہیٔ دل کی
کہ دشتِ ہو میں ترے کوئی دوسرا نہ مِلا

ہزاروں عشق کے آتش کدے ملے لیکن
خدائی میں تری کوئی بھی دل جلا نہ مِلا

اندھیری رات کا ساماں کرو غنی دن میں
سفر طویل ہے ساتھی بلا، بلا نہ مِلا

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

قِدم سے قَدم تک

شوقِ شدّاد فقط باغِ ارم تک پہنچا
ذوقِ زاہد صلۂ خلد و نعم تک پہنچا

جسمِ محبوبِ خدا غیبِ قِدم تک پہنچا
میری معراج کہ میں اُن کے قَدم تک پہنچا

کس کا شہرہ ہے عرب سے جو عجم تک پہنچا
نورُ اللہ کا، اللہ سے ہم تک پہنچا

حکمِ حق، قولِ خدا، قول جو ہم تک پہنچا
بر سرِ عرش بریں، سَر جو قدم تک پہنچا

وہ بھی پہنچے گا خدا تک جو حرم تک پہنچا
حق نما خود بنا جو اُنؐ کے قدم تک پہنچا

وہ ہے اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
یہ تو کہنا ہی غلط ہے کہ وہ ہم تک پہنچا

ایک موجود حقیقی وہی، باقی، لاشے
ہم بھی لا اور وہ سب لا ہے جو ہم تک پہنچا

ابر میں جیسے بدلتی ہوئی شکلیں ابھریں
نقش بر آب تماشا ہے جو ہم تک پہنچا

ہے بھی سب اور نہیں بھی۔ یہ معمہ کیا ہے
نقطہ حرفوں میں چھپا جب وہ قلم تک پہنچا

اسمِ اللہ محمدؐ کی بسی ہے بستی
نقطہ دفتر ہوا جب لوح و قلم تک پہنچا

marfat.com

عشق میں دیکھی اسی دل نے بقا کی صورت
کوچۂ تیغ سے ہو کر جو عدم تک پہنچا

آپؐ کے ذکر کو اللہ نے رفعت بخشی[1]
ایک اک حرفِ ثنا، عرشِ کرم تک پہنچا

زندگی اس کی نصیب اس کا ہے عظمت اسکی
غرق ہو کر جو ندامت میں حرم تک پہنچا

تجھ پہ صدقے، تیرے قربان امرسوزِ دروں
دل کی آواز کو بھی شاہِ کرم تک پہنچا

انؐ کے غم میں جو مری آنکھ سے آنسو ٹپکا
وہ غنیؔ حشر میں میزانِ کرم تک پہنچا

---

[1] ورفعنا لک ذکرک ۝ القرآن

marfat.com

۷۸۶
۵۹۲

غزل

دلِ تباہ کسی سے نباہ کر نہ سکا
گناہگارِ وفا یہ گناہ کر نہ سکا

جمالِ یار سے صَرف نگاہ کر نہ سکا
میں اپنے ذوقِ نظر کو تباہ کر نہ سکا

امید لطف پہ جیتا رہا۔ جیا تو سہی
میں اپنے عشق سے کامل نباہ کر نہ سکا

خرد کی راہ جنوں میں نہ چل سکا میں کبھی
جنوں کی فردِ عمل کو سیاہ کر نہ سکا

اُمیدِ لطف و عطا نے بنا دیا صابر
ہزار جور و جفا پر بھی آہ کر نہ سکا

نظر تھی ان کی کہ برقِ نظر گری دل پر
میں آہ کو بھی ستم کا گواہ کر نہ سکا

نمازِ عشق رہی ہے سجود ہی میری
جبیں کو داغِ ریا سے سیاہ کر نہ سکا

نکل سکا نہ انا کے بسیط سے باہر
میں "وہم غیر" سے ہرگز نباہ کر نہ سکا

غنیؔ کا سجدہ تمھارے سوا حرام رہا
تمھیں نہ دیکھے، غنیؔ یہ گناہ کر نہ سکا

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

غزل

حُسنِ کائنات

جوہرِ کمالِ عشق کا تیسری تجلیات — تو کائناتِ حسن ہے یا حسنِ کائنات
دریائے وقت ہی کی ہے موجِ رواں حیات — اک موڑ اُس کی راہ میں، کہلائے ہے ممات
اللہ خود جمال ہے، جانِ جمالیات — اک چشمِ اشتیاق، سراپائے کائنات
الزام دل پہ عشق و محبت کا ہے عبث — رنگیں نقوشِ دہر ہیں کس کے تصورات
مرکز مری نگاہِ محبت کا ایک بُت — زاہد کے دل کو چیریئے، نکلے کا سو مناٰت
پُر لطف جستجو تھی، وہ پیشِ نظر بھی تھے — ہم شاخ شاخ، جلوہ گری ان کی پات پات
تو خود جمال اور مُحبِّ جمال ہے — تیرا جہان کُل ہے جہانِ جمالیات
خیر من الفِ شہر ہے اک رات قدر کی — صدیوں سے بھی ہے افضل و اشرف یہ ایک رات
سو سال بھی کریں تو ادا شکرِ حق نہ ہو — دس سال کعبے میں ہمیں بخشی یہ پاک رات
تیرا ہی نورِ ذات مصوّر ہوا یہاں — تو حُسنِ کائنات ہے، خلّاقِ کائنات

وہ راز ہے یہ، شرح میں جس کی، زباں ہے گنگ
مجھ میں وہ ہیں ہوں اُس میں غنیؔ گُم مع الجہات

غزل

صورت[1]

میں نے دیکھی ہے کبھی جب گل تر کی صورت
پھر گئی دل کی نگاہوں میں تمہاری صورت

نقش یوں دل کے نگیں پر ہے تمہاری صورت
دل نشیں اب نہ کبھی ہو گی کسی کی صورت

دیکھ لو حسنِ محمدؐ کی جمالی صورت
اور کیا ہو گی خدائی میں خدا کی صورت

عشق ہر رنگ میں رکھتا ہے انوکھی صورت
دار پر بھی نظر آتی ہے انہیں کی صورت

خیر ہے حسن میں پڑھ لیجے حدیثیں انؐ کی[2]
رحمت حق ہے جہاں بھی ہو جمالی صورت

ہو گی محبوب کے ماتھے کی شکن بھی رحمت
سینۂ عشق سے لگ جائے جلالی صورت

طور پر عشق کو بے ہوش بنایا کس نے؟
جلوۂ نور میں ظاہر ہوئی کس کی صورت

اپنی پہچان ہوئی۔ جب کہ ضعیفی آئی
ظلمتِ شب میں نظر آئی ہے اپنی صورت

برزخِ پیرِ غنیؔ دل پہ جمالے ایسا
اپنی صورت بھی نظر آئے انہیں کی صورت

---

[1] صورت" کے مفہوم کی وسعت کا بیان صفحہ آئندہ پر پہلے مطالعہ کر لیا جائے تو بہتر ہو گا [2] حوالہ۔

باقی صفحہ آئندہ پر

"صورت" کی توضیح

"صورت" صرف مادّی و مجازی نہیں ہوتی بلکہ عالم مثال، عالم ارواح ۔حشر نشر، جنّت، دوزخ وغیرہ کہیں بھی "صورت" کے ذکر کے بغیر چارہ نہیں ۔بقول غالب ؎

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

انسان کے تجربات کی ابتداء مادیات سے ہوتی ہے اور اس کی فکر، اس کا شعور، اس کے واردات قلبی، علم و عرفان، سب اس کے مادّی و مجازی ماحول ہی سے وابستہ رہتے ہوئے غیر مادی اور حقیقی منزلوں تک پہنچتے ہیں ۔تاہم یہ صورت حال بالعموم کسب و اکتساب سے متعلق ہے، لیکن خاص ہستیوں کے لئے علم لدنی، کشف صدر اور الہام کی قوتوں سے ابتداء ہوتی ہے ۔اولیاء اللہ کو خاص طور پر ان قوتوں سے وافر حصّہ عطا ہوتا ہے اور انبیاء کرام علیہم السّلام، مذکورہ قوتوں کے علاوہ ایک اور زبردست قوّت سے نوازے جاتے ہیں، جسے وحی کہتے ہیں اور حضور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نور ذات ہونے کے باعث ان تمام قوتوں (بشمول وحی) کا سرچشمہ ہیں، ان سے عاشقانہ اور کاملانہ وابستگی (بلکہ آپؐ کی ذات میں فنائیت) کے بغیر اولیاء و انبیاء کو بھی معجزانہ قوتیں حاصل نہیں ہوئیں، نہ ہو سکتی ہیں ۔بہرحال عوام کے لئے عام ۔اور خواص کے لئے خاصّ صورت حال "ہے دیکھئے اس "حال" کو بھی صورت سے تعلق ہے (صورتِ حال) اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ "صورت" مادیات و مجاز سے لے کر الٰہیات و حقیقت تک پھیلی ہوئی ہے۔

marfat.com

لہٰذا میں جب اور جہاں "اچھی صورت" کا ذکر کرتا ہوں اس سے "جمال حقیقی" مراد ہوتا ہے، اسے مادی، مجازی حسن و عشق باور کرنا میرے "ذوقِ لطیف" پر جہالت کا ظلم ہے۔ سمجھانے کے لئے یہی پیرایۂ بیان اختیار کرنا پڑتا ہے اور یہی طرزِ بیان قرآن پاک میں بھی اختیار کیا گیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اسی طرح خود اللہ نے اپنی ذات اقدس و اطہر کے اظہار کے لئے بھی۔ صورتِ جمالِ محمدیؐ اختیار کی ہے کیونکہ یہی سنت الٰہیہ ہے اور یہی صورت ۔" اس کا مقرر کردہ قانون فطرت ہے، جہاں تک الباطن کا تعلق ہے، اس کی کوئی "صورت" نہیں ہے (یہ اس کی شان تنزیہہ ہے) لیکن بحیثیت ھوالظاہر وہ صورت "جمالِ محمدیؐ"۔ یعنی اپنے "نور" کی "صورتوں" میں "ظاہر" ہے اور یہ اس کی شانِ تشبیہہ ہے تاہم یہاں صورت" کا مفہوم عام نہیں ہے۔ مرشد کامل ہی سمجھا سکتا ہے۔ یہاں صرف اتنا اشارہ بے محل نہ ہوگا کہ "صورت" محض ایک medium ہے جسے آئنہ کہہ لیجئے، جس کے ذریعہ حسنِ حقیقی کا جوہر حقیقت نگر نگاہ میں ظاہر رہتا ہے، اسی پر قیاس کر لیجئے کہ خلق اللہ آدمَ علیٰ صورتہٖ کا کیا مفہوم ہے۔

مختصر یہ کہ "صورت" کا مفہوم بہت وسیع ہے جو مجاز و مادیت سے شروع ہو کر حقیقت و الوہیت پر ختم ہوتا ہے، اس کی ایک جہت مکانی اور دوسری لامکانی ہے۔

(مصنف)

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

بہاروں کے بغیر

خاک جینا ہے مدینے کے نظاروں کے بغیر
کیا چمن میں رنگ و بوئے گل بہاروں کے بغیر

آپ کی فرقت میں آقاؐ کیا ہو لطف زندگی
آسماں کی زیب و زینت کیا ستاروں کے بغیر

خشک بے اشک رواں ہے قصۂ غم جس طرح
کوہساروں کے نظارے آبشاروں کے بغیر

خامشی ہی ہے لبِ گفتار حضرت کے حضور
بج رہے ہیں ساز اس محفل میں تاروں کے بغیر

آستانوں پر ہی دیکھی شانِ عشاقِ نبیؐ
تاجداری ہو رہی ہے تاجداروں کے بغیر

زندہ بے اجسام خاکی بھی ہیں فانی فی الرسولؐ
جیسے دیواریں ستادہ ہوں سہاروں کے بغیر

اولیا ہی کو شرف تحتِ قبائی کا ملا
یعنی ہیں منزل رسیدہ رہ گزاروں کے بغیر

دین کی گہری جڑیں عہدِ خلافت میں ہوئیں
قلعہ مستحکم نہ ہوتا چار یارؓوں کے بغیر

دین کا حاصل نہیں کچھ ان سے رشتہ توڑ کر
ساز سے امید نغمہ اور تاروں کے بغیر

حاسدوں سے کیا غنیؔ محفوظ رہ سکتے ہو تم
پھول کھلتے ہیں کہیں گلشن میں خاروں کے بغیر

marfat.com

۷۸۶

غزل

نقوشِ ہستی خوشی سے اپنی مٹا رہے ہو بنا بنا کر
مزا ہے تخلیقِ نو میں ایسا بنا رہے ہو مٹا مٹا کر

کلی دلوں کی کھلا رہے ہو جمال اپنا دکھا دکھا کر
مَسل رہے ہو انہیں دلوں کو کبھی رخ اپنا چھپا چھپا کر

بنا رہے ہو مٹا مٹا کر مٹا رہے ہو بنا بنا کر
یہ شمعِ ہستی عجیب شئے ہے جلا رہے ہو بجھا بجھا کر

دلوں کی بستی حیات نگری فسونِ شعاری ہے عشق ہی کی
قدم قدم پر بسا رہا ہے اجاڑتا ہے بسا بسا کر،

یہ گرم آنسو یہ سرد آہیں، لگی کہیں ہے دھواں کہیں ہے
لگا رہے ہو چھپا چھپا کر، بجھا رہے ہو دکھا دکھا کر

تمہاری دنیا ہے عشق ساماں، چھپی حقیقت مجاز عریاں
کہ حُبِّ ذاتی دکھا رہے ہو حجاب حائل ہٹا ہٹا کر

marfat.com

تمہاری محفل رہے منور، ہزار شمعیں نثار اس پر
دیئے تمہارے ہیں داغ دل بھی، انہیں بھی کچھ جلا جلا کر

جو تم نے چاہا کہ خود کو دیکھو، خود اپنے جلووں کے آئینوں میں
انا کو اپنی ہی آپ دیکھا، مجازی صورت سجا سجا کر،

ہزار شکلوں میں ہو کے ظاہر نظر نظر میں سما گئے تم
تمہیں ہو محبوب آپ اپنے، نظر میں اپنی سما سما کر

تمام عالم ہیں اعتباری، تمہارے جلوے فقط حقیقی
وجود ہستی نمود ہستی، دکھائے جاؤ سجا سجا کر

تمہاری جنت تمہارا دوزخ، جمال اک ہے جلال دیگر
تمہاری رحمت غضب پہ غالب، رکھے گی سب کو بچا بچا کر،

نہ تو ہے مخلص نہ تیرے سجدے، کہ روح غائب ہے عشق حق کی
جبیں پہ زاہد ریا کا دھبا، خدا خدا کر خدا خدا کر،

تمام رونق تمام زینت، ہے نور محبوب کی بدولت
پیاری شکلیں رسیلی آنکھیں، دلوں کو لوٹیں لبھا لبھا کر،

تمہارے ہونے سے غنی کی ہستی، وجود میں ہے عدم کی بستی
تمہیں یہ بود و عدم کے پردے گرا رہے ہو اٹھا اٹھا کر،

marfat.com

۷۸۶
۶۹۲

نیا دِل

محبّت بخشی ہے اک نیا دل — حقیقی، کل شعوری۔ کل نما دل
ہوا ظاہر، ہوا باطن، مرا دل — پیمبر دل ہے، کعبہ دل، خدا دل
علیؓ مرتضیٰ، مشکل کُشا دل — نبیؐ دل، نورِ حق دل، مصطفیٰؐ دل
خدا دل ہے، خودی دل ہے اَنا دِل — مکاں و لامکاں، ارض و سما دل
سبھی کچھ ہے محبت آشنا دِل — سمندر، موج، کشتی، نا خدا دِل
ترا گھر ہے، تری دنیا، مرا دل — مٹا تجھ پر تو سب کچھ بن گیا دل
زہے آرام و خلوت گاہِ جاناں — گراں تر دو جہاں سے ہے مرا دل
بصیرت روح کی گہری نظر ہے — اسی کو عشق کہتا ہے "نیا دل"
جہاں تم ہو وہاں سب کچھ تمھیں ہو — یہی احساس اپنا کُل نما دل
تمھیں تم ہو، وہ باطن ہو کہ ظاہر — نہ میں ہوں میں، نہ دل مرا، مرا دل
مقیّد ہے کبھی، مطلق کبھی ہے — زمیں بھی، آسماں بھی ہے، مرا دل

marfat.com

اسی دل کو ہوئی معراج حاصل
فلک دل، قاب قوسین و دنیٰ دل

صدائے حق و ہو حق ہے دما دم
شراب و ساغر و مینا ہے یا دل

تجلّی حسن کی ظاہر ہوئی خود
جنونِ عشق کو کس نے دیا دل

نہ دیکھا دیکھ کر بھی کور دل نے
نہیں ملتا ہر اک کو دیکھتا دل

چھپانے کو ترے سب روپ دھارے
تری خاطر بنا بہروپیا دل

تمنّا تھی نہ قدموں سے جدا ہو
تمھاری رہ گزر میں بچھ گیا دل

بہاروں کو نہ کھٹکیں خار تیرے
شگفتہ گل ترے، ترے عنادل

مرا دل راز ہے ہر اہل دل کا
محبت کی نظر میں بس گیا دل

نوازا ہے اسے عشقِ نبیؐ نے
غنی ہے نور کا سانچا مرا دل

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

کس نے کیا دیکھا

غیب مطلق نے محمدؐ کی حقیقت دیکھی
یعنی اللہ نے اللہ کی صورت دیکھی

حمد۔ حامد نے خود اپنی کی "محمد" کہہ کر
اپنے اجمال کی۔ وحدت ہی میں کثرت دیکھی

ہم بنے "ہم" تو عجب اپنا تماشا دیکھا
غیر کی آنکھ سے خود اپنی حقیقت دیکھی

علم کسی پہ تکبّر کی لگا کر عینک
جہل اکبر کے فسادات کی صورت دیکھی

عشق نے راہ بری کی تو ملی وہ آنکھیں
جن سے ایمان کی احسان کی صورت دیکھی

حسن خود بیں نے بھی نظارے کی نظریں بخشیں
غنچے غنچے میں کھلے پھولوں کی رنگت دیکھی

اَینما گو سے سنا وجہُ خدا کا مژدہ
یعنی تشبیہہ میں تنزیہہ کی "صورت" دیکھی

چھپ گئی لاکھ حجابوں میں انا کی وحدت
پردے پردے سے مگر اس کی حقیقت دیکھی

سایۂ گنبدِ خضریٰ کی بہاریں لوٹیں
کرۂ ارض پہ اللہ کی جنت دیکھی

ارض طیبہ میں سکونِ دل مضطر پایا
ہر قدم پر شہِ لولاک کی رحمت دیکھی

irfan.com

ان سے دوری تھی جہنم کے بھڑکتے شعلے
رشکِ فردوس مگر ان کی محبت دیکھی

ذاتِ مطلق سے ہے محبوبِ مطہر واصل
اصلِ کل خلق کی معراجِ محبت دیکھی

ذرّہ ذرّہ سے اسی نور کا سورج چمکا
شپرہ چشموں نے اظہر کی نہ صورت دیکھی

قول و کردارِ نبیؐ۔ اصلِ کلیدِ قرآں
روحِ دیں صاحبِ طٰہٰ کی محبت دیکھی

قبل مرنے کے مرے ان کی محبت میں غنیؔ
جیتے جی ہم نے مدینے ہی میں جنت دیکھی

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

دردِ دل

یا الٰہی مٹ نہ جائے دردِ دل — درد دل ہے خود دوائے دردِ دل

کیوں ہو فانی مبتلائے دردِ دل — زندگی ہے ہر ادائے دردِ دل

کیوں خدائی لوں بجائے دردِ دل — جب خدا خود ہو جزائے دردِ دل

اس کے زیر پر زمین و آسماں — لامکانی ہے ہمائے دردِ دل

محو دیدِ یار ہو کر رہ گیا — سب سے چھوٹا آشنائے دردِ دل

مرحلے ہیں عشق کے موت و حیات — رنج و راحت نقش ہائے دردِ دل

جہنم گرما آگ ہیں باغ و بہار — ہر قدم پر جلوہ ہائے دردِ دل

دل جلوں کی جان سوزِ عشق ہے — جانِ جاناں ہے خدائے دردِ دل

حُبِّ ذاتی کا تقاضا تھا ظہور — خلق عالم ہے ادائے دردِ دل

رونقِ بازارِ کن ہے عاشقی — جانِ عالم مبتلائے دردِ دل

marfat.com

میں ہی میں ہوں یا تمھیں تم عشق ہیں
کون سمجھے راز ہائے دردِ دل

اب نظر کس سے چراتے ہو کہو
کھُل گئے سب عقدہ ہائے دردِ دل

تم رگوں میں درد بن کر کیوں چھپے
جب ہو خود دارالشفائے دردِ دل

عشق کا طوفاں۔ تلاطم شوق کا
لاج رکھ لے ناخدائے دردِ دل

دیکھتی ہے ہر نگاہِ رازداں
کربلا میں کربلائے دردِ دل

ریگزارِ عشق میں ہیں آج تک
کعبہ ہائے نقش پائے دردِ دل

عشق کے جادو پہ کیا قابو غنیؔ
بس گیا خود بے بسائے دردِ دل

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

سرکارؐ کرم ہو

ہم سخت خطاوار ہیں سرکارؐ کرم ہو
رحمت کے طلب گار ہیں سرکارؐ کرم ہو

عاصی ہیں گنہ گار ہیں سرکارؐ کرم ہو
معذور ہیں لاچار ہیں سرکارؐ کرم ہو

کشتی ہے بھنور میں مگر اپنا ہے یہ عالم
غفلت میں گرفتار ہیں سرکارؐ کرم ہو

دشمن سے محبت ہے برادر سے عداوت
مٹنے کے یہ آثار ہیں سرکارؐ کرم ہو

دشمن کی نگاہوں میں کھٹکتے ہیں مسلماں
گلشن میں ہمیں خار ہیں سرکارؐ کرم ہو

محفل میں زمانے کی تماشا ہیں تو ہم ہیں
رسوا سرِ بازار ہیں سرکارؐ کرم ہو

احکامِ فقیہانہ، کہ تفسیر و تراجم
کل راستے پُرخار ہیں سرکارؐ کرم ہو

ہم عشق کے مارے ہوئے ہیں، آبلہ پا ہیں
گلزار بھی پُرخار ہیں سرکارؐ کرم ہو

پائے گا وہی آپؐ کو جو پائے گا خود کو
ہم خود سے ہی بیزار ہیں سرکارؐ کرم ہو

ملتے ہیں غنیؔ سب ہی مگر مل کے الگ ہیں
زنّار کے ہم تار ہیں، سرکارؐ کرم ہو

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

نعت ؐ

نورالانوارؐ

تم کیف ہو، سرور ہو، جام طہور ہو
نورِ نگاہِ عشق، تجلّی طور ہو

تم جانِ کائنات، بصیرت کے نور ہو
زیرِ حجاب رہ کے بھی حسنِ ظہور ہو

واصل بحق، حقیقتِ کُلّی کے نور ہو
حیرت فزائے عقل، فریب شعور ہو

اقرب ہو تم کسی سے، کسی سے نہ دور ہو
جب دو نہ ہوں، تمام ہی کل کا ظہور ہو

کس سے چھپے، کہاں چھپے، کیونکر چھپا رہے
دونوں جہاں جو خود ہو، جو آپ اپنا نور ہو

"میں" ہوں کہ تم ہو، کیسے دورا ہے پہ ہوں کھڑا
کیا سمجھوں، جب شعور، فریبِ شعور ہو

تم چودھویں کا چاند ہو، کہنا یہ ہے غلط
نوروں کے نور تم ہو، تمھیں حسنِ نور ہو

یارائے ضبطِ غم مرے دل کو نہیں ہے اب
دیکھو نہ اس نظر سے کہ شیشہ یہ چور ہو

ہر دو مجھے قبول، اگر اس سے خوش ہو تم
وہ ہو غرورِ حسن کہ حسنِ غرور ہو

نظارۂ جمال میں اپنے وہ محو ہیں
تا حشر ان کا آئنہ یارب نہ چور ہو

marfat.com

مجھ کو بنایا آئینہ کیوں آڑ کے لئے　　بے آئینہ حضور کو دیدِ حضور ہو

تم سر بسر غنیٰ ہو، مرے کوئی یا جئے
سنگِ غنا سے دل رہے قائم کہ چور ہو

ورق سادہ تھی ذاتِ صرفہ، مطلق
خیالِ جلوہ آیا تھا نہ مطلق ؛
محمدؐ نام سے پہلا تعین
نظر آیا بقیدِ جلوہ ، مطلق ،

سلہ بہ لحاظ انائے اعظم جو میرا اور میرے وجود کا خاص المحاض عنصر یا جوہر ہے۔
بقول حضرت اقبالؒ "وجود حضرت انساں نہ روح ہے نہ بدن"

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

ہم بھی ہیں

غلام سرورِ رحمت نواز ہم بھی ہیں
اسیرِ گیسوئے شاہِ حجاز ہم بھی ہیں

قتیلِ جنبشِ ابروئے ناز ہم بھی ہیں
شہیدِ راہِ محبت نواز ہم بھی ہیں

تمھاری راہ میں پس کر بھی آبرو یہ ہے
جوابِ سُرمۂ خاکِ حجاز ہم بھی ہیں

تمھاری بزم کی زینت نہیں ہے شمع فقط
خموش کشتۂ سوز و گداز ہم بھی ہیں

اِدھر بھی ایک تجلّی کہ دل رہے روشن
درِ حضورؐ پہ وقفِ نیاز ہم بھی ہیں

درِ حضورؐ کا درباں ہے غیرتِ محمود
تمھاری بزم کے ادنیٰ ایاز ہم بھی ہیں

کرم کی بھیک عطا ہو یہ ہے کریم کا در
جھکائے خاک پہ فرقِ نیاز ہم بھی ہیں

درِ حضورؐ پہ مٹتا ہے نور کا صدقہ
بھکاریوں میں سراپا نیاز ہم بھی ہیں

جلے نہ ہم کو جلائے، الم کی دھوپ یہاں
کہ زیرِ سایۂ امت نواز ہم بھی ہیں

کرم نے آپؐ کے محشر میں آبرو رکھ لی
حضورِ حق جو وہاں سرفراز ہم بھی ہیں

marfat.com

ہماری خاک کے ذرّے کہیں محبت ہیں
حضورؐ۔ پیکرِ سوز و گداز ہم بھی ہیں

عطا ہو ایسی ولایت جو اولیاء کو ہو
گدائے شاہِ غریب النواز ہم بھی ہیں

مجال کیا کہ مقابل ہیں قمریاں ٹھہریں
کہ اوجِ دیں کے غنی شاہِ باز ہم بھی ہیں

احبّا چھوڑتے ہیں مجھ کو۔ چھوڑیں
مرے سرکارؐ مجھ سے منہ نہ موڑیں

یہ منزل فقر میں آتی ہے اک دن
مرا دل توڑتے ہیں لوگ توڑیں

marfat.com

مجاز و حقیقت

تمہاری محبّت میں کھویا گیا ہوں
میں بحرِ فنا میں بقا آشنا ہوں

تمہیں بس رہے ہو نگاہوں میں ایسے
جہاں دیکھتا ہوں تمھیں دیکھتا ہوں

جہاں حُسن ہے، حُسن ہے وُہ تمھارا
حسین کوئی ہو، مَیں تمھیں دیکھتا ہوں

حسیں آنکھ سے بھی تمھیں جھانکتے ہو
میں ان کھڑکیوں میں تمہیں دیکھتا ہوں

مگر غور سے جب نظر تم پہ ڈالی
تو دیکھا کہ اپنے ہی کو دیکھتا ہوں

میں حُسن تماشا ہوں، خود ہوں تماشا
تماشائی بھی آپ اپنا بنا ہوں

کہیں حُسن بن کر ہوں جاذب دِلوں کا
کہیں بن کے عاشق پھنکا جا رہا ہوں

میں دونوں کا منبع ہوں دونوں ہیں مجھ سے
خودی بیخودی سب کا میں آئینہ ہوں

فریبِ نظر ہوں، نہ پردا تمھارا
میں اہلِ نظر کا، نظر آزما ہوں

یہ میں ہوں کہ تم ہو کہ ہوں دونوں میں ہی
کہ سب کچھ تمھیں ہو کہ مَیں کُل نما ہوں

فقط ایک ہستی فقط اک "ہُوالکل"
مجازات کو غرقِ کُل دیکھتا ہوں

مجازاً غنیؔ ہوں، مقید ہوں فانی
حقیقت میں سرِّ انا، اینما ہوں

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

غزل

خدا کی انوکھی کرم باریاں ہیں
خطا پوشیاں ہیں عطا پاشیاں ہیں

دو عالم میں جتنی یہ نیرنگیاں ہیں
وہ نورِ محمدؐ کی نقاشیاں ہیں

نہ سمجھو فلک پر شفق رنگیاں ہیں
کسی عشق خونیں کی سب سرخیاں ہیں

پریشانیاں ہیں۔ نہ بیماریاں ہیں
یہ نقاشِ رحمت کی نقاشیاں ہیں

اجل سے بھی ہوتی نہیں ہیں یہ ٹھنڈی
تمھاری محبت کی چنگاریاں ہیں

بگولوں سے بہلا کے اے دل نہ گھبرا
نہیں خاک ریزی، شفا پاشیاں ہیں

مدینے کی مٹی خدا مجھ کو کر دے
کہ معراج میری یہ پامالیاں ہیں

ولایت، رسالت، امامت، شہادت
محبت کی ساری ضیا پاشیاں ہیں

شریعت طریقت، ولایت، محبت
جمالِ محمدؐ کی رنگینیاں ہیں

خدا اس کا فرضی، نبی خاک مٹی (نعوذ باللہ) یہ ذہن جہالت کی جولانیاں ہیں

یہ خورشید انور، یہ ماہِ منور
عنایاتِ نوری کی پرچھائیاں ہیں

فراق و وصال و تمنا، امیدیں
محبت کی راہوں میں تاریکیاں ہیں

marfat.com

نہ سمجھو انہیں اپنی راہوں کے کانٹے ق انھیں کی طرف سے یہ گل پاشیاں ہیں
چمن میں یہ سبزہ، یہ گلہائے رنگیں اُسی حسنِ خود بیں کی رنگینیاں ہیں
خدا کی محبت کی دنیا نرالی نہ دشواریاں ہیں نہ آسانیاں ہیں
یہ حج و زیاراتِ مکہ و طیبہ ق خدا و محمدؐ کی مہمانیاں ہیں
یہاں موت بھی ہے حیاتِ حقیقی یہاں سطحِ دریا میں گہرائیاں ہیں
یہ تعمیر گاہیں ہیں قلب و نظر کی یہاں عشق میں حسن سامانیاں ہیں
یہاں حسنِ اوّل، یہیں عشقِ آخر یہ سب نورِ اوّل کی نیرنگیاں ہیں
نگاہِ محبت میں وہ بھی ہیں نوری بظاہر جو فولاد کی جالیاں ہیں
کہیں نورِ حق بھی ہوا ہے مقیّد تری عقل کا پردہ یہ جالیاں ہیں

غنیؔ۔ صرف رحمت پہ ان کی ہے تکیہ
نہ روزے نمازیں نہ کچھ نیکیاں ہیں

marfat.com

۷۸۶

غزل

بہاریں رہیں گلشنِ رنگ و بو میں
مرے دل کا آہو مگن دشتِ ہو میں

ترے میکدے کا جو ہے رند ساقی
وہ کیوں عمر کاٹے کسی آرزو میں

گلِ لالہ گویا ہیں ناسوت میں تھا
نظر تجھ پہ خاموش ہیں رنگ و بو میں

ترے دم سے ہے رونقِ بزمِ ہستی
بہاراں ہے تو۔ گلشنِ رنگ و بو میں

محلِّ محبّت ہے، دل عاشقوں کا
رہو اپنی جاگیر بے رنگ و بو میں

اُبل کر ڈبو دے جو ہر بت کدے کو
وہ گرمی نہیں آج اپنے لہو میں

زردزن کی الفت میں زنّار رگ رگ
برہمن چھپا ہے بتِ رنگ و بو میں

ملی پارسائی زمانے کو ساقی
ترے میکدے ہی کے جام و سبو میں

نہیں دل لبھاتا کسی کا بیاں اب
وہ لذت ملی ہے تری گفتگو میں

مَن و تو میں اب فرق کرنا ہے مشکل
کہ تو۔ من میں ہے میں چھپا شکلِ تو میں

غنیؔ نیستی میں نظر آئی ہستی
تعیّن تھا پردا انا اور ہو میں

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں

پڑھ جاؤ کتابیں لاکھ غنیؔ، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں
عاشق کی فنا اللہ رسی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ فکرِ خفی یہ ذکرِ جلی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ جہد و جہاد و تیغ زنی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں
یہ عشق مگر ہے عشقِ نبیؐ، ہے عشقِ نبیؐ اللہ رسی
یہ عشق کلیدِ کنزِ خفی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہے عشق بنائے خلقِ جہاں، عرفاں کیلئے اک راز عیاں
اُحبیت کی سب ہے جلوہ گری، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں
معراجِ محبت، شاہِ دنےٰ، ان کی ہی محبت عشقِ خدا
ہاں نورِ ظہورِ حق ہیں وہی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں
ان کے ہی کرم کا صدقہ ہے، جو کچھ ہے جہاں ہے، جیسا ہے
لولاک کا ہے اعلان یہی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں،

مسجودِ ملائک نورِ خدا تھا، ابلیسِ اطاعت میں نہ جھکا
منطق نے بگاڑا کھیل سبھی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں

دولت و صولت سب کو فنا، ہے نورِ خدا کو صرف بقا
عاشق کو ملا جینے کا مزا، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہر دم ہے مصیبت امت پر، ہر سمت سے حملے امت پر
کیا عشق میں آقاؐ کے ہے کمی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہو عشقِ نبیؐ مومن میں دِلی، ایمان یہ ہے، اسلام یہی،
ہے عشق کی نعمت سب سے بڑی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں

وہ نورِ خدا، رحمت کے دھنی، ہم در کے بھکاری "شاہ غنی"
ہے عشقِ نبیؐ، معراجِ وَلی، گر عشق نہیں تو کچھ بھی نہیں،

marfat.com

۷۸۶
۳۹۲

غزل

جدھر دیکھتا ہوں جہاں دیکھتا ہوں
تمھیں ہر جہت میں عیاں دیکھتا ہوں

تمھارا ہی آئینہ ہے ذرّہ ذرّہ
میں ان میں تمھارا نشاں دیکھتا ہوں

تمھارے کرم سے ملی ہیں وہ نظریں
میں قطرے میں دریا رواں دیکھتا ہوں

جو رازوں کی دنیا میں سب سے نہاں تھا،
اسے چشمِ دل سے عیاں دیکھتا ہوں

یہاں دیکھتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں
وہیں مل گئے تم جہاں دیکھتا ہوں

اس آئینہ خانے میں بود و عدم کے
کسی عشق کی داستاں دیکھتا ہوں

غمِ زندگی ہو کہ آلامِ دنیا
غبارِ رہِ عاشقاں دیکھتا ہوں

عجب چیز ساقی ترا میکدہ ہے
کہ ہر پیر کو یاں جواں دیکھتا ہوں

غنیؔ ہی غنی ہے مکاں و زماں میں
غنیؔ کو غنی کا نشاں دیکھتا ہوں،

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

غزل عارفانہ

غلامِ غلامانِ شمسُ الضحیٰ ہوں — قدم کا نشاں ہوں قدم آشنا ہوں
شہیدِ نگاہِ شہِ مرتضیٰ ہوں — قتیلِ محبت۔ نشانِ وفا ہوں
میں خاکِ کفِ پائے اہلِ صفا ہوں — میں اکسیر ہوں، نسخۂ کیمیا ہوں
ترے حسن کی ہر جھلک پر فدا ہوں — میں مرنے سے پہلے فنا ہو چکا ہوں

نہیں ہوں وہ "میں" اب۔ جو پہلے کبھی تھا
میں سب میں ہوں شامل۔ میں سب سے جدا ہوں

میں اہلِ نظر کا نظر آزما ہوں — میں ناداں کے حق میں معمہ بنا ہوں
نگاہوں میں رہ کر نگاہوں سے پنہاں — ہر اک آنکھ کی میں ہی پتلی بنا ہوں
جو ہوں چار آنکھیں تو صورت یہ ہو گی — کہ تم مجھ میں۔ میں تم میں جلوہ نما ہوں
جہاں میں وہیں تم۔ جہاں تم وہیں میں — فقط میں ہی میں ہوں۔ مگر تم خدا ہوں

marfat.com

مری مست آنکھوں کی مستی ہے مے میں
جو ہر دم پیے ہو۔ میں وہ پارسا ہوں

میں باغ و بہاراں۔ گُلِ ناشگفتہ
میں خوشبوئے گل ہوں۔ گل خوشنما ہوں

میں کانٹا ہوں لیکن ہوں آغوشِ گُل میں
نگاہِ دوئی میں کھٹکتا رہا ہوں

میں روحِ مجسّم ہوں۔ مطلق مقیّد
انا روح کی ہوں، میں روح انا ہوں

خود اپنا ہی دیدار۔ اپنے ہی جلوے
ہر اک روپ میں اپنا خود آئنہ ہوں

بلا ڈھونڈے پا جاتے ہیں پانے والے
میں باطن میں ظاہر، بظاہر چھپا ہوں

غنیؔ ہو کے تم نے غنی کو نہ پایا
میں تم سے ہوں ظاہر، تمھیں میں چھپا ہوں

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

غزل

محبت کا نقشہ جمائے ہوئے ہیں
میں سینے سے دل کو لگائے ہوئے ہوں

تمھیں کو میں دل میں بسائے ہوئے ہوں
اسے عرشِ اعظم بنائے ہوئے ہوں

نظر کو میں سب سے ہٹائے ہوئے ہوں
دوئی سے میں دامن بچائے ہوئے ہوں

تمھیں پا کے حسرت نہیں کوئی باقی
دو عالم سے ہاتھ اب اٹھائے ہوئے ہوں

دوا کی حاجت نہ اب ہے دعا کی
کہ منزل کو اپنی میں پائے ہوئے ہوں

نہ دل کو جلاؤ کہ گھر ہے تمھارا
رقیبوں سے اب تک بچائے ہوئے ہوں

بھٹکنے، بہکنے کا اب خوف کیوں ہو
تمھیں اپنا ضامن بنائے ہوئے ہوں

یہی قبل مرنے کے مرنا ہے یارو
میں خود لاش اپنی اٹھائے ہوئے ہوں

لگی دل کی بجھتی نہیں ہے بجھائے
کلیجے سے اس کو لگائے ہوئے ہوں

مرا کعبہ نقشِ قدم ہے تمھارا
اسی کو میں قبلہ بنائے ہوئے ہوں

رہِ عشق ہی ہے مقدس مطہر
اسی پر میں آنکھیں بچھائے ہوئے ہوں

غنیؔ میں ہوں دیوانہ دیوانگی میں
من و تو کی دنیا سجائے ہوئے ہوں

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

غزل

پاکر تمھیں فراق کی باتیں فضول ہیں
منزل پہ جب پہنچ گئے راہیں فضول ہیں

جو تم میں کھو گیا اسے دوری کہاں رہی؟
بے کار نالے ہو گئے۔ آہیں فضول ہیں

محوِ جمالِ یار کو ہوش و خرد کہاں
بے کار مسجدیں ہیں۔ نمازیں فضول ہیں[1]

دیوانہ بن گیا جو محبت کی راہ میں
اس کے لئے خرد کی دلیلیں فضول ہیں

تم سامنے جو آئے ہیں اپنے سے گم ہوا
اب رحم یا غضب کی نگاہیں فضول ہیں

دل ایک ہوں تو ہو گی جماعت مری لئے
مسجد میں "غافلوں" کی قطاریں فضول ہیں

موتی سے دانے لاکھ ہوں تسبیح میں تری
زنّار سے ہے رشتہ۔ یہ ضربیں فضول ہیں

---

[1] مشروط ہے،

marfat.com

گرمی نہ ان میں ہوگی نہ ہی روشنی کبھی
سورج سے ہوں الگ تو شعاعیں فضول ہیں

لاشیں ہیں چلتی پھرتی ہمارے نمود کی
تیری نہیں ہے یاد تو سانسیں فضول ہیں

بلبل اسیرِ رنگ و گرفتارِ بو نہ رہ
آزاد عشق "عشق ہے قیدیں فضول ہیں

طائر کی طرح میں ہوں اسیرِ قفس غنیؔ
میرے لئے چمن کی بہاریں فضول ہیں

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

غزل

دل ہے کہ آفتاب ہے روشن نگاہ میں
یا جل رہا ہے طور محبت کی راہ میں

دیکھا عجیب حال محبت کی راہ میں
دل مٹ کے بس گیا ہے تمہاری نگاہ میں

جھانکے کروں ہزار محبت کی راہ میں
اچھلی نہ ایک بعض بھی ڈوبی جو چاہ میں

چلتے رہو خدا کی محبت کی راہ میں
الجھو نہ آہ میں، نہ کہیں واہ واہ میں

صورت کسی کی دل میں سمائی ہے اس طرح
قبلہ رہا نہ رہ گیا کعبہ نگاہ میں

آ آ کے چومتے ہیں مرا منہ جو عرشیاں
پاتے ہیں کیا بوقت سحر میری آہ میں

marfat.com

جو کھا چکا ہو تیر تمھاری نگاہ کے
کانٹے ہیں اس کو پھول محبّت کی راہ میں

شیطاں ہمیں مٹا سکے اس کی مجال کیا،
کیا مٹ سکے وہ ہے جو تمھاری پناہ میں

تھک کر ابھی سے لیٹ رہے قبر میں غنیؔ
باقی ابھی سفر ہے بڑا ان کی راہ میں

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

غزل

جو اک حقیقت بسی ہے دل میں، تمام شکلوں میں جلوہ گر ہے
ہے میری صورت انھی کی صورت، انھی کو دیکھو اگر نظر ہے

طلسم عالم، ظہور آدم، تمھاری مرضی ہے یا نظر ہے
مکاں با لآخر ہے لامکانی، زماں ابد کا پیام بر ہے

تمام عالم، یہ کل مناظر۔ کدھر چھپے تھے۔ کہاں سے آئے
تمھارے جلووں کے ہیں مظاہر، تمھاری خواہش کا سب اثر ہے

وہ حسنِ اوّل، وہ عشقِ اوّل، ازل سے اب تک انہی کے جھگڑے
بتائیں دونوں میں کس کو ظالم۔ کہیں کسے، ہم کہ فتنہ گر ہے

قدمِ مسلسل حدوثِ ظاہر۔ حدوثِ پنہاں، قدم کا مظہر
نشانِ حق ہے تمام عالم، کہ نورِ اوّل ہی جلوہ گر ہے

خرد نے منطق میں پھر پھنسایا۔ نہ عشق ظالم، نہ حسن فتنہ
ہے ایک چہرے کی دونوں آنکھیں۔ نہیں ہیں دو بیں کہ اک نظر ہے

rekhta.org

ہمیں میں رہ کر ہمیں سے پردا۔ یہ کیسی الجھن ہے کیسا نقشہ
نہ ہم حقیقی نہ تم حجابی۔ ہمارا دل ہی غلط نگر ہے،

بطون و ظاہر، ظہور و باطن، نظر میں دو ہوں، مگر ہیں واحد
کہ لفظ معنے کا ترجماں ہے۔ اشارہ دل کا پیام بر ہے

کروڑوں مجنوں کروڑوں لیلیٰ۔ تمام ہائے دو چشم ہی تھے
یہ اتصال و کشش کے نقشے، کثیر وحدت ہی کا اثر ہے

نہ کوئی مجنوں نہ کوئی لیلیٰ۔ ہمیں ہیں مجنوں ہمیں ہیں لیلیٰ،
مٹا دو مرنے سے پہلے خود کو۔ کہ ساتھ ذاتِ بشر کے شر ہے

وہ نورِ اوّل وہ نورِ آخر۔ وہ سب کا باطن وہ سب سے ظاہر
وہ نورِ حق ہے وہ اصلِ ہستی۔ تری نظر میں فقط بشر ہے

تری محبت میں گم ہوں ایسا۔ نہ رات آئے نہ دن ہی نکلے
ترے ہی گیسو ہیں رات مجھ کو۔ ترا تبسم مری سحر ہے

اثر تمہارے کرم کا سب کچھ۔ غنیؔ تمہارا غنیؔ کا دل بھی
بنا کے توڑو کہ پھر بنا دو۔ تمہاری مرضی تمہارا گھر ہے

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

کام

تجھ پہ سب کچھ لٹانا مرا کام تھا، دل کی بستی بسانا ترا کام ہے
عشق میں دل جلانا مرا کام تھا، اس لگی کو بجھانا ترا کام ہے

تو نے نظریں جو پھیریں اندھیرا ہوا، تری یادوں نے دل کو سنبھالے رکھا
عشق کی لو بڑھانا مرا کام تھا، روئے زیبا دکھانا ترا کام ہے

دور لاکھوں کی تشنہ دہانی ہوئی، کیا نہیں میری قسمت کا اک جام بھی
میکدے تک پہنچنا مرا کام تھا، اپنے ہاتھوں پلانا ترا کام ہے

تیرے در پر کٹی عمر ساری مری، یہ جبیں تیرے قدموں پہ خم ہی رہی
تجھ کو مولا بنانا مرا کام تھا، بندگی کو نبھانا ترا کام ہے

دشت و صحرا یہ وحشت یہ خار و بلے، جیسے تحفے ملے تیری خاطر لئے
تجھ پہ بے موت مرنا مرا کام تھا، جاودانی بنانا ترا کام ہے

marfat.com

رات دن فردِ عصیاں میں دھوتا رہا، مغفرت کی امیدوں پہ روتا رہا
غم کے آنسو بہانا مرا کام تھا، ان کو موتی بنانا ترا کام ہے
عشقِ سرکارؐ رحمت میں پھنکتا رہا، سوزِ دل میں غنیؔ تڑپتا رہا
مثلِ زر تپتے رہنا مرا کام تھا، مجھ کو کندن بنانا ترا کام ہے

نکل جائے نہ کوئی آہِ سوزاں
جگر تفتہ ابھی ہے سینہ بریاں
مرے شعلوں کو بھی گلزار کر دے
مرے ساقی مرے دل کے نگہباں

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

کعبے کا کعبہ

سب کا کعبہ اور ہے، کعبے کا کعبہ اور ہے
سب کا قبلہ کعبہ ہے، کعبے کا قبلہ اور ہے

عبد سب ہیں عام، درجہ عبدہٗ کا اور ہے
جسم کے اعضا تو سب ہیں دل کا درجہ اور ہے

کعبہ گھر عاشق کا ہے، بطحا ہے در محبوبؐ کا
سب کا قبلہ کعبہ ہے، کعبے کا قبلہ اور ہے

ہم رہے کعبے میں لیکن۔ دل مدینے میں رہا
دل کا قبلہ اور ہے آنکھوں کا قبلہ اور ہے

اے مرے سوز محبت کہہ دے شعلوں سے ذرا
آگ بننا اور ہے بے آگ جلنا اور ہے

زندگی دنیا کی قرباں، کیوں نہ عقبیٰ پر کروں
سانس لینا اور ہے ہاں زندہ رہنا اور ہے

علم انسانی نے سمجھا، اپنے ہی معیار تک
رحمت اللعلمینؐ کی شانِ والا اور ہے

کن کا سامع غیر تھا یا خود وہ اپنے آپ تھا
کتنے عقدے کھل چکے لیکن یہ عقدہ اور ہے

ناخن توحید سے کھلتا ہے اس عقدے کا راز
چشم احول، کور چشمی، چشم بینا اور ہے

تم نے دل کی بے قراری کو بنایا زندگی
دل دھڑکنا اور ہے، جینا جلانا اور ہے

marfat.com

دل کو انؐ کی یاد سے بھی اب قرار آتا نہیں
اے محبت انؐ کو پا لینے کی دنیا اور ہے

انؐ کی راحت گاہ تک اے دردِ دل لے چل مجھے
انؐ کے قدموں میں مروں، اتنی تمنا اور ہے

طُور جل کر خاک ہو، موسیٰ پہ کچھ آئے نہ آنچ
عشق کے آئین میں "جلنا جلانا" اور ہے

اے غنیؔ انسان کامل ہے ظہورِ کُلیّت
شکلِ انساں اور ہے "انسان" ہونا اور ہے

عجب ساقی کی بندہ پروری ہے
نظر شیشہ ہے سرشاری پری ہے
میں خود ساقی ہوں خود ساغر ہوں خود مے
یہ کیسی ساقیا جادوگری ہے،

marfat.com

۷۸۶
۲۹۲

غزل

حقیقی عشق میں بھی آدمی بدنام ہوتا ہے
جہاں ہوتی ہے کج فہمی، یہی انجام ہوتا ہے

دلِ کافر وہ پاپی ہے، بتوں سے رام ہوتا ہے
خدا کا عرش بن کر، بندۂ اصنام ہوتا ہے

بتوں کے حسن کو جب عکسِ حسنِ ذات ہی مانا
نظر پاپی، دلِ کافر، مگر مذہب نام ہوتا ہے

مرا سر ہے تری چوکھٹ، ترا در ہے، مرے سجدے
یہی اک کام کرتا ہوں، یہی اک کام ہوتا ہے

مری ہر سانس تیرا ذکر۔ ہر دم ہو ترا کلمہ
بنا بے نفس مجھ کو۔ نفس نافرجام ہوتا ہے

کہیں ہیں دودھ کی نہریں۔ کہیں ہیں خون کے دریا
مشیت ہے تمہاری آدمی کا نام ہوتا ہے

کوئی رومی، کوئی جامی، کوئی سعدی، کوئی حافظ
کوئی کہہ کر رباعی غیرتِ خیام ہوتا ہے

ستارے رات دن پلکوں پہ میری جھلملاتے ہیں
یہاں صبحِ بہاراں میں بھی رنگِ شام ہوتا ہے

چلے آؤ مرے دل میں سڑک ٹھنڈی ہے آنکھوں کی
یہاں جھگڑا رقیبوں کا۔ نہ قتلِ عام ہوتا ہے

مرے پیچھے چلے زاہد۔ مری ہے راہ محبوبیؐ
یہاں دیدارِ جانانِ جہاں۔ ہر گام ہوتا ہے

غنیؔ مفلس ہے لیکن اک خزانہ ہے محبت کا
محبت سے بتِ کافر بھی اک دن رام ہوتا ہے

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

غزل

محبت کی انوکھی داستاں ہے داستاں میری
زبانِ خلق ہی، یارانِ محفل، ہے زباں میری

نہ کہہ کر بھی الم نشرح ہے ساری داستاں میری
زبانِ شمع، محفل میں رہی گویا زباں میری

تمھی نے جان بخشی ہے، تمھی لیتے ہو جاں میری
تمھارا پاک دامن ہوں، اڑا دو دھجیاں میری

مری دنیا کے ہر ذرّے کو دعویٰ ہے انا الحق کا
سراپائے انا الحق ہے بیاں میرا زباں میری

مری صورت کرے گی تم پہ روشن حال دل میرا
زبانیں ساری دنیا کی نہ ہوں گی ترجماں میری

شیونِ رنگ لے رنگی میں تیری شانِ یکتائی
ہزاروں داستانوں کے بیان کو اک زباں میری

کرم ہے یہ بھی اک تیرا کہ چھوٹا منہ بڑی باتیں
کہاں اعظم ثنا تیری، کہاں کج مج زباں میری

خدا کا شکر بے پایاں کہ بخشی عشق کی نعمت
خدا کے نور کی ہوں فرع قیمت ہے گراں میری

نگاہِ رحمۃ اللعلمینؐ کا، یہ بھی صدقہ ہے
سراپا شرحِ وحدت ہے بیاں میرا زباں میری

محبت کے سفر میں کیسی حیرت کا مقام آیا
خموشی داستاں ہے، بے زبانی ہے زباں میری

marfat.com

فرشتوں سے کوئی کہہ دے، اٹھائیں سر سجدے سے
اینِ نورِ وحدت ہے، بیاں میرا زباں میری،

سمجھتے ہیں مجھے اہلِ نظر ہی بزمِ جاناں کے
نشانِ بے نشانی ہوں حقیقت ہے نہاں میری

ترے بازارِ خود بینی میں سودائے محبت ہوں
خریدا مفت ہی تو نے، ہوئی قیمت گراں میری

نزولِ شعرِ دل پر عالمِ بالا سے ہوتا ہے
ضعیف العمر ہوں لیکن طبیعت ہے جواں میری

بسا کر دل میں تم کو آسمانوں سے بھی اونچا ہوں
غنیؔ بن کر رہا کرتا ہوں قیمت ہے گراں میری

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

غزل

جوہر کمالِ عشق کا تیری تجلیات
"تو کائناتِ حسن ہے، باحسن کائنات

دیبائے وقت ہی کی ہے موجِ رواں حیات
اک موڑ اس کی راہ میں کہلائے ہے ممات

اللہ خود جمال ہے۔ جانِ جمالیات
اک چشمِ اشتیاق۔ سراپا ہے کائنات

الزامِ دل پہ عشق و محبت کا ہے عبث
رنگیں نقوشِ دہر ہیں کس کے تصورات

مرکز مری نگاہِ محبت کا۔ ایک بُت
زاہد کے دل کو چیریئے نکلے گا سومنات

پرلطف جستجو تھی۔ وہ پیشِ نظر بھی تھے
ہم شاخ شاخ جلوہ گری ان کی پات پات

تو خود جمال اور محبِ جمال ہے
تیرا جہان کُل ہے جہانِ جمالیات

خیر من الف شہر ہے اک رات قدر کی
صدیوں سے بھی ہے افضل و اشرف یہ ایک رات

سو سال بھی کریں تو ادا شکرِ حق نہ ہو
دس بار کعبہ میں ہمیں بخشی یہ پاک رات

تیرا ہی نورِ ذات مصوّر ہوا یہاں
تو حُسنِ کائنات ہے، خلّاقِ کائنات

وہ راز ہے یہ۔ شرح میں جس کی زباں ہے گنگ
مجھ میں وہ ہے، میں ہوں اس میں غنیؔ گم مع الجہات

rekhta.com

۷۸۶

۲۹۲

غزل

اے دل یہ تباکس کے لئے آہ و بکا ہے
کس واسطے تصویرِ غم و یاس بنا ہے

تو شہر و بیاباں میں کسے ڈھونڈ رہا ہے
بستی سے خفا ہو کے پہاڑوں میں چھپا ہے

کیوں رات تیری گزرے ہے گنتے ہوئے تارے
کیوں دن بھی تیرا ہجر ہی کی رات بنا ہے

ہے قیس کی صورت میں کبھی دشت نوردی
تیشے سے پہاڑوں کو کبھی کاٹ رہا ہے

رانجھا ہے کہیں ہیر ہے، گوتم ہے کہیں تو
دیمک سا کتابوں کو کہیں چاٹ رہا ہے

کس کے لئے بہتے ہیں تیری آنکھ سے دریا
ہر سانس تیرے سینے میں خنجر سے سوا ہے

کس کے لئے یوں جان گھلاتا ہے عبث تو
نادان، ترا یار تو خود تجھ میں چھپا ہے

وہ تجھ میں چھپا ہی نہیں، ہے ذات تری خود
وہ غیر کہاں ہے ترا، تو جس پہ فدا ہے، ہے

اندھوں کی طرح رات میں ہاتھی کو ٹٹولا
بے زینہ کوئی بامِ حقیقت پہ چڑھا ہے

سمجھا نہیں تو نے کہ ہے معشوق ترا کون
تو خود ہے وہی۔ کون کہاں کس سے جدا ہے

ہستی کے سمندر میں حباب ایک ہے تو بھی
تو اب بھی جدا ہے۔ نہ جدا بعد فنا ہے

marfat.com

بے شک خم و خطرات بھی ہیں راہ میں لاکھوں
تصحیحِ عقائد ہی ریاضت کی بنا ہے

بے پر بھی پہنچتا ہے درِ یار پہ اڑ کر
رہبر کوئی ہشیار اگر اس کو ملا ہے

برباد نہ کر عمر کو۔ سن بات غنیؔ کی
مرشد کا پکڑ ہاتھ، اگر عشقِ خدا ہے

کہا کس نے الگ اک پات بن جا
نہ بن تو روزِ روشن رات بن جا

عبث الجھا ہے غیر و غیریت میں
فنائے عشق نورِ ذات بن جا

لہ غور کرو تو عشقِ مجازی میں بھی یہی حقیقت پوشیدہ ہے، مرشد سے سمجھو۔ بشرطیکہ وہ وحدت الوجود ہی ہو،

marfat.com

۷۸۶

۶۹۲

غزل

☆☆

عزت نہیں دنیا میں کہیں تاجِ شہی کی
لیکن ہے ہر اک دل میں جگہ، دل کی لگی کی

اس دل میں فقط ایک ہی صورت ہے کسی کی
خوابوں میں بھی دکھتی نہیں اب شکل دوئی کی

ادنیٰ اسی جھلک دل کی مرئے دیکھ لی شاید
بجلی کی تڑپ کو بھی شکایت ہے کمی کی

ہر ذرّہ ہستی ہے گرفتارِ محبّت
کونین کی تعمیر نشانی ہے اسی کی

چلتا نہیں انسان جو ہے نفس کا بندہ
دل۔ راہ دکھا دیتا ہے اللہ رسی کی

ٹوٹے جو محبّت میں۔ وہی دل ہے ترا گھر
اس راہ میں ہے قدر بڑی دل شکنی کی

جو مٹ گیا راہوں میں تری۔ بن گیا منزل
منزل سے ملی راہ، حیاتِ ابدی کی

جل جائے کوئی طور۔ کہ بے آگ پھُنکے دل
سنتا ہے ترا حسن۔ خفی کی نہ جلی کی

دنیا کے پجاری کی سمجھ خاک نہیں ہے
ہر مستِ خدا۔ بات سمجھتا ہے غنیؔ کی

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

غزل

جنونِ عشق کو دہشت نواز رہنے دے
حجابِ وحسن میں ناز و نیاز رہنے دے
حضورِ دل کو حریفِ مجاز رہنے دے
مری نماز کو رازِ نیاز رہنے دے
میں جانتا ہوں حقیقت میں کیا حقیقت ہے
نیاز مند کو وقفِ نیاز رہنے دے
نقابِ یار نہ یوں اٹھ کہ آپ سے گزروں
فروغِ حسن کو بندہ نواز رہنے دے
تڑپ پہ دل ہی کی قائم ہے زندگی دل کی
قرارِ دل سے مجھے بے نیاز رہنے دے
سخی کا در ہے عطا پر عطا رہے جاری
گدا کا ہاتھ مسلسل دراز رہنے دے

marfat.com

جمالِ یار کی ہیبت ، ترا یہ شیوہ نہیں
کہ میرے نفس کو گردن فراز رہنے دے
اسی میں لذّتِ آزادی حیات رہی
مجھے مقیدِ زلفِ دراز رہنے دے
تجھے ہے شوخی و غمزہ طرازیاں زیبا
ہمارے واسطے سوز و گداز رہنے دے
جمالِ حسنِ حقیقی کو رکھ نظر میں غنیؔ
رہے جو اس پہ لباسِ مجاز رہنے دے

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

غزل

تم مل گئے تو مل گئے دونوں جہاں مجھے
ایمان دیں۔ نہ چاہیئے کون و مکاں مجھے

ناسوت میں ندا سنی حبل الورید کی
حدِ مکاں میں آکے ملا۔ لامکاں مجھے

دیکھا جو میں نے چشمِ حقیقت نگاہ سے
قطرہ بھی ایک بحر ملا۔ بیکراں مجھے

باغِ قدم میں چین سے سویا ہوا تھا میں
لایا جنونِ عشق کہاں سے کہاں مجھے

وہم و گماں کو میں نے حقیقت سمجھ لیا
مجھ سے مرے ہی جہل نے رکھا نہاں مجھے

درجہ بلا یہ عشقِ حقیقت شناس سے
سر پر اٹھائے پھرتے ہیں کرّ و بیاں مجھے

گم کر کے اپنے آپ میں میری تلاش ہے
مرضی تمہاری رکھو عیاں یا نہاں مجھے

تنکوں سے بے نیاز ہے بجلی گرے ہزار
طوبیٰ سے ہے بلند مرا آشیاں مجھے

میں رازِ حق ہوں میرے اشعار بھی ہیں راز
دل کے سوا نہ کوئی ملا رازداں مجھے

اپنا پرایا بھول چکا تیری چاہ میں
یک رنگ حسنِ ذات ہے، سارا جہاں مجھے

زیرِ پناہِ رحمتِ عالم ہوں میں غنیؔ
ڈھونڈے زمیں کی حد میں نہ اب آسمان مجھے

marfat.com

۷۸۶

۹۲ م

التجا

ہمیں اپنی رحمت کے سائے میں رکھئے
یہ دنیا ہے ظلمت، اجالے میں رکھئے

نہیں عشق یا مشک چھپتا چھپائے
تو کیوں لوگ کہتے ہیں پردے میں رکھئے

نہ کھل جائیں محشر میں عصیاں ہمارے
انھیں اپنی رحمت کے پردے میں رکھئے

نہ مُرجھائے میرا نہالِ محبت
اسے اپنے دامن کے سائے میں رکھئے

فضا میکدے کی مری زندگی ہے
مجھے اپنے رندوں کے زمرے میں رکھئے

یہ مانا دھڑکنا ہی دل کا ہے جینا
مگر سبز گنبد کے سائے میں رکھئے

میں ہوں عود سوزاں دھواں ہے معطر
سرِ بزم مجھ کو بھی گوشے میں رکھئے

بہت دور سے در پہ آیا ہوں آقاؐ
ابھی اور کچھ دن مدینے میں رکھئے

غنیؔ اب ہے سکہ نکما پرانا،
بہت چل چکا ہے خزانے میں رکھئے

marfat.com

۷۸۶
۹۲ م

زندگی

☆☆

تم سے شعورِ زندگی، تم سے سرورِ زندگی
دل کا سرور ہے سرور، باقی فتورِ زندگی

اصلِ حیات بھی ہو تم، تم ہی ظہورِ زندگی
سِرِّ ظہور تم تمہیں حسنِ غیورِ زندگی

دل کے ہو سوز و ساز تم، تم ہی غمارِ جان کی
دل بھی تمہیں ہو جاں بھی تم، نور و سرورِ زندگی

وجہِ جہانِ کُن فکاں۔ جانِ زمین و آسماں
نُور بطوں بھی ہو تمہیں، وجہِ ظہورِ زندگی

حسنِ بہارِ زندگی، عشقِ دوام کے چمن
دل کی تپش بڑھائے جا، نیرِّ نورِ زندگی

سمجھے ہو تم جسے "عروج" وہ ہے بگولِ خاک کا
آخر ملے گا خاک میں، جھوٹا غرورِ زندگی

آئے اجل مجال کیا۔ ایسے شراب نوش کو
ساقی جسے پلائے خود، جامِ طہورِ زندگی

برقِ جمالِ یار نے، گرنے میں دیر کی بہت
سوز دروں سے جل چکا خرمنِ طورِ زندگی

پاؤ گے خیر حسن سے، پڑھئے حدیثِ مصطفےٰ
ان کا جمال ہی تو ہے، نور و سرورِ زندگی

دیدِ جمالِ یار ہی، خلد و بہشت ہے مجھے
جلوے اُسی کے ہیں یہاں، حور و قصورِ زندگی

دل سے ملیں مجھے غنیؔ، دونوں جہاں کی نعمتیں
دل ہے مرا مرے لئے، گنجِ سرورِ زندگی

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

marfat.com

۱؎ اس مضمون کی کئی احادیث ہیں جو کتاب تکمیل الایمان مصنفہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (اردو ترجمہ مع حواشی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں۔ مکتبہ نبویہ لاہور) میں درج ذیل ہیں۔ یہاں صرف دو احادیث دی جاتی ہیں :۔

(۱) اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ

خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔

(۲) اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ۔

نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔

ایک جگہ ہے، حاجتیں خوش جمالوں کے پاس طلب کرو۔

ایک جگہ ہے کہ فضل میرے رحمدل امتیوں کے پاس طلب کرو کہ ان کے سائے میں میری رحمت ہے

(دیکھو صفحات ۱۲۴ و ۱۲۵۔ کتاب مذکورہ بالا)

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نُور و ظُلمت

جیسے رہنا تھا جہاں میں ہمیں ویسے نہ رہے
آہ جیتے رہے اس طَور کہ جیتے نہ رہے

عشقِ مولاؑ سے بھرے، دل تو ہمارے نہ رہے
خالی سینے رہے، عرفاں کے خزینے نہ رہے

سرد ہو کر بھی جلائیں جو، وہ شعلے نہ رہے
سوزِ الفت سے سلگتے ہوئے سینے نہ رہے

سامنے ان کے مرے ہوش ٹھکانے نہ رہے
ساتھ اک عشق رہا، یار پرانے نہ رہے

زندگی ہے، جو قضا آئے مدینے کی زمیں پر
ایسے بیمار رہے اچھے جو اچھے نہ رہے

آپؐ بخشیں جو خطائیں، تو خدا بھی بخشے
ورنہ بے مارے مرے ہم تو کہیں کے نہ رہے

علم کا زور رہا، حجّتِ ابلیس رہی
سر کے سجدے بھی رہے، قلب کے سجدے نہ رہے

عشقِ محبوبِ خدا نے وہ بصیرت بخشی
ذہنِ مومن میں کہیں، وہم کے جالے نہ رہے

کعبۂ دل سے صنم، حرص و ہوا کے نکلے
نورِ حق آگیا، باطل کے اندھیرے نہ رہے

آپ کے در سے، بھکاری نے وہ نعمت پائی
کوئی فکریں نہ رہیں، کوئی جھمیلے نہ رہے

ان کی رحمت کی نگاہوں کا غنیؔ ہے صدقہ
پردے آنکھوں کے، نظر بن گئے، پردے نہ رہے

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

غزل

(رازِ ہستی)

مرے بعد مجھ پر کھلا رازِ ہستی
عدو زندگی کا رہا، رازِ ہستی

فقط عارفوں پر کھلا رازِ ہستی
خدایا ہے کیا ماجرا رازِ ہستی

یہ تھا "قفلِ ابجد" کہ تھا رازِ ہستی
ترے نام سے کھل گیا رازِ ہستی

مرا دل ہی تھا جو بنا عرشِ اعظم
نہ جانا کسی نے مرا رازِ ہستی

ترے عاشقوں نے کیا حل یہ عقدہ
ترے دوستوں پر کھلا رازِ ہستی

مٹا کوئی جب تک نہ راہوں میں تیری
نہ اس پر کبھی کھل سکا رازِ ہستی

یہ دنیا ہے نورِ محمدؐ کے جلوے
مگر اُن کو جن پر کھلا رازِ ہستی

جمالِ محمدؐ نے سمجھا دیا یہ
کہ ہر پردہ خود تھا کھلا رازِ ہستی

غنیؔ حق بھی دنیا ہے باطل بھی دنیا
کھلا راز ہستی۔ چھپا راز ہستی

marfat.com

غزل

تعمیرِ خدائی ہے تعمیر محبت کی
ہر ذرّہ سراپا ہے جاگیر محبّت کی

"کُن" سُن کے اُبھر آئی تاثیر محبّت کی
کونین کی ہستی ہے تصویر محبّت کی

توڑی نہ گئی ہم سے زنجیر محبت کی
قسمت کی بنی تختی تحریر محبت کی

کھینچی نہ گئی کامل تصویر محبت کی
ہر دل نے نئی دیکھی تاثیر محبّت کی

ہر لفظ ہے گویا اک تصویر محبت کی
ہر شعر مرا نکلا تفسیر محبّت کی

دُنیا تو گئی دیں بھی لُٹتا نظر آتا ہے
تخریب سراسر ہے تعمیر محبّت کی

اربابِ محبت پر الزام غلط بالکل
چمکا نہ سکے تم بھی تقدیر محبّت کی

تسخیر کا جادو ہے، سونے کا خزانہ ہے
ہو جائے اگر حاصل اکسیر محبّت کی

لاکھوں ہی وسائل ہیں تسخیر کے دُنیا میں
ان سب سے نرالی ہے تسخیر محبت کی

نقاشِ ازل کی ہے رنگین قلم کاری
کونین کی صُورت ہے تحریر محبّت کی

ہم عشق میں اوّل بھی ہم عشق میں آخر بھی
ہم خواب غنیؔ ہم ہی، تعبیر محبّت کی

marfat.com

غزل

"بے خودی" مظہرِ "خودی" ہے ابھی
"میکشی" میں کوئی کمی ہے ابھی

دِل میں رہ رہ کے ہوک اٹھتی ہے
پھانس سی کوئی رہ گئی ہے ابھی

گوشے گوشے میں کیوں اندھیرا ہے
شمعِ محفل تو جل رہی ہے ابھی

موت ہنستی ہے زندگی پر اب
کتنی باقی یہ زندگی ہے ابھی

کِس نے اُلٹی نقاب چہرے سے
برق سی اِک چمک گئی ہے ابھی

شمع رونے لگی ہے شام سے ہی
رات تو ساری کاٹنی ہے ابھی

خیر ہو میرے آشیانے کی
کوئی بجلی اُدھر گری ہے ابھی

جان اٹکی ہے آ کے آنکھوں میں
آئیے حال دیدنی ہے ابھی

لوگ روئیں گے جب نہ ہوگا غنیؔ
آنکھ دِل کی نہیں کھُلی ہے ابھی

marfat.com

(غزل عارفانہ)

کیا ہے، کیا نہیں ہے

کہاں اے خُدا تیرا جلوہ نہیں ہے
وُہ ڈھونڈے تجھے جس کو دکھتا نہیں ہے

ترا چھُپنا یوں ہے کہ چھُپنا نہیں ہے
یہی ہے وُہ پردا جو پردا نہیں ہے

نہیں ہے ترے عشق کی کوئی قیمت
یہ جوہر ترازو میں تُلتا نہیں ہے

امانت یہ لے لیتا ہمّت تھی کس میں
محبّت ہے تیری تماشا نہیں ہے

وہی مردِ مومن، وہی اہلِ ہمّت
جو تیری محبّت میں تھکتا نہیں ہے

عدم اس سے پہلے عدم اس کے پیچھے
وجودِ دو عالم معمّا نہیں ہے

فقط ایک عالم ہے، عالم تمھارا
یہ کثرت بھی وحدت ہے دھوکا نہیں ہے

خرد نے دیئے ایسے غوطے کہ انساں
خودی بے خودی کچھ سمجھتا نہیں ہے

تِکم ہے خدا اور روٹی ہے ایماں
خدائی کا بندہ، خدا کا نہیں ہے

"جگہ دِل لگانے کی دنیا نہیں ہے"
مقولہ یہ مردانِ حق کا نہیں ہے

رہو اس میں حق کی رضا کے مطابق
یہ کھیتی ہے عقبیٰ کی، "دُنیا" نہیں ہے

خرد کو اُلجھنے دو بحث و نظر میں
اطاعت کا ہرگز یہ شیوا نہیں ہے

محبّت میں رُسوا ہزاروں غنیؔ ہیں
وُہ اس راستہ میں اکیلا نہیں ہے

marfat.com

۷۸۶

غزل برنگِ عمومی

ترے عشق نے جس کو چھُوا نہیں ہے
وُہ دِل زندہ ہو کر بھی زندہ نہیں ہے

زمانہ گذر کر پلٹتا نہیں ہے
یہ میرا نہ تیرا کسی کا نہیں ہے

خدا سے مدد لو کہ بہنے نہ پاؤ
زمانے کا سیلاب رکتا نہیں ہے

خرد کی ترازو میں تولا جنوں کو
تمہاری محبت ہے، سودا نہیں ہے

اسیرِ محبت کا دِل، اللہ اللہ
خُدائی کو خاطر میں لاتا نہیں ہے

نہ پوچھو مرا حال اے ہمصفیرو
بہاروں سے بھی دِل بہلتا نہیں ہے

تباہی کے سیلاب دیکھے ہزاروں
بنا دے جو موتی وُہ قطرا نہیں ہے

شکایت ہے، خود اپنی قسمت سے مجھ کو
تمہاری "نوازش" کا شِکوا نہیں ہے

بنا لیتے ہم بھی کوئی آشیانہ
مگر ایک تِنکا بھی اپنا نہیں ہے

خیالوں کی دُنیا سے حاصل نہیں کچھ
سرابوں کے دریا میں قطرا نہیں ہے

ذرا کوئی فیّاضِ دریا سے پُوچھے
کہاں ہے وُہ ساحل جو تشنہ نہیں ہے

marfat.com

ترے عشق میں زندہ ہوں خاک ہو کر — مجھے اپنے مِٹنے کا صدمہ نہیں ہے
قفس کے اسیروں سے کیا پوچھتے ہو — بہاروں سے کیوں دِل بہلتا نہیں ہے
مِرا ترجماں کون دِل کے سِوا ہو — وُہ تڑپائے کیا، خود جو تڑپا نہیں ہے

غنیؔ اپنے مِٹنے کا ماتم نہ کرنا
شہیدِ وفا کا یہ شیوہ نہیں ہے

غزل

آئینہ عدم میں، اظہار ہو غنیؔ کا — ہے اک مذاقِ ہستی یا نام زندگی کا
ہر دم ہے دیدِ جاناں، احساں ہے بیخودی کا — دِل کی کھلی ہیں آنکھیں، ہے فیض مے کشی کا

کیا اعتبار اپنی ہستیِ عارضی کا (ق) اِک نقش ہے ہوائی، یا وہم آدمی کا
روشن بھی ایک پہلو، ہے اپنی زندگی کا — "رُوح اللہ"[1] غالب، عنصر ہے آدمی کا
اقلیمِ بے خودی میں، اپنا ہوں آپ آقا — اپنے سے آپ ہی ہے اقرار بندگی کا

---

[1] بزرگانِ دین کا روحانی فیضان [1] اشارہ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي کی طرف ہے۔

marfat.com

تصویر ہو غنی کی کیا شرحِ خلقِ آدم[1]
صُورت ہی ہے غنی کی نے رنگ ہے، غنی کا

موجودہ حالت

(ق)

بچھڑے ہوؤں کی یادیں یادوں کے دِل پہ نشتر
اتنا ہی رہ گیا ہے اب لطف زندگی کا

صدمے اٹھائے کتنے مخوشیاں ملیں ہزاروں
اب ختم ہو رہا ہے طوفان زندگی کا

احسان ہے خدا کا بخشی ہیں نعمتیں سب
شکوہ نہیں کسی سے شکوہ نہیں کسی کا

ربِّ کریم کر دے پوری یہ آرزو بھی
بالخیر، بہرِ رحمت، انجام ہو غنی کا

---

[1] اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ یعنی پیدا کیا اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر

marfat.com

کِس سے کیا سیکھو

بن کے مٹنا سراب سے سیکھو
مٹ کے بننا حباب سے سیکھو

رہ کے پردے میں جلوہ پیمائی
حسنِ زیرِ نقاب سے سیکھو

جلتے جلتے بھی لطف پاش رہا
عشق کرنا کباب سے سیکھو

فیض انسانیت کی ہو بارش
انقلابِ شراب سے سیکھو

خشک کھیتی بھی لہلہا اُٹھی
فیض پاشی سحاب سے سیکھو

دردِ دل میں مٹھاس ہے کیسی
عشقِ خانہ خراب سے سیکھو

پردہ پوشی گناہ گاروں کی
رحمتِ بے حساب سے سیکھو

وُہ اُٹھی تو نظر ہُوئی خیرہ
پردہ داری نقاب سے سیکھو

نَحنُ اقرب کے درس کی تسکیں
رُوح کے اضطراب سے سیکھو

خاک ہو کر عروجِ رُوحانی
حضرتِ بو ترابؓ سے سیکھو

گنجِ معنی اغنیٰ ہے خاموشی
راز یہ تم کتاب سے سیکھو

marfat.com

غزل

جو اِک حقیقتِ لبسی ہے دِل میں، تمام شکلوں میں جلوہ گر ہے
ہے میری صورت اُنھی کی صُورت، انھی کو دیکھو اگر نظر ہے

طلسمِ عالم، ظہورِ آدم، تمہاری مرضی ہے یا نظر ہے
مکاں بالآخر ہے لامکانی، زماں ابد کا پیام بر ہے

تمام عالَم، یہ کل مناظر، کدھر چھُپے تھے، کہاں سے آئے
تمہارے جلووں کے ہیں مظاہر، تمہاری خواہش کا سب اثر ہے

وُہ حسنِ اوّل، وُہ عشقِ اوّل، ازل سے اب تک انہی کے جھگڑے
بتائیں دونوں میں کس کو ظالم، کہیں کسے ہم کہ فتنہ گر ہے

خِرد نے منطق میں پھر پھنسایا، نہ عشق ظالم، نہ حُسن فتنہ
ہے ایک چہرے کی دونوں آنکھیں، نہیں ہیں دو بیں کہ اِک نظر ہے

قِدَم مسلسل حدوثِ ظاہر، حدوثِ پنہاں، قِدم کا مظہر
نشانِ حق ہے تمام عالم، کہ نُورِ اوّل ہی جلوہ گر ہے

imamat.com

ہمیں میں رہ کر ہمیں سے پردا، یہ کیسی الجھن ہے کیسا نقشہ
نہ ہم حقیقی نہ تم حجابی، ہمارا دِل ہی غلط نگر ہے

بطون و ظاہر، ظہورِ باطن، نظر میں دو ہوں، مگر ہیں واحد
کہ لفظ معنے کا ترجماں ہے، اشارہ دِل کا پیام بر ہے

کروڑوں مجنوں کروڑوں لیلیٰ، تمام ہائے دو چشم ہی تھے
یہ اتصال و کشش کے نقشے، کثیر وحدت ہی کا اثر ہے

نہ کوئی مجنوں نہ کوئی لیلیٰ، ہمیں ہیں مجنوں ہمیں ہیں لیلیٰ
مٹا دو مرنے سے پہلے خود کو، کہ ساتھ ذاتِ بشر کے شر ہے

وُہ نورِ اوّل وُہ نورِ آخر، وُہ سب کا باطن ہے سب سے ظاہر
وُہ نورِ حق ہے وُہ اصلِ ہستی، تری نظر میں فقط بشر ہے

تری محبت میں گم ہوں ایسا، نہ رات آئے نہ دن ہی نکلے
ترے ہی گیسو ہیں رات مجھ کو، ترا تبسم مری سحر ہے

اثر تمہارے کرم کا سب کچھ، غنیؔ تمہارا غنیؔ کا دِل بھی
بنا کے توڑو کہ پھر بنا دو، تمہاری مرضی تمہارا گھر ہے

marfat.com

غزل

آنکھوں ہی میں شراب ہے پیمانہ ہے یہیں
ساقی مرا ہے دِل مرا، میخانہ ہے یہیں

دل ہی ہے کعبہ جان کا جانانہ ہے یہیں
بگڑے نظر تو بُت یہیں، بُت خانہ ہے یہیں

دنیا نہ وہم و ظن، نہ فریبِ خیال ہے
تمثیل خانۂ رُخِ جانانہ ہے یہیں

سودائے حُسن و عشق کا بازار ہے یہی
لیلیٰ یہیں ہے قیس سا دیوانہ ہے یہیں

مسجودِ عشق، حُسن ہے ظاہر ہو یا نہاں
کعبہ ہے اپنے دل میں، صنم خانہ ہے یہیں

کانٹا کِسی کو، پھول کِسی کو بنا دِیا،
دیوانہ آپ کا یہیں، فرزانہ ہے یہیں

marfat.com

کانٹا کسی کے دِل میں ، ہیں پلکیں کسی کی تر
صحرا کسی کا ہے یہیں ، خستانہ ہے یہیں

دِل ہی میں نورِ عشق ہے ، دِل ہی میں نارِ عشق
ہے شمع حُسن کی یہیں ، پروانہ ہے یہیں

اوپر پہنچ کے ایک فقط ایک رہ گیا
اپنا یگانہ ہے یہیں ، بے گانہ ہے یہیں

ٹوٹا غنیؔ کا دِل تو حرم آپ کا بنا
کعبہ کہو اسے کہ خدا خانہ ہے یہیں

marfat.com

غزل

ایک صُورت اک طرف ہے ساری دُنیا اِک طرف
عام رشتے اک طرف ہیں، دِل کا رشتہ اِک طرف

حق و ھُو، مینا و مے، رندوں کا غوغا اِک طرف
خُود فراموشی کا پیکر، ھُو سراپا اک طرف

دیکھ کر صُورت تمہاری، دیکھنے کو کیا رہا
ساری آنکھیں اِک طرف ہیں، چشمِ بینا اِک طرف

زہد طولانی سفر ہے، معرفت منزل ہے خُود
زہد و تقویٰ اِک طرف، عارف کا سجدا اِک طرف

marfat.com

مسجدِ شاہی بھی دیکھی، آگرے کا "تاج" بھی
گنبدِ خضرا کا منظر اور منارا اِک طرف

عشق نے جس کو چُنا، "محبوبِ عاشق" ہے وُہی
حُسنِ شیریں اک طرف ہے، حُسنِ لیلیٰ اِک طرف

میرے دِل میں تم بسے ہو، ہر گھڑی ہو سامنے
دین و دُنیا اک طرف ہیں، میرا چاہا اِک طرف

ایک پر قرباں ہُوا دِل، ایک ہی خود بن گیا
عِشق نے یُوں کر دیا، اب دو کا جھگڑا اِک طرف

کون کِس کا ہے تماشائی، تماشا کون ہے
وہم دُنیا اِک طرف، ان کا تماشا اِک طرف

چھُپ گئے خود آئینہ خانے میں مجھ کو چھوڑ کر
آئینہ اب اِک طرف ہے، راز میرا اِک طرف

آنکھ کے پردے ہی سے بینائی مِلتی ہے غنیؔ
پردہ "اس پر" اک طرف ہے پردہ "اس کا" اک طرف

marfat.com

منزلِ عاشقاں

ہو نہ سوزِ عشق جب تک، دِل ترا دِل ہی نہیں
دِل دھڑکنے کا مزا، جُز عشق حاصل ہی نہیں

عِشق کے دریا میں کشتی رات دن کھیتے رہو
ڈوبنا ساحل ہے اس کا، اور[1] ساحل ہی نہیں

ایک ہیرے کے ہیں دو رُخ، عشق میں ہوس حُسن تم
دونوں پہلو ہوں نہ جب تک، ایک کامل ہی نہیں

راہ تم، رہرو تمھیں، منزل بھی تم، مَیں تم میں ہُوں
کون کِس سے دُور ہے اب، کوئی حائل ہی نہیں

مَیں ہوں تم میں، تم ہو مجھ میں، کون کس سے ہے جُدا
وہمِ باطل کے سوا، حق، حق میں حائل ہی نہیں

مَیں ہوں خود اپنی تجلّی، آپ اپنا طور خُود
غیر کی ہو جو انا، محتاج کامل ہی نہیں

[1] بمعنی دیگر

marfat.com

اپنے مَن میں ڈوب کر پہنچا تمہارے پاس مَیں
بحرِ دل کے تم ہو ساحل، اور ساحل ہی نہیں

بس گئے دِل میں ترے کِس طرح سائے کفر کے
نُور کے جلووں میں سایا کوئی حائل ہی نہیں

ٹُوٹ کر مل جا حباب آسا محیطِ عشق میں
اپنی ہستی رکھ کے قائم کوئی واصل ہی نہیں

خاک پائیں گے پجاری غیریت کے حُسن کے
ایسی کھیتی اک یہی ہے جس کا حاصل ہی نہیں

عِشق کے بندھن نہ ٹُوٹے ہیں، نہ ٹوٹیں گے کبھی
درمیانِ قیس و لیلیٰ، کوئی محمل ہی نہیں

بس چلا چل اپنی جانب ایک رُخ ہو ایک دُھن
خود کو پالینا ہے منزل، اور منزل ہی نہیں

ہجر ناسوتِ اضافی میں بھی واصل ہے غنیؔ
شاہ بازِ لامکاں کی، ہجر منزل ہی نہیں

marfat.com

غزل

دِل عشق کی نگاہ سے دیکھے تو کیا کروں
تم کو تمھیں سے مانگنا چاہے تو کیا کروں

دِل لے چکا ہے جان بھی لے لے تو کیا کروں
مجھ کو بنا کے تو ہی مٹائے تو کیا کروں

نکلیں نہ اشک سامنے ان کے تو کیا کروں
پانی میں عشق آگ لگائے تو کیا کروں

دِل پھنک رہا ہے اس کی محبت کی آگ میں
اقرب بجاں اسے نہ بجھائے تو کیا کروں

محدود میں نہیں ہوں فقط جسم و جان تک
لیکن یہ راز کوئی نہ سمجھے تو کیا کروں

اِک ایک ذرّہ صِرف تمہارا ہے آئینہ
بُت خانہ ہو جو دِل میں کسی کے تو کیا کروں

دِل خود تڑپ رہا ہے خیالی فراق میں
ماہی یہ عین بحر میں تڑپے تو کیا کروں

کِس نے کہا کہ سائے کو میرے سمجھ لے صَید
صیّاد اپنے دام میں اُلجھے تو کیا کروں

صُورت دِل و دماغ پہ چھائی ہے آپ کی
اب یہ نظر کِسی کو نہ دیکھے تو کیا کروں

سجدوں پہ سجدے در پہ میسّر ہیں آپ کے
پھر بھی مجھے قرار نہ آئے تو کیا کروں

مرضی تری ہے طور پہ بجلی گرائے جا
حاضر ہوں میں بھی تو ہی نہ چاہے تو کیا کروں

تجھ میں غنیؔ، غنی کے سوا اور کچھ نہیں
"اِنساں" کا راز کوئی نہ سمجھے تو کیا کروں

marfat.com

غزل

کوئی صحرا ہے کہ ہے دشت جنوں کا دل میں
کیا ہے۔ رہ رہ کے جو اٹھتا ہے بگولا دل میں

میرا انداز محبت ہے نرالا دل میں
گھر بنا لیتا ہے ہر اپنا پرایا دل میں

بیٹھ جاتا ہے ذرا اُٹھ کے بگولا ارضی
آسمانوں سے گزرتا ہے بگولا دل میں

عشق آفت ہے بلا ہے، دل وجاں کا دشمن
بعد مردن بھی کھٹکتا ہے یہ کانٹا دل میں

اک اک دن تو اجڑ جاتی ہے بستی دل کی
کیوں بساتے ہو عبث شہر تمنا دل میں

دل میں رکھا تمھیں، نظروں کو سجایا تم سے
شکل تھی پیش نظر۔ حسن ادا کا دل میں

ایک دل، لاکھ تمنائیں، الٰہی توبہ
گرد کعبہ ہے طواف اور کلیسا دل میں

پردہ داری سے رہا پردہ دری کا سنگم
اک الف کا یہ تماشا بھی چھپا تھا دل میں

اشک خونیں نے کیا راز مرا فاش غنیؔ
موجزن ہو ہی گیا خون کا دریا دل میں

حج و عمرہ

اور اُن سے متعلق

متفرق کلام

marfat.com

خانۂ کعبہ

مکاں اللہ کا ، اللہ اکبر
خُدا کا سامنا ، اللہ اکبر

حرم کا دبدبہ ، اللہ اکبر
جلالِ کبریا ، اللہ اکبر

کہاں پہنچا دلا ، اللہ اکبر
حرم میں داخلہ ، اللہ اکبر

کسی بھائی کو دُکھ ہرگز نہ پہنچے
مکاں ہے امن کا اللہ اکبر

دُھلیں گے دفترِ عصیاں تمامی
یہ چشمہ رحم کا ، اللہ اکبر

ضمانت عفو کی طوّاف کو ہے
مقاماتِ دُعا ، اللہ اکبر

صدائے نعرۂ لبّیک دل کش
نشاط افزا فضا ، اللہ اکبر

یہ کعبہ اک نشاں ہے بے نشاں کا
مگر اس کی ادا ، اللہ اکبر

خُدا کے گھر میں ، روزہ دار مہماں
غنیؔ کا مرتبہ ، اللہ اکبر

marfat.com

رمضان کے عُمرے

غنیؔ ہو مبارک کہ پھر کعبہ پہنچے
کرو حجِ اکبر خدا کے کرم سے

مُبارک نمازیں مُبارک ہیں سجدے
مبارک ہوں روزے، مبارک ہوں عمرے

یہ روزے یہ عمرے کرم پر کرم ہے
سعادت کے بخشش کے تمغوں پہ تمغے

یہ عمرے ہیں ایسے حجوں کے برابر
کیے ہوں جو انگشت اقدس پکڑ کے

نہیں ملتے عمریں گذر جانے پر بھی
یہ عمرے ہیں تقدیر والوں کے تحفے

مرے کنبے کے فرد امسال دس ہیں
ادا ساتھ میرے یہ حج بھی کریں گے

خداوند قدوس کا شکر بے حد
یہ نعمت عطا کی ہے سب کو اسی نے

غنیؔ کی دُعا ہے خدائے غنیؔ سے
کہ وُہ اپنی رحمت سے ہم سب کو بخشے

marfat.com

۷۸۶

ساعتِ ولادت پر سعادت

کعبۃ اللہ نے کس طرح تعظیم کی

کیا خوب رات یومِ ولادت کی رات تھی
نورِ ظہورِ حق تھا، سعادت کی رات تھی

پردے اٹھے تمام بصیرت کی آنکھ سے
کعبہ جھکا خدا کی عبادت کے واسطے

لیکن جھکا مقام براہیمؑ کی طرف
یعنی جھکا وہ احمدِ بے میم کی طرف

دراصل والدین نبیؐ کا تھا گھر اُدھر
کعبے کا کعبہ بن گیا میلاد کا وہ گھر

marfat.com

شانِ حبیب[1] دیکھ، مدارج[2] بھی دیکھ لے
کر احترام آپؐ کا عقبےٰ کے واسطے

مولد نبیِّ پاکؐ کا ہے آج تک وہیں
دیوار و در بدل گئے قائم ہے وُہ زمیں

تیسرا حج

پھر ہمارا نصیب جاگا ہے — ربِّ کعبہ نے پھر بُلایا ہے
ان کی رحمت نے پھر نوازا ہے — سر ہمارا بھی آج اُونچا ہے
چاہ[3] کی تشنگی جزاک اللہ — آبِ زمزم نے پھر پکارا ہے
ہے یہ احسان میرے اشکوں کا — آج دریا ہی خود کنارا ہے

---

[1] کتاب شانِ حبیبؐ الرحمٰن۔ صفحہ ۲۳

[2] کتاب مدارج النّبوت، اردو ترجمہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، جلد دوم صفحہ ۲۷۔

فصل ولادت باسعادت (یہ روایت حضرت عبدالمطلب سے منقول ہے (وُہ مذکورہ امور کے عینی شاہد ہیں)
اس روایت کے بموجب کعبہ کا نہ صرف جھکنا بلکہ سجدہ کرنا اور تکبیر کی آوازیں آنا اور سب سے بڑے بُت (ہُبل) کا اوندھے مُنہ گرنا بھی منقول ہے)

[3] ذو معنےٰ

marfat.com

اُن کا اعجاز ہے، کرم اُن کا
قطرہ قطرہ جو رشکِ دریا ہے

پھر مِلا ہے بہار کا مُژدہ
پھر محبت نے گُل کھلایا ہے

پھُول مہکے ہیں خشک گلشن میں
دردِ خود، درد کا مداوا ہے

جب اشارہ اُدھر سے ہو جائے
خار، وحشت کے چاک سیتا ہے

اُن کی رحمت کی ہو توجہ جب
پَرِ شکستہ بھی اُڑ کے جاتا ہے

کام بنتا ہے بے بنائے بھی
کارسازی انہیں کو زیبا ہے

اُن کی مرضی سے پا شکستہ بھی
گردِ کعبہ طواف کرتا ہے

کیوں تعجّب ہے سُن کے دُنیا کو
عشق ہی کا تمام نقشہ ہے

عشق دینِ خلیلِ ربّانی
آگ ہی میں یہ باغ سجتا ہے

حجِّ کعبہ، وُہ یادگاریں ہیں
جن سے عشقِ خلیلؑ زندہ ہے

لیلۃُ القدر میں جو ہو عمرہ
آپؐ کے ساتھ حجِّ اعلا ہے

کشتۂ عشق اے غنیؔ بن جا
حجِّ کعبہ اسی کا نسخہ ہے

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

دُنیا کے ہر خیال سے فرصت ہے آجکل

حاصلِ حرم میں سجدوں کی کثرت ہے آجکل
طرفہ عروج پر میری قسمت ہے آجکل

گنبد کی ہر جھلک میری جنّت ہے آجکل
دیوار و در سے بارشِ رحمت ہے آجکل

خاک در حضورؐ کی آنکھوں میں ہے جگہ
کس اوج پر نگاہ کی قسمت ہے آجکل

نقشِ نگینِ قلب جو نامِ حضورؐ ہے
کونین صدقے اس کی وہ قسمت ہے آجکل

گہہ قبلتین و گاہ اُحد ہے گہے قُبا
جاؤں جہاں وہیں مری جنّت ہے آجکل

دیکھوں نگاہِ دل سے کہ ظاہر کی آنکھ سے
ہر جا مرے حضورؐ کی رحمت ہے آج کل

ہر دم مزارِ پاک ہے آنکھوں کے سامنے
ہر لحظہ آپؐ ہی کی زیارت ہے آج کل

پہنچے خطارِ شعارِ مدینے زہے نصیب
کس جوش پر حضورؐ کی رحمت ہے آجکل

دنیا کا غم نہ فکر ہے، عقبیٰ کی ان دنوں
ہر سانس اک سکون کی جنّت ہے آجکل

مختارِؐ دو جہاں کے ہیں مہمان ہم غنیؔ
دونوں جہاں کی فکر سے فرصت ہے آجکل

marfat.com

۷۸۶
۳۹۲

زہے نصیب

(رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق اکتوبر ۱۹۷۴ء میں دوبارہ حاضری مدینہ منورہ نصیب ہوئی)

پھر ہو گئی، زیارتِ بطحا زہے نصیب
پیشِ نظر ہے گنبدِ خضرا زہے نصیب

جاگا ہے پھر نصیب ہمارا زہے نصیب
خلدِ نگاہ و دل ہے مدینہ زہے نصیب

ہر سمت ہے انہیںؐ کا نظارہ زہے نصیب
ہر جادہ حرم پاک میں سجدا زہے نصیب

ملتا ہے روزِ نورؐ کا صدقہ زہے نصیب
مہماں ہوں حبیبؐ خدا کا زہے نصیب

سجدے قدم قدم پہ ہیں رحمت کی بارشیں
مسجد نبیؐ کی گھر ہے خدا کا زہے نصیب

پیشِ حضورؐ آنکھ سے آنسو رواں ہوئے
دربار ہے شفیعِ ورا کا زہے نصیب

ایمان نام عشقِ حبیبؐ خدا کا ہے
جس کو ملا اس عشق سے حصہ زہے نصیب

توبہ قبول ہو گی سفارش سے آپؐ کی
منشائے حق ہے آپؐ کا منشا زہے نصیب

عالم ہی اور ہے مرا شہرِ حبیبؐ میں
اک خاص کیف ہوں میں سراپا زہے نصیب

فاصلے ہیں جاں لیواں۔ یہ کوئی فاصلہ نہیں
ہمساں ہم ان کے گھر ہے انہیں کا زہے نصیب

حاضر حضور میں ہیں خطا کار اُمتی، سب پر کرم حبیبؐ خدا کا ہے نصیب
قہرِ خدا سے آپؐ نے ہم کو بچا لیا رحمت کا آپؐ کی ہے سہارا ہے نصیب
اللہ تک پہنچ ہی گیا بالیقیں غنیؔ
پہنچے ہوئے کے پاس وہ پہنچا ہے نصیب

بتاؤں کیا مجھے کیا سا قیا دے
نہیں خواہش کہ میخانہ لٹا دے
فقط اک جام ایسا چاہتا ہوں
جو پیتے ہی مجھے مجھ سے مِلا دے

marfat.com

مکّۂ مکرّمہ

اے مکرّم شہر مکّہ، حامل بیت الحرام
تجھ پہ زائر کے ہوں اک اک گام پر لاکھوں سلام

عظمتیں بے مثل تو نے حق سے پائیں لاکلام
رحمتیں اللہ کی تجھ پر برستی ہیں مدام

ذکر تیرا خود کیا اللہ نے قرآن میں
کی گئی تیرے حرم میں جنگ و خونریزی حرام

امن ہے تیرے حرم میں گھاس کے تنکے کو بھی
ہر شکار اس کی حدوں میں ہے مسلماں پر حرام

جز مسلماں کوئی دیگر شخص آسکتا نہیں
قتل کر دو غیر مسلم کو یہاں، ہے اذنِ عام

تیرے کوہ و غار و میداں اور تیری مسجدیں
تیری سڑکیں تیری گلیاں سب مقدّس لاکلام

تجھ میں کعبہ تجھ میں زمزم تجھ میں مروہ اور صفا
سب شعائر ہیں خدا کے سر بسر ذی احترام

تجھ میں محبوبِ خدا کا مولدِ اقدس بھی ہے
ہے تجھی میں بیتِ اُمّ المؤمنیںؓ، کیا اے مقام

حضرت صدیقِ اکبرؓ، حیدرِ کرارؓ کا
حضرت فاروقؓ و عثمانؓ کا اسی جا تھا قیام

چپہ چپہ میرے آقاؐ کے رہا زیرِ قدم
ذرّہ ذرّہ ہے یہاں کا لائقِ صد احترام

marfat.com

اوّلیں گونجی یہیں اللہ اکبر کی صدا
اوّلیں فاراں پہ چمکا جلوۂ ربّ الانام

بعد مدّت کے گیا دورِ بتانِ کافری
مذہبِ اسلام پھیلا از نبیِّ ذوالکرام

تجھ میں عرفات و منیٰ ہیں، تجھ میں رحمت کا جبل
تجھ میں نمرہ خیف و منحر سپکرانِ احترام

سرزمینِ حجّ و عمرہ، سجدہ گاہِ قدسیاں
انبیاءؑ و اولیاءؓ سب کا رہا تجھ میں قیام

دید کے قابل یہاں ہے حاجیوں کا ذوق و شوق
محوِ استغفار و گریہ، عاشقانِ خاص و عام

ہر گھڑی ہر جا ہے انسانوں کا سیلابِ عظیم
ہر گھڑی ہر جا یونہی جنّ و ملک کا اژدہام

عظمتوں میں ہو اضافہ، برکتیں تیری بڑھیں
اے زمینِ پاکِ مکّہ، تا ابد تجھ پر سلام

جنّتِ معلیٰ میں ہو مدفن غنیؔ کو بھی نصیب
از پئے سرکارِ رحمتؐ یا خدائے ذوالکرام

خانۂ کعبہ

پہلا مکاں زمیں پہ عبادت کے واسطے
مکّہ میں کعبہ امن و ہدایت کے واسطے

حکمِ خدا سے قبلۂ اوّل بدل گیا
دائم ہمارے واسطے قبلہ یہی بنا

marfat.com

اس میں کھُلی نشانیاں اللہ کی ہیں عام
سب سے بڑا ہے ان میں براہیمؑ کا مقام

ایسے کسی نبیؑ کے قدم کے نشاں نہیں
پتھر بھی ایسا سطحِ زمیں پر نہیں کہیں

بڑھتا تھا ساتھ ساتھ یہ دیوار کعبہ کے
زینہ بنا خلیلؑ کے آرام کے لیئے

عشقِ خدا کی اور ہیں صدہا نشانیاں
عشاقِ پُرخلوص کی یک جا نشانیاں

دیکھو انہیں یقین و بصیرت کی آنکھ سے
تاریخ پر نظر ہو وضاحت کے واسطے

قرآن بھی گواہ ہے سنّت بھی ہے گواہ
تصدیق ہو رسولؐ کی، ایماں کی ہے یہ راہ

دُنیا و دیں کا مرکزِ امن و اماں ہے تُو
عشقِ خدا رسولؐ کی روح و رواں ہے تُو

عزّت کی رُوح، عظمتِ مسلم کی جاں ہے تُو
ہر حال میں قرارِ دلِ عاشقاں ہے تُو

قیّوم لامکاں کا مقامی مکاں ہے تُو
اس بے نشاں کی راہ کا روشن نشاں ہے تُو

پروانہ ہائے نورِ یقیں کے طواف کو
روشن چراغ، شمعِ ہُدیٰ، نورِ جاں ہے تُو

تیرے طواف، نورِ حقیقت کے ہیں طواف
رہ کر خموش، عشق کی گویا زباں ہے تُو

تشبیہ میں ہے عظمتِ تنزیہہ باوقار
ناسوت میں الٰہ کا زندہ نشاں ہے تُو

تکمیلِ حج و عمرہ نہیں ہے ترے بغیر
راہِ وفا کی منزلِ راحت نشاں ہے تُو

زمزم، صفا و مروہ کی یادوں کی زندگی
"ذبحِ عظیم" کا بھی دوامی بیاں ہے تُو

معبد ہے مرسلینؑ کا، صالح نفوس کا
بیتِ حرام، مسجدِ کرّوبیاں ہے تُو

marfat.com

توحید و حق پرستی کی تاریخِ منجمد — بے جنگ فتحِ دین کی اک داستاں ہے تُو
مومن کا قبلہ، مرکزِ توحیدِ ایزدی — نقطہ بھی اور نقطہ کی شرح و بیاں ہے تُو
میں ہوں ترا کہ تو ہے مرا، کون کس کا ہے — فانی ہوں میں میں، خدا میں، خدا کا نشاں ہے، تُو

دِل میں کسے بٹھا کے غنیؔ نے کیا طواف
ذاتِ درونِ پردہ بتا، رازداں ہے تُو

دُوسرا پہلو

عارف کو کیا ضرور ہے کعبہ ہو سامنے — محدود لامکاں نہیں ہوتا مکان سے
آتش ہے تیز عشق کی، نابود ماسوا — کرتا ہے "چشمِ حق" سے نظارہ وُہ ذات کا
عشاق بے نیاز ہیں بیت الحرام سے — وُہ مستِ لا الٰہ ہیں اِلّا کے واسطے
سنگِ درِ حبیبؐ ہے بس ان کے واسطے — کعبہ بھی خم ادب سے ہوا جس کے سامنے
اللہ! آنکھ دے تو حقیقت نگر بنا — دل کر عطا، تو عشق سے اپنے بھرا ہُوا

ہوتا نہ حکمِ خاص شریعت اگر غنیؔ
پھرتے نہ گرد خانۂ کعبہ نہ ہم کبھی

marfat.com

کون و مکاں میں بھی وُہ سماتا نہیں کہیں
مومن کا دِل ہے خاص مکاں اس کا بالیقیں

مومن کے دِل کا حاجیو پہلے کرو طواف
خوش ہو کے کل گناہ کرے گا خدا معاف

مومن کا دِل مکانِ خدا و رسُولؐ ہے
سجدے کرو طواف کرو سب قبول ہے

مسجدِ نبویؐ

خدا کا یہ گھر ہے مکاں ہے نبیؐ کا
اسی میں ہے جنّت کے باغوں کا ٹکڑا

یہاں جیتے جی ہم کو مِلتی ہے جنّت
یہیں قربِ سرکارِؐ رحمت کی نعمت

نماز ایک ہے لاکھ کی نصف اس جا
اسی جا مُصلّیٰ رسُولِؐ خُدا کا

marfat.com

وُہ حنّانہ، پہلا وُہ منبر نبیؐ کا
جو حضرت کی فرقت میں رونے لگا تھا

یہ رونا تھا بے جان سوکھے شجر کا
ہوا چُپ جو سینے سے اُس کو لگایا

وہیں دفن منبر کے نیچے ہے اب بھی
ستوں یادگار اسکی حنّانہ نامی

ستوں اور ہیں سات مسجد میں ایسے
اہم واقعاتی تعلّق ہے جن سے

سلاطینِ ترک و عرب کے اضافے
ہے صدیوں کی تاریخ منسوب ان سے

یہیں دفن ہیں پاس صدّیق اکرمؓ
یہیں ان کے پیچھے ہیں فاروقِ اعظمؓ

صداقت رفاقت میں ثابت قدم تھے
خلوص و محبّت میں عالی ہمم تھے

ہُوا اُن سے مضبوط اسلام پیہم
ہیں بعدِ نبیؐ، محسنینِ مُعظّم

سلام اُن پہ کل مومنوں مُسلموں کا
سلام اُن پہ کل عاشقوں صادقوں کا

یہیں پاس اُمّت کی ماؤں کے حجرے
زمانے میں حضرتؐ کے، یک جا بنے تھے

یہیں مسکنِ پاک مولا علیؓ کا
یہیں بی بی خاتونِ جنّتؓ کا حجرا

یہیں شاہزادے ہُوئے دونوں پیدا
بڑا جن کا دونوں جہاں میں ہے رُتبہ

یہیں سب[1] کی دیوڑھی جو آقائے کُل ہیں
یہیں اُن کی چوکھٹ[2] جو مولائے کل ہیں

یہاں پیش کرتے ہیں عُشّاق ان کے
زبانِ ادب سے سلاموں کے تحفے

---

[1] حضرات پنجتن پاک علیہم السلام
[2] حضرت مولا علیؓ

marfat.com

فقیروں کو ہے ان کی دیوڑھی سے نسبت
انہیں سے طریقت انہیں سے ولایت

میں ان کے تصور میں ڈوبا یکایک
کہیں سے کہیں یعنی پہنچا یکایک

زیارت ہوئی مجھ کو مولا علیؓ کی
امینِ نبیؐ بابِ علم النبیؐ کی

وہ حجرے کے اندر، میں در پر نگوں سر
شگفتہ وہ چہرہ مثالِ گلِ تر

تبسم فدا تھا، بشاشت تھی صدقے
شجاعت کے پیکر، جلالت کے پتلے

عجب شان تھی، آہنی خود بر سر
سفید اس کے نیچے تھا رومال سر پر

چھپایا تھا کونوں نے کانوں کو ایسا
کہ تھا خود کے نیچے کنٹوپ گویا

برہنہ سی تلوار اک ہاتھ میں تھی
وہ تھی غالباً ذوالفقارِ علیؓ ہی

بہ سمتِ زمیں ہاتھ پھیلا ہوا تھا
اسی سیدھ میں تیغ بھی سر خمیدہ

اشارہ یہ تھا ہم محافظ ہیں گھر کے
یہ بیت النبیؐ، ہم نگہبان در کے

اسی در پہ ہم نے بسر زندگی کی
یہیں ان کے قدموں میں موجِ کرم بھی

جسے ہم سے ہوتی ہے سچی محبت
دکھا دیتے ہیں ہم اسے اپنی صورت

یہاں کی زیارت ہے طرفہ زیارت
مکاں میں زیارت ہے، سچی سعادت

بظاہر نظر کچھ کسی کو نہ آئے
جسے چاہے مولا، تو پردہ اٹھا دے

سند حاضری کے قبول ہونے کی ہے
مبارک محبت کی یہ بے خودی ہے

معاً ہو گئے آپؓ غائب نظر سے
ادھر ہوش نے میرے بازو جھنجھوڑے

marfat.com

عجب تھا وُہ نظارۂ کیف ساماں — مری رُوح سرشار تھی جسمِ لرزاں
کرم مجھ پہ مشکل کشا کا ہُوا تھا — کیا میں نے سجدہ ادا شکرِ حق کا

بقیّہ نظم "مسجدِ نبویؐ"

مکانِ خدا ہی بنا گھر نبیؐ کا — اسی گھر کے اندر، نبیؐ کا ہے روضہ
وُہ حِصّہ جہاں خاص ہے جسمِ اطہر — ہے رُتبے میں عرشِ معلّیٰ سے بہتر
اگر جسمِ اطہر کا درجہ ہے اتنا — تو نُورِ مجسّم کا درجہ ہے کِتنا
بدن عینِ اصل و حقیقت یہیں ہے — نہاں نُورِ مطلق کی صُورت یہیں ہے
یہ قبرِ نبیؐ ہے نشانی انہیؐ کی — زمیں اس کی ہے عرشِ اعظم سے اونچی
سببؐ سے مسبب نے رتبہ یہ پایا
سببؐ کے فضائل کا پھر کیا ٹھکانا

اگر عرشِ اعلا پہ جائے خدا ہے — تو اعلا سے افضل خدا جانے کیا ہے
اگر ہے یہ درجہ زمینِ لحد کا — خُدا ہی سے پوچھو محمدؐ کا رتبہ
زبانِ غنی گنگ بالکل ہے اس جا — کلیمِ رَمَیتَ ہی کھولے یہ عقدہ

marfat.com

کہیں عینِ اوّل کہیں عینِ آخر
کہیں چھپ کے باطن کہیں کھل کے ظاہر

مگر ان ؐ کی نسبت سے "ظاہر" بھی اونچا
تعلق سے اُن ؐ کے ہے ادنیٰ بھی اعلیٰ

(جاری)

فضائل سبز گنبد

جو درجہ یہاں سبز گنبد نے پایا
خدا نے نہ دیگر عمارت کو بخشا

کھنچی جا رہی ہیں محبت سے نظریں
فدا ہو رہی ہیں زمانے کی قدریں

نزولِ ملائک یہاں رات دن ہے
وُہ بارش ہے نوری کہ یاں رات، دن ہے

ترے پاک در کا نشاں سبز گنبد
نہاں روئے تاباں، عیاں سبز گنبد

نہاں رہ کے بھی عالم آرا تمھیں ؐ ہو
تمھارا ہی اونچا نشاں سبز گنبد

نگاہوں کا جاذب کشش ہے دلوں کی
ہے کس حُسن کی داستاں سبز گنبد

مخالف نگاہیں یہاں خاک دیکھیں
عیاں ہو کے بھی ہے نہاں سبز گنبد

گنہگار بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک
بہارِ ریاضِ جناں سبز گنبد

"بلندی" کو اس کی مناسب نہ پہنچے
کہ ہے آسماں آستاں سبز گنبد

marfat.com

منارا ہے اس کا شہادت کی انگلی — کہ توحید کا ہے نشاں سبز گنبد
مرے صدقِ دل کا یہی راز داں ہے — مرے عشق کا ترجماں سبز گنبد
ہزاروں نگاہوں کی تسکینِ کامل — کروڑوں کا آرامِ جاں سبز گنبد

غنیؔ تیغ، مفسد کے سر پر منارہ
منافق کے دل میں سناں سبز گنبد

مناجات و قوفِ عرفات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

اے خدائے پاک رحمٰن و رحیم — قادر و قیوم، خلّاق و کریم
جانِ موجودات موجود و مجید — حامد و محمود و محمدؐ، اے حمید
بارگاہِ خاص میں حاضر ہیں ہم — یہ بھی ہم پر خاص ہے تیرا کرم
ہم گھرے تھے فکرِ مکروہات میں — تو نے پہنچایا یہاں عرفات میں
اے کہ تیرا نام ستّارِ عیوب — اے کہ تیری ذات غفّارِ ذنوب

marfat.com

ہم خطا کار و گنہگار و لئیم
تو کریم اور رحمٰن و رحیم

بخش دے تو آج میری ہر خطا
واسطہ تجھ کو ترے محبوبؐ کا

عمر بھر غلبہ رہا شیطان کا
غلبہ اب شیطان پر کر دے عطا

کل معاصی آج میرے بخش دے
عِلم ہے تجھ کو چھپے ہوں یا کھلے

پیر و مرشدؒ والدین و اقربا
ہر مرید و ہر محبِ باصفا

بخش دے ان سب کو مولا بخش دے
رحمۃ للعالمینؐ کے واسطے

آج کا دن برکتوں والا ہے دِن
خاص تیری رحمتوں والا ہے دِن

حاجیوں کی مغفرت کا وعدہ ہے
تیرا ہر وعدہ مرے ربّ سچا ہے

بخش دے سب حاجیوں کو آج تُو
امتِ محبوبؐ کی رکھ لاج تُو

میرے معبُودِ حقیقی رحم کر
سب کے مسجودِ حقیقی رحم کر

قبر کی دہشت سے تو ہم کو بچا
حشر کی وحشت سے تو ہم کو بچا

موت کی سکرات سے محفوظ رکھ
حشر کی آفات سے محفوظ رکھ

قصّے سارے آج طے کر دے یہاں
در ترا ہم چھوڑ کر جائیں کہاں

آج تیری رحمتیں ہیں جوش میں
برکتیں ہیں بخششیں ہیں جوش میں

ہم نے دیکھا تیری رحمت کا جَبل
ذرّہ ذرّہ تیری عظمت کا جبل

رحمۃ للعلمینؐ ٹھہرے یہاں
دامن اس کا سجدہ گاہِ عاشقاں

marfat.com

سامنے دِل کے ہے پھر نقشہ وہی
پھر گیا نظروں میں نظّارہ وہی

دیکھ وُہ محبوبؐ تیرے ہیں کھڑے
مغفرت پر اپنی اُمّت کے اڑے

سُن مِری فریاد اے میرے خُدا
واسطہ تجھ کو ترے محبوبؐ کا

دی فرشتوں کو خدا نے یہ نِدا
میرے ان بندوں کا اب ہے یہ صِلہ

میں نے بخشا فضل سے اپنے انہیں
اُن کو بھی جن کی سفارش یہ کریں

اور اے بندو، پریشاں خاطرو
میری رحمت کا تقاضہ ہے سُنو

تم نے جو عصیاں کیے چھوٹے بڑے
آج رحمت سے مِری بخشے گئے

وُہ برابر ریت کے ذرّوں کے ہوں
یا زیادہ مینھ کے قطروں سے ہوں

یا درختوں کے ہوں پتوں سے بڑھے
میں نے بخشے سب وہ اپنے فضل سے

اب نہ تم آلودۂ عصیاں رہے
جاؤ گھر کو بخشے بخشائے ہوئے

اب ہمیشہ شکر کے سجدے کرو
مرتے دَم تک پاک عصیاں سے رہو

شُکر تیرا بخشنے والے کریم
شُکر تیرا پاک رحمٰن و رحیم

شُکر تیرا سب کے ستّار العیوب
شُکر تیرا سب کے غفّار الذّنوب

شُکر تیرا سب کے اے پروردگار
شُکر تیرا سب کے اے آمرزگار

marfat.com

شکر تیرا اے پناہِ عاصیاں
آخری امّید گاہِ مجرماں

رحمتِ عالم پناہِ ما توئی
بندہ را ملجا توئی ماوا توئی

شُکر تیرا یا الٰہ العاشقین
شُکر تیرا ارحمِ کل راحمین

شُکر تیرا ذوالجلالِ باجمال
شُکر تیرا لم یزال ولازوال

بے کس و لاچار کے فریادرس
یاغیاث المستغیثیں دادرس

صد ہزاراں شکر اے معبودِ کُل
لانہایہ شکر اے مقصودِ کُل

شُکر ساری عُمر گو ہو یا خُدا
تیرے احسانات ہی ہونگے سِوا

تو ہے شکرِ بندگاں سے بے نیاز
ہر عیاں سے ہر نہاں سے بے نیاز

پھر بھی لازم ہے ادب ہم پر ترا
ہو نہ کم پاسِ شریعت بھی ذرا

بے ادب بے دین نافرمان ہے
دِل مؤدّب ہو ترا اِحسان ہے

جان جب تک اس بدن کا ساتھ دے
پاس قرآں اور سُنّت کار ہے

کر غنیؔ ہر وقت شکرِ کبریا
ہے ادب دینِ متینِ مُصطفیٰ ام

marfat.com

معراج شریف

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

معراجِ محبوبیؐ

(مختصر)

فرشتے خدا کے بہشتوں سے لائے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے
پئے شاہِؐ رحمت خدا نے ہیں بھیجے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے
محمدؐ پہ صدقے خدا کی طرف سے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے
غلاموں کی جانب سے صدقے پہ صدقے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے
مقامِ دنیٰ کے فقط آپؐ دولھا، نبی ایک بھی کوئی اس جا نہ پہنچا
بنے آپؐ کے دَم سے تقدیر والے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے
مصاحب بنے دولھا کے یٰسین وطٰہٰ، عمامہ ہے رحمت جمال اس پہ طرّہ
مظاہر ہیں سب ان کی بارات والے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے
چلے شاہِ لولاکؐ معراج پر جب، خدائی ہوئی احتراماً مؤدب
ادب سے کئے پیش کون و مکاں نے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے
زمان و مکاں سب پہ چھائی خموشی، رکی آمد و رفت سینوں میں دَم کی

marfat.com

زبانِ خموشی پہ جاری مگر تھے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے

وہ پہنچے حدِ فہمِ انسان سے باہر، رہے پیچھے بُرّاق و رفرف بھی تھک کر

وصالِ حقیقی کے پردوں کے پردے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے

یہ نورِ محمدؐ وہ نورِ خدا تھا، نہ یہ اس کا پردا نہ وہ اس کا پردہ

حجاباتِ نوری کے پردے بنے تھے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے

جنونِ محبت میں مرنا ہے جینا، یہی ہے حیاتِ دوامی کا پردہ

حیاتِ ابد ہے فقط ایک وحدت، نہیں اس کے ٹکڑے نہیں اس میں کثرت

فقط ایک ہستی کے روشن ہیں جلوے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے

وہ جیسے تھے جب، واصلِ حق ہیں اب بھی، خدا سے جدا کب ہے شانِ ظہوری؟

غنیؔ کے خزانے میں ہیں دو ہی سکّے، سلاموں کے سہرے درودوں کے تحفے

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

معراجِ محمدیؐ

نمبر ۱

سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

وہ نورِ مجسم وہ معراج والےؐ، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد،
خدا کے ہیں محبوبؐ واصل خدا سے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

عوامی نظر میں حدوں میں مقیّد خدا سے ہیں واصل مقیّد محمدؐ
مگر تھے زمان و مکاں اُنؐ میں ڈوبے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

محمدؐ کو سمجھے جو محدود ہستی، وہ "معراج" کا ہوگا منکر، حقیقی
کہ ہیں نورِ بے حد وہ معراج والےؐ، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

وہ ہیں جانِ عالم، وہ ہیں روحِ اعظم، ہر اک چیز بے اُنؐ کے ساکت و بیدم
وہ ہر جا ہیں موجود، ہر دم رہیں گے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

irfan.com

ذرا سمجھو خود اپنے ہی جسم و جاں کو، یہ عالم ہے "جسمِ کبیر" اس کو مانو
محمدؐ ہیں جاں بن کے اس میں سمائے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

گئے جانِ عالم جو عالم سے آگے، گئی حِس و حرکت، زمین و زماں سے
رکے کل مناظر، جو جیسے۔ جہاں تھے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

بنا مادی جسم، عالم کا، مردہ پڑا جیسے بے حِس و حرکت ہو لاشہ
حبیبؐ خدا صرف گرمِ سفر تھے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

حدیں سدرۃ المنتہیٰ پر مٹیں سب، جہات و مکاں و زماں و زمیں سب
محمدؐ تھے اب خود بیاں بے حدی کے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

نہ کیوں رُکتے جبریلؑ در رفرف حدوں پر، فروغِ تجلّی جلا ڈالتی پر
احد اور احمدؐ تھے قوسین و دنیٰ تھے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

یہاں عشق کا شعلہ اب اور بھڑکا، جلا میم احمدؐ کا بھی حِجب سے پردہ
احد سے تھے واصل، احد ہی کے جلوے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

محمدؐ کے شیدائی یوں بھی کہیں گے، خدا چھپ گیا دل میں ظاہر کے اپنے
محمدؐ تھے قائم کہ "محبوبِ حق" تھے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

فقط ایک تھا۔ ایک نے خود کو دیکھا، وہ "معراج" دیدار تھا بے حدی کا
کہ "بندے" سمجھ لیں "محمدؐ" کے معنیٰ، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

marfat.com

پکارا گیا لاکھ ناموں سے اللہ، نہ بدلا زمانوں، مکانوں سے اللہ
محمدؐ ہیں محبوب جلوے خدا کے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
چمن اور پھولوں میں جلوا انھیں کا، حسینوں کے چہروں میں چہرا انھیں کا
چھپے ہوں کھلے ہوں دمکتے رہیں گے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
انھیںؐ کے ہیں جلوے تمام عالموں میں، انھیںؐ کے کرشمے تمام عالموں میں
یہ کُل عالمیں اُنؐ سے قائم رہیں گے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
کرم۔ رحم و رحمت، سبھی کچھ وہی ہیں، سکوں، نور، ظلمت، سبھی کچھ وہی ہیں
عبادِ خدا اُنؐ کے دامن کے نیچے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
محمدؐ کی وسعت دکھانے کی خاطر، مقام اُنؐ کا سب کو جتانے کی خاطر
عروجی حقائق دکھائے گئے تھے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
جو ناسوت میں جان آئی پلٹ کر، ملی پھر سے زنجیر بنتا گرم بستر
رُکا تھا جہاں جو رواں پھر وہیں سے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
اچھلنے لگے دِل جو ساکت بنے تھے، ابلنے لگے مردہ لفظوں سے معنے
دوبارہ بجے پھر محمدؐ کے ڈنکے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
وہ ہیں عبدہٗ اور ہیں عبد ایسے، خدا کے ولی، عبد ہیں عبدہٗ کے
وہ دامانِ رحمت کے نوری ستارے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

marfat.com

عروجِ محمدؐ۔ظہورِ خدائی، ظہورِ خدائی ۔ یہاں مصطفائی،
حقیقت پہ نورِ محمدؐ کے پردے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
خدائی کے جلوے ہیں اسماً محمدؐ، صفاتِ خدائی ۔ صفاتاً محمدؐ
بطونِ حق ۔ نظر میں محمدؐ کے جلوے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
نہیں غیریت کا یہاں شائبہ بھی، خدا ہے بطونی ۔ محمدؐ ظہوری
خدا خود محمدؐ ۔ بلا شرکِ غیرے سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
محمدؐ ہی ظاہر ہیں تشبیہہ میں خود، وہی غیب و باطن ہیں تنزیہہ میں خود
محمدؐ سے ملنے محمدؐ گئے تھے سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
غنی ہے انہیںؐ کی محبت میں فانی بنامِ محمدؐ جو ہیں نورِ ذاتی ۔
عوالم تمامی محمدؐ کے جلوے، سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد

marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

☆☆☆☆

معراجِ محمدیؐ

(نمبر ۲)

درود وسلام اُنؐ پہ لاکھوں کروڑوں

تمہید

وہ نورِ مجسم وہ معراج والے، درود وسلام اُن پہ لاکھوں کروڑوں
دَنیٰ و تدلّٰے کے ہیں تاج والے، درود وسلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

ثنائے محمدؐ پسِ حمدِ باری، زہے خوبیِ نورِ ذاتِ حقیقی
شہِ عرش مسند ہیں معراج والے، درود وسلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

قلم نور کا لے کے جبریل آئیں، مصنّف کو رفعت نگاری سکھائیں
کہ معراج کے وہ مناظر دکھائے، درود وسلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

محمدؐ کی معراج، اللہ اکبر، خدائی کے سر۔ تاج۔ اللہ اکبر
محمدؐ سے پردے ہٹائے گئے تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

محمدؐ ہیں غیب و شہادت محمدؐ۔ مجرّد محمدؐ، مقیّد محمدؐ
محمدؐ سے ملنے محمدؐ گئے تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

عوامی نظر میں حدوں میں مقیّد۔ خدا سے ہیں واصل مقیّد محمدؐ
مگر تھے زمان و مکاں ان میں ڈوبے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

نزولِ مراتب خدا کے ہیں ظنّی، خدا یک وجودی نہ بالائی تحتی
وہی ہے محمدؐ اسی کے ہیں جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

جہانوں میں ذات اس کی بٹتی نہیں ہے مکانوں میں رہ کر وہ کٹتی نہیں ہے
مظاہر ہیں سب نور ذاتی کے چہرے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

وہ خود نور ذاتی کا اپنے ہے مظہر، وہ پردے میں رہ کر ہے پردے سے باہر
محمدؐ کہو یا خدائی کے جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

خدا کا تصوّر بلا نور کیسا بطونِ خدا تک گماں بھی نہ پہنچا
ظہور خدا ہے محمدؐ کے جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

محمدؐ کو سمجھے جو محدود ہستی وہ بے معنی الفاظ کا ہے پجاری
کہ ہیں نور بے حد وہ معراج والے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

یہ جانا یہ آنا سمجھ سے ہے باہر وہ ہیں نورِ ذاتی، مجرّد، مطہّر ؛
بتاؤ کہاں۔ کب۔ وہ اصلاً نہیں تھے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

وہ لوح و قلم۔ عرش و کرسی وہی ہیں۔ فرشتے وہی آدمی بھی وہی ہیں
نہ اک ذرہ کو غیر ان سے کا سمجھئے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

تغیّر سے ظاہر ہیں شانیں انھیں کی۔ تغیّر سے مُنتی نہیں ذات نوری
حیات اور حرکت تغیّر کے جلوے درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

سفر آپ کا حق سے حق کی طرف تھا۔ کہاں فہم عامی کہاں یہ معمّا
روایات میں ہیں چھپے بھید سارے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

توجّہ تھی ان کی اِلی اللہ فی اللہ، مراجع ہوئے پھر من اللہ باللہ ؛
حقیقت ہیں حق میں بیان اُن کے سارے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

خدا نے بلایا حضوری میں اپنی، اُسے جس نے اک آن فرقت نہ دیکھی
جدا جو نہ اس آن بھی تھا خدا سے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

آغازِ سفر

چلے پہلے مکہ سے نورِ مجسم۔ بشانِ حبیبِ معظم، مکرم ؛
رکاب اُن کی جبریل تھامے ہوئے تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

رکے پہلے اقصیٰ میں نورِ مجسّم۔ جہاں انبیاء نے کیا خیر مقدم
پڑھی سب نے پیچھے نماز آپؐ ہی کے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

یہ آسریٰ تھا معراج کا ایک حصّہ۔ ستاروں کے جھرمٹ میں بدرالدّجیٰ تھا
رعایا تھے سب، آپؐ فرمانروا تھے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

کمالِ ادب سے کیا سب نے رخصت، حبیبِ خدا تھے سراپائے رحمت
دو رویہ قطاروں میں قدّوسیاں تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

مبارک سلامت کے پھولوں کی زینت، درود و سلاموں کے سہروں کی عظمت
شہنشاہِ معراج دولھا بنے تھے۔ درود و سلام ان پر لاکھوں کروڑوں

سفرِ معراج

بڑھی آگے اقصیٰ سے اُمّؐ کی سواری وہ تھی برق و بُراق نامی
حقیقت سواری کی اللہ جانے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

رکے سدرۃ المنتہیٰ پر وہ آکر۔ کہ جبریلؑ کی حد وہی تھی مقرّر
بڑھے ان سے آگے خدا کے دلارے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

گئے عرش تک تختِ رفرف پہ آقاؐ۔ نہ پہنچا سرِ عرش اس کا فرشتہ
محمدؐ ہی اب فوقِ عرشِ بریں تھے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

نورِ مجسّم فضائے بے حدی میں

سرِ عرش بے حد وہ نوری فضائیں۔ رسائی جہاں آسماں بھی نہ پائیں
وہاں آج نورِ مجسّم کے جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

رُکے انبیاؑ آسمانوں میں نیچے، رہے زیرِ عرشِ بریں کل فرشتے
محمدؐ یہاں مظہرِ بے حدی تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

یہاں کوئی عنصر، ہوا ہے نہ پانی۔ توازن ہے قائم۔ بجا زندگی بھی
کمالاتِ حقّی کے نوری نظارے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

سرِ عرشِ اعظم بلائے گئے وہ، وہاں سے بھی آگے بڑھائے گئے وہ
یہ جلوے تھے کُل ان کی محبوبیت کے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

سماعت، بصارت، یہاں سب انوکھی، یہاں ہر صفت، شانِ اللہ والی
بنامِ محمدؐ ہیں۔ جلوے خدا کے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

دو کمانوں کا فاصلہ

قیامِ تعیّن رہا بے حدی میں، کمالاتِ حقّی عیاں بندگی میں
یہ محبوبیت کے تھے ممتاز جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

تقاضائے قربتِ اِدھر بھی اُدھر بھی، ہوئے حق سے واصل وہ محبوبِ حقّی
ہوئیں ٹھنڈی آنکھیں بھی دیدارِ حق سے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

بنا دو کمانوں سے اک حلقہ کامل، ہوئے وِتر حلقہ سے قوسین واصل
سمجھ لیجیے مرشد سے برزخ کے نکتے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

ہوا الباطن ہے، ہوا الظاہر بھی، یہ دو شانیں مِل کر ہیں توحید ذاتی
ہے وحدت کی تفصیل کثرت کے جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

دو قوسین کا فصل تھا فصلِ طرفہ، بہ معنیٰ وہ تھا وصلِ بے فصل و یکتا
دوئی کے نہ تھے وصلِ نوری میں سائے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

دو قوسین ابرو حسین چہرہ واحد، بلا عیب تشبیہ، ذکرِ مقاصد
ثنائے محمدؐ کے ہیں سب یہ حیلے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

ہوئے حق سے واصل وہ حق نشاں محمدؐ، ہے مربوط مرکز محیطِ مجدّد
حدیں مٹ گئیں بے حدی کے تھے جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

عالم لاتعیّن میں تعیّن

وہ جسمِ محمدؐ وہ صورت بھی اُن کی، رہے لامکاں کی فضاؤں میں باقی
خدا کو بھی دیکھا ان آنکھوں کے صدقے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

بنام خدا تھا وہ دیدار خود کا۔ خدا ہی خدا تھا وہاں اور کیا تھا
عجب تھے کرشمے وہ نور خدا کے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

محمدؐ تھے اس طرح واصل بہ مطلق، بشان ظہور و بطوں حق تھا باحق
مقید بہ مطلق۔ یہ دو ایک ہی تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

اگر اب بھی دو تھے تو تھا وصل مہمل، اگر وصل تھا وہ تو ہے فصل مہمل
ظہور و بطوں ایک تھے، اک رہیں گے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

خدا کو محمدؐ نے آنکھوں سے دیکھا، فقط ایک تھا، خود نے خود ہی کو دیکھا
وہی ایک معناً تھا لفظوں کے پردے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

تین حالتیں

زمیں پر بھی نوری ظہوری تجلّی، ہمیشہ وہؐ تھے نورِ ذاتی حقیقی
بہ ہر شان، ہر آن واصل خدا سے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

زمیں پر تھی صورت بشر ہی کے جیسی، ملائک میں صورت محمدؐ کی نوری
سر عرش صورت میں جلوے خدا کے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

یہ تینوں ہی شانیں رہیں ساتھ ہر دم، کسی کا کبھی غلبہ زائد کبھی کم
بقدر نظر سب انھیں دیکھتے تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

بقدرِ نظر اب بھی ہم دیکھتے ہیں، کبھی حق کبھی اس سے کم دیکھتے ہیں
وہ ہر شان میں نورِ حق ہی رہیں گے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

پجاری ہے شانِ بشر ہی کا ناداں، نظر والے ہیں شانِ حقّی پہ قرباں
وہ چھپ کر بھی زندہ ہیں دائم رہیں گے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

خدا بھیجتا ہے صلوٰۃ اُن پہ ہر دم، ملائک کا بھی ہے یہی کام پیہم
درود و سلام ان پہ مومن پڑھیں گے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

ہمیں چاہیئے شان اونچی بنائیں، وہ معراج کی شانِ حقّی جتائیں
منافق جلیں، وہ سزاءً جلیں گے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

معراج میں عینی مشاہدات

خدا جانے کیا کیا ہوئی، ہوں گی باتیں، فقط قلب تھا اور تھیں واردا تیں
بغیرِ زباں گفتگو کے تھے جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

وہاں راز تھی گفتگوئے الٰہی، کہ تھی وصل کی رازداری ضروری
یقیں ہے کہ سب ہوں گے مژدے ہی مژدے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

مگر گفتگو تھی وہ خود سے ہی خود کی، ارادے، خیالات، ذاتی و نفسی
وہی آپ اپنے مخاطب وہاں تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

عوامی سمجھ کی تسلّی کی خاطر، دکھائے گئے ہیں دوئی کے مناظر
دوئی کے مناظر، حقیقی نہ سچّے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

وہ خلد بریں اور دوزخ مثالی، دکھائی گئی زندگی عاقبت کی
جزا و سزا کے بھی دیکھے نمونے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

جہنم کی جنت کی تمثیل دیکھی وہ تصویر عقبیٰ میں تھی زندگی کی
جزا و سزا کے تھے نظّارے سارے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

یہ مقصد تھا ہر بات دیدہ ہو پکّی۔ سہے مستند ہر خبر عاقبت کی
چلیں ڈر کے دنیا میں بندے خدا کے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

شریعت کے احکام سب مستند ہوں، ہمارے یہاں کام سب مستند ہوں
ڈھلیں نوری سانچوں میں اعمال اپنے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

ہیں دنیا کے اعمال عقبیٰ کی کھیتی، یہاں جیسی بوئی وہاں ویسی کاٹی
سبق یہ ملا ہم کو معراج ہی سے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

خبر دیدہ یوں اُخروی زندگی کی۔ نہ دی اک نبی نے بھی امت کو اپنی
زمانہ یہ باتیں محمدؐ سے سیکھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

معراجِ محمدیؐ سے اور کیا کیا سبق حاصل ہوئے

سبق اور کتنے ہی معراج کے ہیں، ابھی سینکڑوں ہیرے اس تاج کے ہیں
وہ بے مثل معراج، بے مثل ہیرے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

سبق یہ بھی معراج سے اک ملا ہے، کہ وصلِ خدا میں تعیّن سجا ہے
یہ جرأت ہے کس میں کہ اس کو نہ مانے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

حضوری نمازوں میں ہے تاجِ مؤمن، اسی شکل میں ہو گی معراجِ مؤمن
محمدؐ کے صدقے جو یہ تحفہ لائے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

تحفۂ معراج برائے اُمت

نماز

زمیں پر جو معراج سے آئے آقاؐ۔ نمازوں کا لے آئے ربّانی تحفہ
نمازی بنیں، تاکہ، معراج والے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نمازوں میں پائے گی معراجِ امت، یہیں پائے گی قرب کا تاجِ امت
یہیں واصلِ حق نمازی بنیں گے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

marfat.com

نمازیں نہ ہوں گی بغیرِ حضوری حضوری نہ ہو تو خدا سے ہے دوری
نہ کام آئیں گے بے حضوری کے سجدے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

تمہیں بے سفر ہی یہ نعمت عطا کی، مگر شرط ہے قلب کی ہو حضوری
یہ ہیں موت سے قبل مرنے کے نکتے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

صلوٰۃ اور دیدار، تُحفے عروجی۔ یہی حق نے امت کو سوغات بھیجی
محمدؐ پہ قربان بندے خدا کے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نبیؐ نے کہا اس کو آنکھوں کی ٹھنڈک، یہ دیدارِ حق کا اشارہ ہے بیشک
نمازی کی آنکھوں سے اٹھتے ہیں پردے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

وہ لے آئے معراج کی نعمتوں کو، وہ لے آئے معراج کی عظمتوں کو
نمازوں میں ہیں وصف معراج ہی کے۔ درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نہ محرومِ معراج امت ہے ان کی، نہ مایوسِ اکرامِ ملّت ہے اُن کی
ملیں عظمتیں ان کی رحمت کے صدقے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نمازیں ہیں دیدار کے ساتھ اعلیٰ، یہ "احسان" ہے، ایک دریا بہ کوزہ
نہیں دیکھتے اس کو دو چشمی اندھے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نمازیں ہیں بادیدہ اعلیٰ سے اعلیٰ، احادیث میں نام اس کا احسان آیا
خدا "نورِ ظاہر" ہے، ہر آنکھ دیکھے۔ درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

marfat.com

نماز ایک نعمت ہے عظمیٰ خدا کی، نماز ایک رحمت ہے اعلیٰ خدا کی
کہ سجدوں میں ملتے ہیں بندے خدا سے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

شجر ہوں، حجر ہوں کہ ہوں مرغ و ماہی۔ تمام ان میں ہیں محوِ تسبیح ربّی
عیاں ان میں ارکاں نمازوں کے سارے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

شجر ہیں قیامی، چرندے رکوعی، ہزاروں ہی اشیا زمیں پر سجودی
ہماری نمازوں میں ارکاں اکٹھے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نماز ایک جوہر ہے انسانیت کا۔ وہ معیار اکبر ہے انسانیت کا
فرشتوں سے بڑھتے ہیں آدمؑ کے بیٹے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نماز ایک زیور ہے نسوانیت کا، نمازوں سے بڑھتا ہے نسواں کا درجہ
فرشتوں کے پَر ان کے قدموں کے نیچے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نمازوں میں دیدار دیکھو خدا کا۔ کرو اس سے باتیں وہ تم سے کرے گا
یہ ہیں اپنے آقاؐ کی رحمت کے جلوے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

نمازیں ہیں مومن کی قلبی حضوری، تعیّن رہے گا حضوری میں باقی
بتاتا ہے مرشد حضوری کے نکتے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

marfat.com

خدا صرف باطن نہیں ہے یقیناً۔ تو ظاہر ہے ناسوت میں وہ صریحاً
نظر اس کو ہر شان میں کیوں نہ دیکھے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں
بہت قیمتی تحفہ امت نے پایا، ادا حق ہو ہم سب سے اس کا خدایا
حبیب مقدس پہ ہم سب ہوں صدقے، درود و سلام اپنے آقاؐ پہ لاکھوں

گلیم سیہ یعنی
کالی کملی کا دوسرا تحفہ

*

نمازوں کا تحفہ تھا حکم عبادت، رہے تا نہ غافل عبادت سے امت
گلیم سیہ بھی وہ اک تحفہ لائے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں
گلیم سیہ اُنؐ کا تحفہ تھا ذاتی[1]۔ یہ تھا کالی کملی سے مقصود ربی
کہ دیکھیں فرشتے سیاہیؐ[2] کے جلوے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

---

[1] ذات کی طرف سے عطا کیا ہوا۔

[2] اشارہ غیب الغیب کی طرف بھی ہے اور کملی کی طرف بھی،

marfat.com

وہ چھتری کا سایا تھا نور خدا پر۔ کہ اک چتر سرِّ خدا سایہ گستر
کہ تشبیہہ ساماں تھے تنزیہی جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

سراجاً منیرا کا فانوس کملی، وہ نورِ مقدس میں ملبوس کملی
وہ نورٌ علیٰ نورٌ پُر نور جلوے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

خزانہ[1] ہے تاریک، سکے ہیں گھر گھر، سیاہی ہے غیب اور شہادت میں دفتر
گلیم سیہ غیب، انوار پھیلے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں،

اَحد ہی محمدؐ و محمود کثرت، خیالِ دوئی شرک ہے، فقدِ وحدت
مراتب[2] یہ کُل کملی والے میں سمٹے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

اسی سے سمجھ مَن رآنی کا نکتہ۔ سلجھ جائے گا اس سے الجھا عقیدہ
نجاتِ ابد پا، درودوں کے صدقے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

حضورؐ دو عالم نے یاروں سے پوچھا سوالِ مقدس یہ چاروں سے پوچھا
تمھیں دوں یہ کملی تو تم کیا کروگے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

جوابات صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ۔ خوشی سے سنتے رہے شاہِ ذی شاں
مخاطب ہوئے پھر وہ مولا علیؓ سے۔ درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

---

[1] اشارہ حدیث قدسی (کنت کنزاً مخفیاً ... الخ) کی طرف ہے [2] اشارہ مراتب نزول ذات کی طرف ہے

marfat.com

علیؓ نے کہا پردہ پوشی کروں گا معاصیِ امت چھپائے رکھوں گا،
عطا کی وہ کملی علیؓ کو نبیؐ نے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

علیؓ سے ملی جانشینوں کو کملی، مشائخ کے ہاتھوں وہ دلّی تک آئی
چراغ زماں[1] اب امینِ نبیؐ[2] تھے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

جو اشیا بطور تبرک تھیں ان کی، ہوئیں دفن ساتھ ان کے حکماً تمامی
امیں آج بھی ہیں، نبیؐ کے پیارے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

زیارت کی اک روز میں نے لحد کی، قدمبوسی ہوتے ہی ٹھنڈک وہ پائی
کسی برف خانے میں پہنچا ہوں جیسے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

مرے ہوش گم تھے کہ نیند آگئی تھی، مہینہ مئی کا بلا کی تھی گرمی،
اسی حال میں سینکڑوں لمحے گزرے، درود و سلام اُنؐ پہ لاکھوں کروڑوں

گلیم سیہ کی یہ ٹھنڈک تھی ساری کہ آقائے رحمت کی مہماں نوازی
وہ رحمت کی بارش تھی رحمت کے سائے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

گلیم سیہ تھی کہ انعامِ حق کا، نشانی تھی معراجِ اقدس کی اعلیٰ؛
نجاتِ غنیؔ کملی والے کے صدقے، درود و سلام ان پہ لاکھوں کروڑوں

---

[1] مراد، چراغ دہلی قدس سرہٗ [2] یعنی وہ کالی کملی اب بطور امانت نبویؐ حضرت چراغ دہلی قدس سرہٗ کی تحویل میں تھی۔

خاتمہ

یہ تھی بندگی اُن کی یا تھی خدائی، خدائی کے پردے میں یا مصطفائی
یہ بامِ محبت کے زینے ہیں تیرھے، درود اپنے آقاؐ پہ لاکھوں کروڑوں

مری نظم معراج ہے یہ اچھوتی۔ تفکر میں اونچی، معانی میں گہری
زباں اس کی آساں کہ ہر شخص سمجھے، درود اپنے آقاؐ پہ لاکھوں کروڑوں

نہ مقصد تھا میرا مرصّع نگاری۔ شکوہِ لسانی۔ بلاغت بیانی؛
اٹھانا تھے مجھ کو حقیقت سے پردے، درود اپنے آقاؐ پہ لاکھوں کروڑوں

اِدھر تنگ دفتی۔ اُدھر بحرِ لمبی۔ کمی لغزشیں شاعرانہ ملیں گی؛
معافی کی اُمّید ہے ناظریں سے درود اپنے آقاؐ پہ لاکھوں کروڑوں

روایات میں تھے جو اسرارِ پنہاں، پس ابر گویا تھے انوار پنہاں
چھٹا ابرِ حائل تو انوار چمکے۔ درود اپنے آقاؐ پہ لاکھوں کروڑوں

غنیؔ تحفہ لایا ہے اک ہیچ قیمت، خوشا بخت، ہو جائے مقبولِ رحمت
ملے جا اُسے اُنؐ کے دامن کے نیچے، درود اپنے آقاؐ پہ لاکھوں کروڑوں

marfat.com

سادہ قطعات

marfat.com

۷۸۶

۳۹۲

کون ہوں۔ کیا ہوں

☆☆

فنا فی العشق محبوبِ خدا ہوں
نہیں کچھ ہوش اَب، مَیں کون کیا ہوں
مجھے جو آپ چاہیں وہ سمجھ لیں
مَیں اُنؐ کی یاد میں ڈوبا ہوا ہوں

✵

محمد عبد الغنی نیازی نظامی

قطعہ

یہ کرم اللہ کا یہ لُطفِ شاہِ بطحیؐ ہے
ہر نبی ہے آج شاداں آج خوش ہے ہر ولی
نغمہ خواں کونین میں رحمت ہے ہر گُل ہر کلی
تیسرا حج کر کے آئے حضرتِ عبد الغنی

پیش کردہ۔ شاعرِ عرفاں حافظ رحمت۔ ۲۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

قطعات

(۱)

ایمان بے بنیاد

بڑی تقریر ایماں پر، سنائی آج واعظ نے
ادا کاری خطابت کی، دکھائی آج واعظ نے
مگر بنیاد ایماں۔ عشقِ صادق مصطفےٰؐ کا ہے
حقیقت یہ نہ ذرّہ بھر بتائی آج واعظ نے

(۲)

بنیادِ ایماں

بغیرِ آب کیا کشتی چلی ہے ؟
عمارت ریت پر کوئی بنی ہے ؟
نہ جب تک عشق ہوگا مصطفےٰؐ سے
ترا ایماں نہیں اک دل لگی ہے

marfat.com

(۳)

نشانِ ایمان و عظمت

خدا ہی کیا جسے حاجت ہو بندوں کی عبادت کی
تمنا ہے اسے اپنے محمدؐ کی محبّت کی
محبت کے برابر ہی ترا ایمان بھی ہو گا،
محبت ہی نشانی ہے تیرے ایمان و عظمت کی

❁

(۴)

قولِ خواجہؒ

قولِ خواجہؒ کو غنیؔ تو نہ بھلانا ہرگز
اس سے بہتر نفی اثبات نہ پایا ہرگز
غیر کو ہو گا نہ دیدار خدا کا ہرگز
جو ہے خود بیں وہ خدا بیں نہ بنیگا ہرگز

❁

marfat.com

شعورِ ذات، عروجِ حقیقی

"شعورِ ذات"، شعورِ "حقیقتِ انساں"
اسی شعور کا غلبہ، نیابتِ سُبحاں
حقیقتِ بنِ آدم ہے نورِ نورِ خُدا
اسے جو بھُول گیا ہے، اُسے عروج کہاں

عروجِ آدمِ خاکی، عروجِ خاک نہیں
نشہ ہے تاک سے، لیکن وُہ آپ تاک نہیں
عروجِ رُوح ہو لیکن وُہ ہو خُدا کے لِیئے
رہِ حیات میں پھر کوئی تجھ کو باک نہیں

marfat.com

"عدم کی راہ" تغافل کی نیند ہے تیری
"شعورِ ذات" کی دُنیا میں اس کا نام نہیں
"وجودِ نور" عدم ہے نہ موت ہے نہ فنا
"فنا" سے "آدمِ نوری" کو کوئی کام نہیں

بقا ہے "نورِ حقیقت" سے اتصال ترا
فنا ہے راہِ فنا میں جو ہو کمال ترا
بنالے خار تو اپنے کو یا گُلِ خوش بُو
بنے گا وُہ جو بنا دے تجھے خیال ترا

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲ ص

متفرق اشعار

دیکھو نگاہِ عشق سے اللہ کا جمال
لیکن لگا کے سرمۂ مازاغ آنکھ میں

ہے ذرّہ ذرّہ حسنِ حقیقی کا آئینہ
اللہ دے نگاہ بھی دیدِ جمال کی

بارانِ سنگ سے نہ اثر عشق پر ہوا
مجنوں ہے مست اپنی ہی لیلیٰ کی یاد میں

---

marfat.com

قطعات

۱ سراب دوئی کے پرستار ہیں سب
طلسم گماں میں گرفتار ہیں سب،
خدا ان کا "ظاہر" فقط لفظ تک ہے
حقیقت میں معنیٰ سے بیزار ہیں سب

☆

۲ خدا ان کا وہمی رسول ان کا سچّا
ہر اک اپنے دعوے میں بندہ خدا کا
اگر ان کو کہئے "رسالت" کے بندے
تو سچ کہنے والوں کو کہہ دیں گے جھوٹا

☆

۳ سمجھ مختلف دی ہر اک کو خدا نے؛
سمجھنے دو جیسا غنی ہر کوئی سمجھے؛
خدا جانے، جانے خدائی خدا کی؛
نہ دیں ٹھیکہ واری نہ مختار فتوے

☆

marfat.com

عروج

عروج ہو تو ہو انساں کی شان کے شایاں
عروج یہ نہیں لائے جو موت کا طوفاں
فقط مشینوں کا بڑھنا کوئی عروج نہیں
عروج یہ ہے کہ بن جائیں آدمی انساں

marfat.com

قطعہ

(آخری سانسیں)

رشتہ جسم و جاں کا اپنی ٹوٹنے والا ہے اب
دنیوی اپنا پرایا، چھوٹنے والا ہے اب
رُوح و انوارِ انا، باقی رہیں گے بعدِ موت
عارضی ہستی کا بھانڈا پھوٹنے والا ہے اب

marfat.com

میری منزل

چار منزل ، چار راہیں ، کون سی منزل تری؟
ہے زمیں پر فرش ، اس پر تخت ، اس پر وہ "پری"
مُلک پر فائق مُلک ، ان پر ہیں جبروت والہ
عشق ہے توشہ مرا ، منزل ہے میری آخری

؎ یعنی نمبر ۴ - منزل ماکبر یاست - رومی

marfat.com

"فقیر"

ف ہے غیر اللہ سے کُلّی فراغت کے لیئے
ق قبلِ موت ہے اپنی فنا کے واسطے
ی برائے یافتِ حق، واصل بحق ہو کر جیئے
ر سے رحمت سر بسر بن کر خُدائی میں رہے

marfat.com

قطعہ

ناری اِنسان

یہ انساں فطرتاً نوری ہے، ناری آپ بنتا ہے
نہیں سُنتا خدا کا حُکم، عاصی آپ بنتا ہے
قبولِ حق نہ ہو جبتک، تو نیکی بھی ہے بے معنیٰ
خدا کو بھول کر عرشی یہ، فرشی آپ بنتا ہے
عمل مقبول وُہ ہوگا جو ہو عشقِ مجسّمؐ میں
یہ خاکی چھوڑ کر رحمت کو ناری آپ بنتا ہے

marfat.com

تاریخی قطعات

marfat.com

مکان نمبر ۶۵۸/۸ عزیزآباد کراچی

جولائی ۱۹۶۸ء

محترمی جناب شاہ عبدالغنی نیازی صاحب

سلام ونیاز۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ علامہ ضیاء القادری صاحب کے یہاں سے اسی تاریخ اور اسی وقت اسی دن کے متعلق گیارہویں شریف کا دعوت نامہ پہلے وصول ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پڑوس میں اسحاق علی ایک صاحب رہتے ہیں۔ ان کے صاحبزادے اسکاٹ لینڈ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری لے کر آرہے ہیں۔ یہ دوپہر کو آجائیں گے۔ اس مسرت میں نعتیہ مشاعرہ ہے۔ بعد عصر۔ اس لیے عدم حاضری کی معافی چاہتا ہوں۔ البتہ دو قطعہ تاریخ ابلاغ خدمت ہیں۔

درد کاکوروی

marfat.com

۷۸۶

تاریخی قطعات

میاں عبد الجبار۔ عبدالسلام — ہو دونوں کو دستار بندی مبارک
ولی غوث اعظم کی ہے گیارہویں — تو پھر قادری شادمانی مبارک
یہ ہے خواجۂ خواجگاں کی نیاز — تو چشتی غریب النوازی مبارک
نیازوں سے۔ چشتی ہے اور قادری — نیازی ہو مجلس نظامی مبارک
کہو دردؔ تم؛ شاہ عبدالغنی — مہرِ مطلع دستار بندی مبارک

۱۳۸۸ھ

ہوئی دونوں بیٹوں کی نسبت بلند — بلندی کی ہے دردمندی مبارک
یہی لفظ شہ نے ہے اے دردؔ شہ دی — نیازی ہو دستار بندی مبارک

۳۰۵ - ۱۰۸۳

۱۳۸۸ھ

درد کاکوروی

۶ جولائی ۱۹۶۸ء

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۵

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

●

قطعۂ تاریخِ شادی خانہ آبادی دخترِ نیک اختر نجمہ نیازی سلمہا

بی۔ اے۔ کراچی۔ همراہ

عزیز سعادت اطوار میاں عبد الحسیب خاں سلمہ اللہ تعالےٰ

انجینئر۔ پی۔ آئی۔ اے۔ کراچی۔

شادیٔ نجمہ کو وجہِ انبساطِ جاں کہو
فضلِ رب جانو اسے، اللہ کا احساں کہو

گلشنِ عشرت، بہارِ عیش کا سامان کہو
مژدۂ ساحل رسیِ کشتیِ ارماں کہو

چھاؤں ٹھنڈی ہے یہ، صحرائے لق و دق زندگی
رحمتِ عالمؐ کا اس کو سایۂ داماں کہو

دخترانِ باسعادت میں ہے نجمہ کہہ ترین
مشتری درجہ، ثریا رتبہ، زہرہ شاں کہو

marfat.com

خدمت و خلق و محبت میں ہے، آپ اپنا جواب
حسنِ سیرت میں جمالِ طبقۂ نسواں کہو !

مژدۂ شادیِ انجمہ کی غنیؔ تاریخ ہے
ہو مبارک "مرحبا تقریبِ خوش پیماں" کہو
۱۹۷۲ء

قرۃ العینی ! ہمیشہ خوش رہو شاداں رہو
زیرِ دامانِ کرم اللہ کے، فرحاں رہو

تاریخ عقد ۲۵ نومبر ۱۹۷۲ء مطابق ہفتہ ۱۷ شوال ۱۳۹۲ھ

●

marfat.com

یادِ غریقِ رحمت ۔ داغِ سینۂ بریاں

۱۹۷۳ء - ۱۳۹۳ھ

آہ برادرِ نیک و عدیم البدل بابو احمد علی صاحب، محکمۂ جنگلات جبل پور سی۔پی انڈیا

۳ ۷ ۹ ۱ ء

وقت کا دھارا کسی کے روکے رک سکتا نہیں
موت کا لمحہ کسی صورت سے بھی ٹلتا نہیں

مرضیِ مولا سے ہے مغلوب ہر طاقت یہاں
ہر دعا اس کی مشیت کے مقابل رائگاں

آہ داغِ رحلتِ یارِ وفادارِ عجب
آج پیارے بھائی احمد[1] کے لیے روتے ہیں سب

آہ میرے بھائی، چھوڑا ساتھ تم نے بھی مرا
زخم کا مرہم، مداوا دردِ دل کا چھن گیا

اِک سہارا تم مثالی تھے مرا اُس دیس[2] میں
پڑ گیا اس پر بھی ڈاکہ اب قضا کے بھیس میں

مشکلیں پڑتی رہیں آسان بھی ہوتی رہیں
زخم کاری ہے یہ ایسا، جس کا مرہم ہی نہیں

ہم بچھڑ جاتے تھے لیکن مِل بھی جاتے تھے کہیں
ایسے بچھڑے اب کہ ملنا حشر تک ممکن نہیں

[1] مجھ سے ایسی دوستی تھی جس سے بھائیوں کی محبت بھی شرما جائے۔ مرحوم کے رشتہ داروں سے رشتہ داریاں بھی ہوتی رہیں لیکن رشتہ داری اور چیز ہے اور دلی محبت بالکل دوسری چیز ہے۔ [2] عبارت

marfat.com

اس قدر کیوں زندگی انسان کی ہے مختصر
جیسے اٹھتے ہی کسی شعلہ سے بجھ جائے شرر

والہانہ قدر کرتے تھے میرے اشعار کی
مخلصانہ منزلت اجڑے ہوئے گلزار کی

لاکھ چاہا چھپ کے پہنچے بھائی تک نغماتِ عشق
آہ یہ "نغمات" میرے بن گئے صدماتِ عشق

مدتوں پڑھتے رہیں گے پڑھنے والے اب اسے
بھائی احمد آہ تم محروم اس سے رہ گئے

اب کہاں ہم تم ملیں گے اب کہاں وہ محفلیں
اب کہاں کیف و مسرت اب کہاں وہ لذتیں

پیکرِ سوز و عقیدت "ب" کی خوش الحانیاں
آپ کے ہمراہ سننے کو ملیں گی اب کہاں

چاندنی پھیکی ہے یا آنکھوں میں کم ہے روشنی
آپ کے جانے سے اب ہر چیز ہے بے جان سی

اب کہاں جنگل کی سیریں اب کہاں لطفِ شکار
اب خزاں دیدہ ہوا وہ گلستانِ پُر بہار

سب کے سب رخصت ہوئے میرے رفیقانِ شکار
کاش واپس لوٹ سکتے پھر وہی لیل و نہار

رحمتیں نازل تمہاری رُوح پر ہوتی رہیں
فضل سے اللہ کے آسان ہوں کل منزلیں

تاریخیں

اے رفیقِ نیک سیرت، اے انیس ہم وطن = ۱۳۹۳
راہ دانِ عاشقانِ ارضِ گنگا و جمن = ۱۹۷۳

اے بہارِ بزمِ یاراں، مخلص و صاحب شعور = ۱۹۷۳
پیکرِ مقبول ایزد، حامدِ ربِّ غفور = ۱۹۷۳

اے غنیؔ اللہ بس، رکھ صبر کی سینے پہ سِل = ۱۹۷۳
خُلدِ منزل، جنتی ہیں احمدِ آزادہ دِل = ۱۳۹۳

marfat.com

دیگر

چند دن میں تین[1] مخلص ہو گئے ہم سے جُدا
مرضیِ مولا یہی تھی، تھا اسے یوں ہی پسند

ایک ہی تسبیح کے دانے تھے تینوں اے غنیؔ
نقش تھے تسلیم کے پیشِ رضائے نقشبند

اپنی فطرت ہے، رہیں صدمات پر مجبورِ غم
رُوح پر رحمت ہے جسمانی شکستِ قید و بند

صبر کی توفیق دے پسماندگاں کو اے خُدا
موجبِ تسکیں بنیں تاریخ کے الفاظ چند

رحمتِ رحمٰن نازل روٹھنے والوں پہ ہو
آتشِ فرقت میں سوزاں ہے غنیؔ مثلِ سپند

آہ داغِ ماتمِ صدیقہ[2] اطہر پاک دِل

۱۹۷۳ء

بیگمِ احمد بھی پہنچیں خلد میں فیروزمند

۱۳۹۳ھ

---

[1] برادرم بابو احمد علی صاحب ۔ بیگم احمد علی ۔ دختر احمد علی

[2] بابو احمد علی صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی (ایم اے) جو میری بڑی بیٹی کی ہم سبق تھی اور مجھے بے حد عزیز تھی ۔

marfat.com

۷۸۶

۲۹۲

تاریخ وصال علّیہ حضرت پیرانی صاحبہ نور اللہ مرقدہا

بچ سکا کوئی نہ اُف تیغِ قضا کے وار سے
اہل مسجد ہو کہ ہو اہل کلیسا و کنشت

ڈھ گئی جو رہ گئی تھی ایک دیوارِ کرم،
اب نہ ہو گی زیرِ سایہ غم نصیبوں کی نشست

اک ولی کی یہ بہو تھیں اک ولی کی تھیں حرم
عارفہ تھیں خود بھی کامل نیک دل عرفا سرشت

زیرِ دامانِ کرم ہم سب کو رکھا آپ نے
سجدہ گاہِ قدسیاں ہو قبر کی ایک ایک خشت

قادریہ چشتیہ فیضان نے بخشا عروج
سیر کن تھی سیرِ روحانی باغِ داد و چشت

ماہ۔ دن۔ تاریخ۔ ساعت سب ملے سعد و سعید
جنتی ہونے کی تھیں آیات گویا خود نوشت

اپنے قربِ خاص کی جنت عطا فرمائے حق
از طفیلِ رحمت کل عالمین خوب و زشت

غیب سے آواز آئی لکھ غنیؔ سالِ وصال
سیّدہ۔ میموں نسب ہیں نیبِ گلزارِ بہشت

۱۳۸۶ھ

marfat.com

قطعۂ تاریخ نعمت حج وزیارت

بشرف نگاہ حضرت قبلہ الحاج موسیٰ میاں صاحب زاد مجدہٗ، خانقاہ نیازیہ بریلی

قابلِ رشک ملی آپ کو قسمت حضرت
حجّ و دربارِ نبیؐ سے ہُوئی حاصل عزّت
بہرِ تبریک غنیؔ لکھ بہ خلوصِ نیّت
سالِ تاریخِ شرف، "حاجی کا خِ رِفعت"

۱۳۹۳ھ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

قطعۂ تاریخ وصال حضرت شاہ جعفر میاں قدس سرہ العزیز۔ فرزند و خلیفۂ
عالی مرتبت سرکار عزیز میاں صاحب قبلہ۔ راز بریلوی قدس سرہ العزیز

ہائے غریق رحمت

۱۹۷۴ء

دل پہ بجلی سی گری جب یہ مدینے میں سُنا
ہو گئے واصل خدا سے حضرتِ جعفر میاںؒ

مرغِ بسمل بن گیا دل، جاں لبوں پر آ گئی
برقِ غم تھی اطلاعِ فرقتِ جعفر میاںؒ

گلستانِ خُلقِ احمدؐ کے شگفتہ پھول تھے
حشر تک پھیلی رہے گی نکہتِ جعفر میاںؒ

پڑھ کے مسجد میں نمازِ غائبانہ کی دعا
خُلدِ قربِ خاص پائیں حضرتِ جعفر میاںؒ

عشق کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیف پرور سر بسر
خدّ و خالِ حسنِ حق تھے حضرتِ جعفر میاںؒ

اِن کو دیکھے یاد آتا تھا خدائے لم یزل
اک نوید دیدِ حق تھی صورتِ جعفر میاںؒ

پیکرِ خلق و محبت، گنجِ الطاف و کرم
سیرتِ پاکیزگاں تھی سیرتِ جعفر میاں

اپنے پیروںؒ اپنے سرکاروں کے عاشقِ بے ریا
بولتی تصویرِ عظمت، سیرتِ جعفر میاںؒ

marfat.com

وارثِ سرِّ نیازؒ و تاجؒ و محی الدیں سراجؒ
نورِ چشمِ رازِ جاناںؒ حضرتِ جعفر میاںؒ

قربِ حق تھی زندگی۔ وہ زندگی ہے آج بھی
اک نشانِ حق نما ہے تربتِ جعفر میاںؒ

جنتِ جعفر میاںؒ تھی زندگی میں دیدِ حق
آج بھی دیدارِ حق ہے جنتِ جعفر میاںؒ

سرزمینِ پاک میں ہر جا رکھا یوں مجھ کو ساتھ
میں تھا داماں۔ گُلِ بداماں حضرتِ جعفر میاںؒ

میری گل پوشی کا بخشا خاص جلسے میں شرف
میری عظمت کی سند تھے حضرتِ جعفر میاںؒ

ہیچ ہوں میں اس جہاں میں ہیچ کی عظمت کہاں
درحقیقت تھی یہ "عظمت"۔ عظمتِ جعفر میاںؒ

برقِ غم نے پھونک ڈالا خرمنِ صبر و سکوں
آزمائش ہے کڑی اک۔ فرقتِ جعفر میاںؒ

فکر میں تاریخِ غم کی دل پریشاں تھا غنیؔ
دی صدا لہم نے برقِ رحلتِ جعفر میاںؒ

۱۳۹۴ھ

marfat.com

۷۸۶

غمِ شاہِ اولیاء

سنہ ۱۳۹۴ھ

بہ سلسلۂ وصال بمثال سیّدی و مولائی حضرت قبلہ سیدہ شاہ فتح محمد چشتی قادری نیازی نظامی سراجی، اعلی اللہ مقامہٗ

جب مدینہ میں خبر حضرت کی رحلت کی سُنی
قلبِ محزونِ غنی پر ایک بجلی سی گری

سر کیا خم پیشِ منشائے خدائے لَم یَزَلْ
اور نمازِ غائبانہ صحنِ مسجد میں پڑھی

❁ ❁ ❁

سیّدی فتح محمد شاہ چشتی قادری
خواجۂ کل خواجگاں کے عشق میں فانی لکھو

آہ! گنجِ جود، فخر العارفیں، پیرِ[1] غنی
ہائے داغِ قبلۂ دیں، فتح اجمیری لکھو

۱۳۹۴ھ
۱۹۷۴ء

---

[1] میرے پیر و مرشد قبلہ و کعبہ حضرت ڈاکٹر شاہ مرزا مرتضیٰ احسین قدس سرہ العزیز نے مجھے اور اپنے فرزند و جانشین حضرت ڈاکٹر مرزا اختیار حسین سلمہ اللہ تعالیٰ کو مزید تربیت کے لیے حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد فرمایا تھا کیونکہ ہماری حاضری اجمیر شریف کی ہوتی رہتی تھی اور حضرت سید صاحب قبلہ بھی ہر سال پاکستان آتے رہتے تھے۔ دونوں حضرات کو حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد بریلوی قدس سرہ العزیز سے شرفِ خلافت حاصل تھا۔ (الحمد للہ اب ہم دونوں کو خانقاہ نیازیہ بریلی شریف سے بھی شرفِ خلافت و نیابت حاصل ہے۔

marfat.com

قادری، چشتی، نظامی اور نیازی صابری — نقشبندیِ قدیمہ تھے، سراجی مرشدی
جو خدا پر مٹ گیا، رہتا ہے باقی باخدا — عشقِ خواجہؒ نے انہیں بخشی حیاتِ دائمی

صدر بزمِ اصفیاء تھے، نورِ جانِ اولیاء — رہنمائے راہ عشق و عاشقانِ باصفا
ماہِ دیں، مہرِ ولایت، مخزنِ انوارِ حق — بندۂ شاہِ نیازؒ و محیؒ دینِ حق نما

صابر و شاکر، توکل کیش، جانِ سادگی — کم سخن، بیدار دِل تھے، حق نشاں کامل ولی
خواجۂ حق شان کی ہے بندگی بھی خواجگی — بے فنا لیکن کسی کو حق نہیں ملتا غنیؔ

ناتواں میرے قویٰ بھی اب ہوئے آقا کرم — آخری دم بندۂ بے کس پہ ہو مولا کرم
خواجۂ کل خواجگاں کا نام لیوا ہے غنیؔ — نورِ حق میں گم رہے ہر آن، ہو ایسا کرم

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

قطعاتِ تاریخ طبع انوارِ غوثیہ رضؓ (ترجمہ و شرح شمائل نبویہ ﷺ از ترمذیؒ) مصنفہ محترم المقام
حضرت سیّد امیر شاہ صاحب قادری مدفیوضہٗ

تشریحِ ترمذی کے محاسن ہیں بے شمار
اس سحرِ بے کنار میں گوہر ہیں آب دار

حسنِ کمالِ ظاہر و باطن کا آئینہ
گلزارِ بے خزاں ہے بہاروں کی ہے بہار

پھرنے لگی، وہ دیکھئے، قاری کی آنکھ میں
محبوبِ کردگار کی تصویرِ باوقار

یہ بھی ہے ایک معجزۂ شاہِ دو جہاں
قرآن کی مثال ہے سیرت سدا بہار

ہر لمحۂ حیات ہے زندہ حدیث سے
ہر نقش زندگی کا اسی سے، ہی آشکار

زندہ حدیثوں سے ہے شمائل کا بال بال
عینی شہادتیں ہیں یہ تاریخ کا وقار

قرآن تشنہ رہتا احادیث کے بغیر
تفصیل سے حدیث کی قرآں ہے جاندار

احکام پر عمل کا نمونہ حضورؐ ہیں
تصدیق سے انہیںؐ کی ہے قرآں کا اعتبار

حسنِ الٰہ کو بھی محمدؐ میں دیکھئے
ہو گا نہ عشق، حسن نہ جب تک ہو آشکار

"انوارِ غوثیہ" میں شمائل کا ترجمہ
آبِ رواں کا دامنِ کہسار میں نکھار

شرحِ لغات و معنیٰ ہے یا گنجِ بے بہا
طشتِ طلا میں جیسے گہر ہائے آبدار

کیا کچھ حضورؐ کا نہیں محفوظ و مستند
کس کس زباں نے ذکر سے پایا نہ افتخار

اردو پہ بھی کرم ہے رؤف و رحیم کا
اس میں بھی دین پر ہیں تصانیف بے شمار

لاکھوں دل و دماغ کو بالیدگی ملی
اردو نے ترمذیؒ کو دیا اک نیا وقار

اتنا سلیس ترجمہ، ایسی فصیح شرح
صدیوں رہیں گی آپ کی خدمات یادگار

زورِ قلم یہ عشقِ نبیؐ کے طفیل ہے
پر خار دشتِ شرح کے ہیں آپ شہسوار

تصنیف کہہ رہی ہے جناب امیر ہیں
عالی نسب، امیرِ قلم، فخرِ افتخار

"انوارِ غوثیہؒ" کی یہ تاریخ ہے غنیؔ
سید امیر شاہ کا شہکار پائیدار

۱۳۹۶ھ

دیگر

ایماں کی بات لکھئے اس میں نہیں تذبذب
سنت کی پیروی ہی، ہے احسن الخزائن

تاریخ یہ غنیؔ کی ہے اسم با مسمّٰی
تشریح ترمذی ہے، یا مخزن الخزائن

۱۳۹۶ھ

از نتیجۂ فکر ناچیز محمد عبدالغنی عفی عنہ قادری
چشتی نظامی نیازی

کراچی
۴ جنوری ۱۹۷۶ء

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

قطعۂ تاریخ وفات حسرت آیات عزیزم میرزا صادق حسین مرحوم و مغفور لا آفیسر محکمہ کسٹمز کراچی

(مرحوم میرے مرشد گرامی منزلت قدس سرہ العزیز کے برادر زادہ اور میرے بہت عزیز شاگرد تھے)

ماہ شعباں میں غنیؔ رخصت ہوئے وہ نیک خو

خلد منزل، دیدۂ دل، میرزا صادق حسین

۱۳۹۹ھ

نقش کر خونِ جگر سے ان کی لوحِ قبر پر

ہائے داغِ مردِ قابل میرزا صادق حسین

۱۹۷۹ء

گوشت سے ناخن کو جدا کرنا وقتی و جسمانی اذیت ہے لیکن جواں مرگ عزیز میرزا صادق حسین کو "مرحوم" لکھنا میرے لئے دائمی روحانی اذیت ہے، تاہم مشیت الٰہیہ کے سامنے سر تسلیم خم ہے

مرحوم نہایت نیک دل، نیک سیرت، عزیزوں اور بیگانوں کے ہمدرد۔

سب کے کام آنے والے۔ نہایت قابل و ماہر افسر قانون تھے۔ آں عزیز کے اچانک انتقال سے اہل خاندان سے لے کر اہل محکمہ تک سب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ پروردگار۔ رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین درجہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاک میں ملتا نہیں حسن و جمالِ زندگی
موت سے مٹتا نہیں نورِ کمالِ زندگی
کوہ سے رکتا ہے کب بہتا ہوا پانی غنیؔ
آگ سے جلتا نہیں عزّ و جلالِ زندگی

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

حسرتِ آیات

قطعاتِ سالِ وفاتِ بی بی زینہؒ سیّدہ نیازیہ نوراللہ مرقدہا

(جن کا انتقال سماع میں اپنے دادا پیر شاہ مرتضیٰ حسینؒ قدس سرہ العزیز کی آستاں بوسی کرتے ہوئے۔ جبل پور (ایم۔ پی بھارت) میں ہوا۔ حضرت مرشدی و مولائی شاہ مرتضیٰ حسین قدس سرہٗ مرحومہ کے خسر بھی تھے ان کے جانشین ڈاکٹر شاہ اختیار حسین صاحب (مرحومہ کے شوہر) بھی وہیں موجود تھے۔ یہ دونوں مع اپنے بڑے صاحبزادہ رومی میاںؒ، کراچی سے بغرضِ زیارت جبل پور گئے تھے۔ مرحومہ کے جنازے میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ آدمی تھا۔ وہ وہیں آستانہ شریف کے احاطہ میں دفن ہیں)

قطعہ نمبر ۱

یہ سفر ملکِ عدم کا تھا سفر یا خواب تھا — خوب تیور ہیں مگر اس خواب کی تعبیر کے
کوہِ غم ہے۔ یا ہے دریائے روانِ زندگی — یا ہیں دونوں رخ نظر میں ایک ہی تصویر کے
ہم نشینِ اولیاؒ۔ بی بی زینہؒ آج ہیں — اولیاؒ شمس و قمر ہیں "قرب" کی جاگیر کے

marfat.com

آستاں بوسیِ شاہِ مرتضیٰؑ کرتی ہوئیں
زیرِ داماں جا چھپیں وہ مادرِ شبیرؑ کے

سیّدہ تھیں، گوہرِ بحرِ سیادت بن گئیں
کیا کرم تھا دن پھرے تقدیر کی تقدیر کے

آستاں بوسی تھی وا سجدہ۔ واقفِ قرب کا آئینہ
ختم خطرے ہو گئے محشر کی دار و گیر کے

"پاک سیرت" نے کہا لکھئے غنیؔ سالِ وفات
۶۹۳
زندۂ جاوید ہیں قدموں میں دادا پیرؑ کے

---

۶۹۳ + ۷۰۷ = ۱۴۰۰ ھ

قطعہ نمبر ۲ بہ صنعتِ جدید

جاں بحق قدموں میں دادا پیرؑ کے
بندگی یہ ہے زرینہؑ زندگی،

شمعِ بزمِ عارفینِ نکتہ داں
خُلد منزل، رحمتِ حق، جنّتی

۱۴۰۰ ھ
۱۹۸۰ ء

یوم و تاریخ وفات۔ چہار شنبہ
۱۳ فروری سنہ ۱۹۸۰ء۔ مطابق ۲۵ ربیع الاوّل

قبل مغرب
۱۴۰۰ ھ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

تاریخہا ہے وفات حسرتِ آیات، عزیزہ راشدہ رشیدہ بی جنّت مکانی مرشد زادی نور اللہ مرقدہا

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝

پیکرِ الطاف ربّی الفراق — مصدرِ اخلاق عالی الفراق
اے فروغِ نورِ چشمِ اَبّ و اُمّ — باعثِ تسکینِ قلبی الفراق
قلبِ شوہر کے لئے دائم سکوں — اے مجسّم دل نوازی الفراق
بیٹیاں محرومِ شفقت ہوگئیں — مخزنِ اکرام پاشی الفراق
ہر نفس ہے اَبِ رضا کی یہ صدا — اے سکونِ جاودانی الفراق
نیک طینت نیک سیرت نیک دل — نیکیوں کی پاک دیوی الفراق
"پی" کے پروانے ہیں گریاں۔ پی کہاں — پی ہیں اب جنّت مکانی الفراق
زندۂ جاوید ہیں واصل بحق — عارضی ہے، بلکہ وہمی الفراق
تا دمِ آخر تھیں محوِ شغلِ وہ — بند آنکھیں، دیدِ عینی الفراق
سات دن کا روزہ بے افطار تھا — اب ہے دائم روزہ داری الفراق
کوئی سمجھے یا نہ سمجھے رازِ حق، — اے غنیؔ ہے پردہ داری الفراق

irfat.com

اے نگاہِ پیرؒ کی آسودگی — رشکِ مریم شاہ زادیٔ الفراق

۴۳۰ + ۱۵۵۰ = ۱۹۸۰ء

"ماہِ رمضانِ مبارک" سالِ غم — اے "خدا داں شاہ زادیٔ الفراق"

۱۴۰۰ھ — ۱۴۰۰ھ

کراچی

۲۷، جولائی سنہ ۱۹۸۰ء

فاتحہ سوم مرحومہ ۔ ۱۳ رمضان سنہ ۱۴۰۰ھ

از نتیجۂ فکر

دعا گوئے قدیم ۔ خلیفۂ مجاز حضرت گرامی قدر

مرشدی و مولائی قدس سرہ العزیز

(پروفیسر الحاج) شاہ محمد عبد الغنی غفرلہٗ

قادری چشتی، نیازی نظامی آغائی مرتضوی جبل پوری

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

قطعاتِ تاریخ انتقال عزیزی عبدالکریم مرحوم و مغفور سابق انجینئر کراچی و عرب

قطعہ، ۱

فہیم و نیک طبیعت، خلوص کے پیکر — محبِ صدق صفا سب کے خیر خواہ کریم
غنیؔ ہے سال۔ غمِ انتقال کا، بے جاں — مقیمِ خلدِ بریں، جانِ اہلِ جاہ کریم

۵۴ — ۱۴۵۵-۵۴ = ۱۴۰۱ھ

قطعہ، ۲

یہ اچانک ستم ہوا کیا — تاج شہناز کا مری ٹوٹا
بے حقیقت سراب ہو جیسے — زندگی ہے کہ بولتا دھوکا
رُک گیا دل کریم کا ہے ہے — تھم گیا کیوں حیات کا دھارا
گر پڑا اک ستارۂ روشن — بجھ گیا شعلہ ایک جوّالا

لکھئے تاریخِ غم غنیؔ شمسی
انتقال کریم۔ غم افزا

۱۹۸۱ء

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

قطعہ تاریخِ وفات حسرت آیات الحاج حکیم محمد تقی نور اللہ مرقدہٗ

بانی و مالک مشہور آفسٹ پریس و
مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ کراچی

نتیجۂ فکر الحاج شاہ محمد عبد الغنی عفی عنہ
قادری۔ چشتی۔ نظامی۔ نیازی کراچی

آہ دافعِ ارتحالِ صاحبِ حکمت تقیؔ
نیک سیرت، حاجیِ مقبول، اہلِ دل غنیؔ
عاشقِ شاہِ مدینہ کی یہ ہے تاریخِ غم
جنّتی ہیں جنّتی وہ محرمِ بزمِ نبیؐ ۴

(۱۴۰۱ھ)

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

قطعۂ تاریخ وفات حسرت آیات عزیزۂ نیک سیرت شیریں مرحومہ و مغفورہ دختر نیک اختر
ہمشیرۂ صادق العقیدہ محترمہ حمیدہ احمد۔ زاد مجدہا۔ چکلالہ پاکستان،

آہ اے وائے غم قرۃ عینی۔ شیریں
جانشینِ دلِ ہر شخص پیاری شیریں
خوب استاذ رہیں علم و فنوں کی شیریں
حکمِ ربی سے جدا ہو گئیں اچھی شیریں
پیکرِ خلق ہوئیں آہ۔ شکارِ سرطان
صیدِ صیادِ اجل ہو گئیں۔ سب کی شیریں
عاقبت میں بھی رہے نام اسی کا روشن
بدرِ کامل بنیں جنت کی ہماری شیریں
سالِ غم لکھئے غنی۔ شمسی و قمری دونوں
پائیں حسنین کی جنت میں کنیزی شیریں

طائرِ خلدِ بریں، دارِ بہارِ جنت : ۱۹۸۲ء
جانِ آرام ہیں فردوس مکانی شیریں : ۱۴۰۲ھ

دعاگوئے قدیم : الحاج شاہ محمد عبدالغنی عفی عنہ قادری چشتی، نیازی، نظامی کراچی۔ ۸ ستمبر ۱۹۸۲ء

۷۸۶

قطعاتِ وفاتِ حسرت آیات حاجی نبی احمد صاحب جھنجھٹ جلیپوری

(۱)

محرم کی ہفتم ہے روزِ دوشنبہ
مبارک ہیں۔ تاریخ، دن اور مہینہ
ہوئے جنّتی وہ۔ ہیں اسناد پختہ
سرِ قبر جھنجھٹ لگا دو یہ کتبہ!

---

(۲)

مرے یار حاجی نبیؔ* تھے پرانے
غنی مغفرت کی دُعا ہے خدا سے
معاصی ہوں جتنے صغیرہ، کبیرہ
خدا اپنی رحمت سے ان سب کو بخشے

* نبی احمد جھنجھٹ جلیپوری۔

مرحوم میرے بہت پرانے، باوفا، باادب شاگرد اور ساتھی تھے۔ ہزل گو شاعر بھی تھے۔ پہلے حضرت زیباؔ کوئی سے۔ بعدہٗ حضرت کلیم جلیپوری اور مجھ سے کلام پر اصلاح لیتے رہے۔ رنگ گوئی ذرا تک رسائی تھی۔ اللہ مغفرت کرے۔ مذکورہ بالا قطعات قلم برداشتہ لکھے گئے اور مجمع تجہیز و تکفین کو سنائے گئے۔

marfat.com

۷۸۶

قطعۂ تاریخِ انتقال پُرملال عزیزم حاجی نبی احمد جھنجھٹ مرحوم۔ کراچی

مخلص تھے دوستی میں وہ۔ پکّے اصول کے
جھنجھٹ تھے غیر خواہ ظلوم جہول کے
وہ اُٹھ گئے جہاں سے۔ تاریخ لکھ غنیؔ
اللہ کے فدائی تھے۔ عاشق رسولؐ کے

۱۴۱۴ - ۱۱ = ۱۴۰۳ ہجری

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات عزیز مکرم جناب آزاد مرادآبادی مرحوم و مغفور،

نتیجہ فکر۔ خادم الفقرائے عظیم الحاج شاہ محمد عبدالغنی قادری چشتی، نیازی نظامی جبلپوری،

آہ داغِ غم فزائے رحلتِ ساجد علی
موت نے پنڈی سے گھر آنے کی بھی مہلت دی

موت کب دیتی ہے مہلت، موت سے کس کو مفر
موت ہے دارِ بقا کی سمت، آغازِ سفر؛

بحرِ ہستی میں ہے اپنی زندگی موجِ رواں
بحر میں مل کر نہیں رہتا روانی کا نشاں

ہم یہاں گریاں ہیں وہ مطلوب سے واصل ہوئے
ہم میں خامی ہے مگر منزل پہ وہ کامل ہوئے

کر سکے کیونکر غنیؔ۔ اوصاف عالی کا بیاں
اے عزیزِ مصرِ معنیٰ۔ قیصرِ روم زباں

حیف، دنیا مردہ دل ہے موت سے کس کو مفر
صاف گو ساجد علی خاں، رازؔ، شاگردِ جگرؔ

۱۴۰۳ھ
۱۹۸۲ء

پاک رائے، طبع روشن، دین دار رازداں
نیک سیرت، اوج پایہ، شاعرِ شیریں بیاں

۱۴۰۳ھ
۱۹۸۲ء

marfat.com

۷۸۶

قطعۂ سال وفاتِ حسرت آیات وحید عصر برادرم نواب عبدالوحید غازی مرحوم ومغفور، والی گوردھا اسٹیٹ۔ ناگپور بھارت۔

ایک مخلص بھائی تھے نواب غازی۔ آہ لکھ

اے غنی ان کو وحید عصر لکھ ۔ واللہ لکھ

سالِ رحلت سے ہمارا ایک بھائی کم ہوا

خلد منزل ۔ جنتی ۔ نوابِ عالی جاہ ۔ لکھ

۱۴۰۳-۱ = ۱۴۰۲ قمری

دُعاگوئے قدیم : شاہ محمد عبدالغنی غفرلہٗ

قادری ، چشتی ، نیازی ، نظامی ، جبل پوری۔ حال کراچی

marfat.com

احبابِ مصنف سے متعلق

جو مصنّف نے کہا

اور مصنّف سے متعلق

جو محبّوں نے کہا

marfat.com

۳۰ر اپریل ۱۹۷۴ء

ایک منظوم خط جو مکرمی عبداللطیف صاحب شمیم نیازی زاد محبتہٗ کو پشاور لکھا گیا

اے اخیِ محترم عبداللطیف — قوتِ بازوئے ایں عبدِ ضعیف
اے کہ لطفت رونقِ گلزارِ من — اے شمیم گلشنِ افکارِ من
وجہِ فرحِ جانِ پُر آزارِ من — بوئے مشکِ آہوئے تاتارِ من
از تو یابد زود گوئی افتخار — از کلامِ تو فصاحت را قرار
رفعتِ تخئیل حیرت آفریں — حُسنِ معنیٰ، رُوحِ قرآنِ مُبیں
عاشقِ اسرارِ اشعارم توئی — جنسِ کاسد آم، خریدارم توئی
مرحبا ایں مسلکِ سوز و گداز — جادہ پیمائی "عشقِ بے نیاز"
گرمیِ بازارِ عشق و عاشقی — رنگِ خونِ لالۂ صحرا ستی
غیرتِ رُومیؒ و جامیؒ در سخن — جانِ من، شیریں زباں، شیریں دہن
دلِ شکستہ از خموشیم مشو — غمزدہ از جانِ ناشادم مشو
شاد باد و دائماً آباد باد — دشمنت از قہرِ رب برباد باد
دردہا دارم بلائے جاں ستاں — نیست درماں جز دُعائے دوستاں

اے غنی عبدِ غنیؔ را کُن عطا
سایۂ دامانِ پاکِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

شکریہ منظوم برائے احباب پشاور

(۱)

مرحبا میرے عزیزانِ پشاور مرحبا
آفریں صد آفریں احباب مخلص، باصفا

اے بشیر! بابصیرت، اے سعید بے ریا
میں ہوں ممنوں آپ کے اخلاص کا اخلاق کا

آپ نے بارِ عنایت رکھ دیا ہے دوش پر
میری تصنیفاتِ کم قیمت کے جوہر کھول کر

(۲)

اے عطاء اللہ خاں عالی نسب والا حسب
فہمِ علم شیخِ اکبرؓ ہے عطائے خاصِ رب

گوہرِ شہوارِ معنیٰ جو نکالے آپ نے
قابلِ تکریم ہیں جوہر شناسوں کے لیئے

اہلِ دِل کا ساتھ دیں اہلِ قلم یونہی اگر
کیوں نہ ہو ابلاغِ توحیدِ حقیقی زود تر

(۳)

طاہرِ ذی مرتبت فاروقی عالی گہر
مستند ہیں فارسی اردو ادب کے ڈاکٹر

آپ کی توضیح سے جوہر کھلے نغمات کے
بڑھ گئی عزت غنی کی آپ کی تحریر سے

(۴)

ماہرِ آثار و علم الالسنہ، بالغ نظر
صاحبِ تحقیق و تصنیفات، مولانا اثرؔ

حاملِ تحقیقِ عالی ہیں نکاتِ تبصرہ
اور "کاکی" کی روایت کا ہے دلکش تذکرہ

آپ اگر نغماتؔ میں سُنتے ہیں آوازِ نیازؔ
یہ مرے اعزاز کا اعلیٰ ترین ہے امتیاز

(۵)

اے شمیمِ جانفزائے عطرِ شعر و شاعری
آپ کے اشعار میں ہوتا ہے رنگِ ساحری

یہ روانی اور لذّت فارسی اشعار کی
ہونٹ چاٹے کیوں نہ شیرینیٔ قندِ پارسی

"ایک پہلو" ہے خزانہ درجنوں اوصاف کا
دِل سے اک اک وصف پر نکلی صدائے مرحبا

(۶)

تاج صاحب کو مبارک عشقِ غوثیّت کا تاج
از پئے صدیقیتؓ رہبر رہے نورِ سراجؐ

ہو گیا تحریر سے رُوئے حقیقت بے نقاب
آپ کی تحریر گویا ہے مرے دِل کی کتاب

(۷)

اِک نئے جوبن کا اشعارِ ضیاؔ میں ہے نکھار
میٹھی میٹھی نثر پر رقصاں ہے رقصوں کی بہار

کیتکی چمپا کہیں، بیلا چمیلی ہیں کہیں
عطرِ مجموعہ سے سینچی ہے محبت کی زمیں

فکرِ سنجیدہ تھی طالب شوخیٔ تحریر کی
شیشۂ شفّاف سے زینت بڑھی تصویر کی

marfat.com

(۸)

میرے احبابِ مکرّم غزنوی و کوثری
میں ہوں ممنوں، آپ سے شہرت ہوئی نعمات کی

ذوالفقار و رڈیو دونوں مؤثر دُور تک
آپ کی شہرت فزوں تر ہو سماسے تا سمک

(۹)

اے عزیزانِ گرامی، مخلصینِ محترم
دُور افتادہ غنیؔ ہے سب کا ممنونِ کرم

فضلِ رحمانی رہے ہر حال میں سایہ فگن
پھولتے پھلتے رہیں سب کی مُرادوں کے چمن

آپ دانشور ہیں کافی ہے اشاروں کی زباں
ان اشاروں ہی میں ہیں جذبات کے دفتر نہاں

خدمتِ احباب میں حاضر ہیں میرے چند "پھول"
کاش ہو جائے سپاس و شکر کا تحفہ قبول

marfat.com

تہنیت

مخدومی و معظمی جناب محمد عبدالغنی نیازی صاحب مدّ ظلّہ العالی کی خدمتِ اقدس میں

ہُوئی زیارتِ روئے نبیؐ مبارک ہو
یہ مرتبہ، یہ مقام اے غنیؔ مبارک ہو

مدینے حج کے بہانے حضور جاتے ہیں
خوشا یہ رسم و رہِ عاشقی مبارک ہو

وُہ جس سے شمع فروزاں بنی ہے آپکی ذات
تجلّیات کی وُہ روشنی مبارک ہو

مبارک آپ کو جانا حجاز کا ہر سال
ہمیں بھی آپ کی ہر واپسی مبارک ہو

زمیں کو کعبہ مبارک، فلک کو کرسیٔ عرش
اور اس ہلالؔ کو ذات آپ کی مبارک ہو

پیش کش
عبداللہ ہلالؔ صدیقی
(چند روز بعد ہلالؔ صاحب داخلِ سلسلہ بھی ہو گئے)

marfat.com

رُباعی

از جناب عبداللہ ہلال صدیقی

وکیل انکم ٹیکس و مترجم قصیدہ بُردہ شریف

ہر شعرِ غنیؔ کا ہے کلامِ معراج
ہر لفظ ہر اک نقطہ پیامِ معراج
کیا صاحبِ معراج نے رتبہ بخشا
جبریلِ امیں لائے سلامِ معراج

عبداللہ ہلال صدیقی
۱۱ جون سنہ ۱۹۷۴ء

مندرجہ بالا رباعی حضرت کے اس شعر کا عطیہ ہے:-

عقلِ جبریلؑ کے پہنچے نہ فرشتے بھی جہاں　　قربِ حق میں ہے وہاں سیرِ ہمائے معراج

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

تبریک و تہنیت بہ سلسلۂ حج مبارک ۱۹۷۵ء

منجانب دعاگو حاجی شریف الحق

لائے ہو بوئے یثرب عبد الغنی نیازی
طالب ہیں اس کے ہم بھی تحفہ ملے حجازی
لائے حرم سے تحفے نایاب برکتوں کے
اس آرزو میں کاٹی مدّت کی یہ درازی
گھومے مدینے ہی کی گلیوں میں رات دن تم
رحمت نواز کی تھی کیسی غنی نوازی
ان کی طلب تھی سچّی قدموں میں جا پہنچے
اُن کی کرم نوازی اُن کی یہ کارسازی
اُن کے طفیل عزت دونوں جہاں کی پائی
جنّت[1] میں ان کے سجدے قربان ہیں نمازی

---

[1] ریاض الجنۃ

marfat.com

رمضان میں وہ عمرے حج ان کے ساتھ گویا
شیدا ہیں عام حاجی قربان پاک بازی
محبوب سے محبت اللہ کی اعانت
چوکھٹ پہ ان کے ماتھا ہے عین سرفرازی
صحرا کی آندھیوں سے رفعت پہ ہے بگولا
سلطانیٔ محبت محمود کی ایازی،
چل اے شریف پی گھر عبدالغنی کے پیچھے
رنگِ نیاز جھلکے چندری رہے پیازی

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲
(۲)

حق نما کیوں کر نہ ہو جلوہ نمائی آپ کی
واصلِ حق آپ ہیں، ساری خدائی آپ کی

میرا داماں تنگ ہے، وسعت عطا فرمائیے
بے حدی کا آئینہ، معجز نمائی آپ کی

رنگ غالب آپ پر، چشتی، نیازی، قادری
برزخِ مرشد ہے شانِ مرتضائی آپ کی

ہو گئے مجرم رہا چودہ کے چودہ قید سے[1]
دے گئی سب کو خوشی معجز نمائی آپ کی

میری کشتی تھی شکستہ ڈوب جانے کے قریب
بن گئی اُس کا سہارا ناخدائی آپ کی

سُرمۂ نوری ملا عین الیقیں کی آنکھ کو
ضامنِ حق الیقیں ہے رہ نمائی آپ کی

کر دیا کوثر کو بھی مستِ شرابِ معرفت
میں ہی کیا، ممنون ہے ساری خدائی آپکی

---

[1] حضور پیر و مرشد گرامی منزلت مدظلہ العالی کی دُعا سے، دستگیر کالونی کراچی کے دوہرے قتل کے کیس میں چودہ کے چودہ تمام قیدی بَری ہو گئے تھے جسے اِس خاکسار نے اِس منقبت میں قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے۔

خادم حقیر فقیر

محمد فضل الرحمٰن کوثر، نیازی، غنوی۔

مرید و خلیفۂ مجاز مرشد گرامی منزلت مدظلہ العالی کراچی

۷۸۶
۴۹۲

یادِ طریقت خلیفہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب کی خدماتِ پرخلوص کی یادگار کے طور پر اُن کی یہ منقبتیں بہ اِجازت حضرتِ مصنّف شاملِ آیاتِ عشق کی جاتی ہیں۔ ادارۂ نورالعرفان۔ کراچی

دَر مدحِ حضور قبلہ وکعبہ پیر و مرشد الحاج پروفیسر

شاہ محمد عبدالغنی صاحب مدظلہ العالی۔ قادری، چشتی، نیازی، نظامی، آغائی، مرتضوی

(۱)

اَے ہُمائے اَوجِ عرفاں حضرتِ عبدالغنی
معنیٔ و تفسیرِ قرآں حضرتِ عبدالغنی

گنجینۂ اسرارِ حق ہو، واقفِ رازِ حیات
رازدارِ سِرِّ انساں حضرتِ عبدالغنی

فخرِ رُومیؒ، فخرِ خُسروؒ، فخرِ جامیؒ و نیازؒ
ہمایونِ گنجِ عرفاں حضرتِ عبدالغنی

تم ہو منظورِ نگاہِ اولیاؒ و صالحینؒ
اے شُعاعِ نُورِ جیلاں حضرتِ عبدالغنی

حاملِ علمِ نبیؐ ہو، نازشِ کُل اولیاءؒ
مرتضیٰؒ کے بابِ عرفاں حضرتِ عبدالغنی

آسمانِ معرفت کے بدرِ کامل آپ ہیں
اَوجِ دیں کے مہرِ تاباں حضرتِ عبدالغنی

آپ کا کتّا بھی کہلانے کے میں قابل نہیں
آپ ہیں میرے نگہباں حضرتِ عبدالغنی

کوثرِ ناچیز پہ رحم وکرم کی، ہو نظر
نورِ مہرِ چشت و جیلاں حضرتِ عبدالغنی

خادمِ الفقراء:- محمد فضل الرحمٰن کوثر، نیازی، نظامی، مرتضوی، غنوی
مرید و خلیفۂ مجاز حضرت موصوف مدظلہ العالی۔ کراچی

nurfat.com

۷۸۶
۴۹۲

منجانب : عزیزم نور محمد نیازی کراچی

بھرا دولتِ حج سے دامن تمھارا، زیاراتِ عظمیٰ کی نعمت مبارک
لبوں کو ملا سنگِ اسود کا بوسہ، نظر کو حرم کی زیارت مبارک
طوافِ حرم کر کے کی ہے عبادت، پیا آبِ زم زم بجھی پیاس دل کی
جمالِ حقیقت سے روشن ہوا دل، ہوئی تم پہ مولا کی رحمت مبارک
صفا مروا کے سات چکر لگائے، نظر میں حقیقت کے جلوے بسائے
عقیدت محبت کے سجدے لٹائے، ہوئی کیسی اچھی عبادت مبارک
وہ عرفات کے روح پرور نظارے، نچھاور کرے آسماں عین پہ تارے
وہاں پر ادا کی ہے جا کر جو تم نے، خلیلِ خدا کی وہ سنت مبارک
وہ مکے سے چل کر مدینے کو جانا، دیارِ محمدؐ میں آنکھیں بچھانا
وہ گلزارِ جنت میں پانا ٹھکانا، وہ دربارِ رحمت کی قربت مبارک
مکرر کرم تم پہ ہو یوں خدا کا، کرے آل اولاد بھی حج کعبہ
ملے فیض تم کو شہِ انبیاء کا، مکرر عطا ہو یہ نعمت مبارک
خدائے غنیؔ پر کرم وہ کیا ہے، یہ عظمت یہ رتبہ فنا کوئی دیکھے
نظر میں ہیں مکے مدینے کے جلوے، خدا اور نبیؐ کی زیارت مبارک

marfat.com

متفرقات

marfat.com

تحدیثِ نعمت

اللہ جلّ جلالہٗ، وعمّ نوالہٗ، کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ عاصی و خاطی کو اپنے محبوب مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشقِ عظیم کے ایک ذرّے اور حضورؐ کے بحرِ محبت کے ایک قطرے بلکہ اس سے بھی کم سے نوازا۔ ہم اسی کی برکاتِ عظیمہ کی بدولت اس خطا کار گناہگار اور اس کے اہل وعیال کو۔ حتیٰ کہ ان کے بھی اہل وعیال کو کئی کئی حج اور عمرے نصیب ہوئے۔ یہ اتنے عظیم المرتبت خزانے اور اللہ و رسولؐ کی بارگاہوں میں مقبولیت کے ایسے گراں قدر پروانے یعنی اسناد ہیں جنکی تعریف سے مجھ ہیچمداں اور عاجز بندے کی زبان قاصر ہے۔ مجھے اپنی روز افزوں ضعیفی۔ علالت و نقاہت سے مایوسی تو نہیں ہے کیونکہ اللہ و رسولؐ دونوں کریم و رحیم ہیں۔ تاہم آثار کچھ ایسے ہیں کہ شاید آئندہ اب تقاضہ نہ ہو سکوں۔ لہٰذا بطور تحدیث نعمت ذیل میں اپنے حجوں عمروں اور زیارتوں کا خلاصہ درج کر رہا ہوں تاکہ میرے اہل وعیال، عزیزوں، محبّوں، دوستوں، مریدوں اور خلفاء وغیرہ سب کو واقفیت رہے اور ان کے لئے باعثِ شادمانی و مسرتِ روحانی ہو ؎

خلاصہ ۱۹۷۹ء مطابق سنہ ۱۳۹۹ھ تک

سفر حجاز مقدس = سات بار۔ بذریعہ ہوائی جہاز = بیسیوں بار۔ تادمِ مرگ حاضری کی دلی تمنا ہے

marfat.com

☆ ۵ حج تمتع = جن میں ایک حج اکبر مع زیارتِ پاک حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔

☆ ۱۰ حج سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ کر (رمضان المبارک کے عمرے)

☆ ۷ بار ۲۷ رمضان المبارک والی شب قدر میں خانۂ کعبہ میں شب بیداری و عبادت کی انمول نعمتیں اور برکتیں۔

(اس ناچیز کی پیدائش شب قدر میں بوقت نماز فجر ہوئی ہے۔ صبح کو جمعہ تھا۔ شاید اسی وجہ سے مجھے اس مبارک شب سے خاص نسبت ہے اور خانہ کعبہ میں بار بار اس مبارک شب میں بیداری و عبادت کی نعمتیں نصیب ہوئی ہیں میں اسے اللہ پاک کا خاص فضل اور اس کے محبوب اقدس رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص رحمت سے تعبیر کرتا ہوں۔)

☆ ۵ عمرے۔ حج تمتع سے قبل۔

چند عمرے مزید اور درجنوں طواف جن کا ثواب میں نے اپنے والدینؒ۔ پیر و مرشد دادا پیرؒ، مرحوم عزیزوں اور محبّوں کو پہنچایا۔

سنہ ۱۹۸۱ء تک پورے سات ہو چکے ہیں۔

marfat.com

☆ مدینہ منورہ کی حاضریاں، ہر سال، کبھی دو مرتبہ، ہر مرتبہ سبز گنبد کے زیر سایہ (صالح عبداللہ ردّادی کے ذریعہ مکان حضرت امام زین العابدینؒ۔ یا مکان احمد ابوالجود "کمان والا" یا پاکستان ہاؤس میں قیام کی سعادت نصیب ہوئی) متعدد بزرگ دوست بن گئے اور اپنے گھروں سے کھانا پکوا کر لاتے اور کھلاتے رہے۔ دوڑ کر گلے ملتے اور رو رو کر رخصت کرتے ہیں۔ رو رو کر حضورؐ کے سامنے سلام پیش کرنے کی سعادت ہمیشہ ملی۔ مزار اقدس پر زیارت نصیب ہوئی طرح طرح سے حضورؐ نے نوازا جس کا کچھ ذکر نظم و نثر میں کر چکا ہوں۔ تاہم ہمیشہ برابر ذکر نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے دفتر درکار ہیں۔

☆ چالیس نمازیں مسلسل ہر سال مع تہجد۔ ہر حاضری پر ادا کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔

☆ ایک بار ۸۰ نمازیں مسلسل مع تہجد ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ کرم خاص نہیں تو کیا ہے۔

☆ زیارتِ حضورؐ اقدس۔ مزار اقدس پر۔

بحالت بیداری مگر عجیب کیف و محویت کے عالم میں سرکار رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ غرضداشتوں اور التجاؤں کے جوابات نصیب ہوئے۔ کبھی مبہم کبھی صاف صاف، کبھی اشارات میں، ... اور اب تو ہر وقت وہ نورانی صورت دل کی آنکھوں کے سامنے رہتی ہے اور

بصورتِ عروج نور محض رہ جاتا اور میں خود اس میں گم ہو جاتا ہوں۔ نہ اپنا ہوش رہ جاتا ہے۔ نہ کسی چیز کا۔ اللھم زد فزد

☆ زیارت مسجد قبا و دیگر مساجد۔ ہر بار، بعض اوقات دو دو تین تین بار زیارت نصیب ہوئی اور شکرانے کی نمازیں پڑھیں۔

☆ کوہ احد کے اس غار کے اندر۔ ان پتھروں کے بوسے لئے اور ان پر آنکھیں ملیں جن پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی مرہم پٹی کی گئی تھی اور جہاں حضورؐ نے تین دن آرام فرمایا تھا۔ ان ہی پتھروں پر میں نے دو رکعت نماز ادا کی۔ یہ غار پہاڑ کی نصف بلندی پر ہے اور وہاں پہنچنا بہت مشکل ہے۔ میں بکری کی طرح اپنے دو فرزندوں (محمد عبدالعلیم سلمہٗ، محمد عبدالعظیم سلمہٗ) نیز محمد عبدالعلیم سلمہٗ کے برادر نسبتی۔ محمد طارق بٹ سلمہٗ کی مدد سے غار تک پہنچا حالانکہ بوجہ علالت سطح زمین پر بھی چلنا دشوار تھا (اب یہ تینوں بچے سعودی عرب میں ملازم ہیں)

☆ شہدائے احد کے مزارات کی زیارت ہر بار کی اور فاتحہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

☆ مولوی فقیر محمد صاحب مدنی کی معاونت سے متعدد زیارتیں ایسی کیں جن کا علم عام آدمیوں کو نہیں ہے۔ میں نے ان کا ذکر اپنی نوٹ بک میں کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف اور ان کے اہل خاندان عرصۂ دراز سے مدینہ منوّرہ میں مقیم ہیں۔

marfat.com

قادری چشتی ہیں دستار بند عالم بھی ہیں۔ میرے بڑے قدردان و شیدائی ہیں۔
میں سمجھتا ہوں کہ وہ میرے لیے ایک سرکاری تحفہ اور دربارِ عالی کا عطیہ ہیں،
یہی حال صالح عبداللہ ردّادی۔ مولوی نور محمد صاحب اور حافظ امین الدین کا
ہے جنہوں نے میری نعتوں کا عربی ترجمہ کروانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس کے
لیے ردّادی صاحب اپنا مکان بغیر کرایہ دینے کو تیار ہیں۔ ان کا دلی شکریہ۔

نوٹ:- (۱) تمام مصارف میرے سعادت مند فرزندوں نے (بالخصوص
محمد عبدالعلیم ایکسٹریکل انجینئر، جدہ نے) ان کے علاوہ محمد عبدالعظیم بنک افیسر
ریاض، نور نظر۔ ڈاکٹر محمد عبدالسلام ڈائرکٹر ہیلتھ کراچی، اور ان کی بیگم ڈاکٹر
رضیہ سیدہ پروفیسر کلیۃ التربیت النبات، ریاض، نے برداشت کئے۔ اللہ پاک
نے ان سب کو خوب نوازا ہے اور ہمیشہ زیادہ سے زیادہ نوازتا رہے۔

(۲) میری اہلیہ ہمیشہ ہر جگہ میرے ساتھ رہیں۔ یہ ان کی بہت بڑی خوش
قسمتی ہے۔

(۳) صرف ۳ بیٹے[1] اب تک میرے ساتھ حج نہیں کر سکے ہیں باقی ۵ فرزندان
ان کے اہل و عیال، دو نور چشمیوں اور دامادوں نے، نیز ان کے اہل و عیال میں تقریباً

---

[1] اب صرف ایک ہے، انشاء اللہ آئندہ سال وہ بھی کر لے گا۔

سب نے میرے ساتھ ایک سے زیادہ حج اور عمرے کیے ہیں۔ اللہ پاک باقی افراد کو بھی جلد از جلد اس دولت سے نوازے۔ آمین

واضح رہے کہ یہ سب میرے مرید بھی ہیں، اور طریقت میں اپنے پیر و مرشد کے ساتھ حج کرنا نورٌ علیٰ نور ہے

اللھم زد فزد

دعاگو الحاج شاہ محمد عبدالغنی غفرلہٗ

قادری، چشتی، نظامی، نیازی

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

داستانِ عشق

عشق سے ہیں زمیں زماں۔ عشق ہے آپ کُل جہاں
عشق ہی ہے عمل کی جاں ۔ روح و روانِ این و آں
عشق سے کارِ دو جہاں ۔ عشق ہے نورِ ہر مکاں
عشق نہ ہو تو کچھ نہ ہو ۔ نہ ہو زمیں نہ آسماں،
کعبے کا احترام عشق ۔ دَہر کا اہتمام عشق
عشق سے ہے حرم حرم ۔ بت ہے بَرہمن کی جاں
عشق کا کُلّیہ عجب ۔ اس کے انوکھے قاعدے
اس کی لغت بھی طرفہ ہے۔ اسکی ہنسی بھی غم فشاں
کہتا نہیں کسی سے کچھ سنتا نہیں کسی کی عشق ؛
آگ سے اپنی پھونک دیں لاکھوں دلوں کی بستیاں

marfat.com

عشق ہی نورِ طور کا۔ عشق حجرِ[1] پہ بوسہ زن ؛
اس سے بھری ہیں مسجدیں۔ خم ہے زمیں، آسماں
اس سے ہے آگ کا وجود۔ اس سے بہار آگ میں
سینۂ سنگ میں شرر۔ ذاتِ خلیلؑ پر جناں
ہر جا سخن طراز عشق۔ عشق نیاز۔ ناز عشق ؛
عشق کے میکدے سے ہیں مستِ الست انس و جاں
پگھلا کہیں، کہیں جما۔ بگڑا کہیں، کہیں بنا ؛
شعلہ کہیں، کہیں ہوا۔ ظاہر کہیں، کہیں نہاں
عشق سے حور اور قصور۔ اس سے ہی قربِ اور حضور
سجدہ سجود عشق سے۔ عشق ہی سنگِ آستاں
عشق ہے علم الیقیں۔ عشق ہی عینِ یقیں
عشق ہی حق الیقیں۔ عشق یقیں کا جہاں
عشق دلوں کی لاگ ہے۔ لاگ نہیں ہے آگ ہے،
اس سے ہی موجۂ انا۔ بحرِ دوام میں دواں

---

[1] مراد۔ حجرِ اسود

marfat.com

حُسن بھی ہے اسی سے حُسن۔ ذرّہ اسی سے آفتاب
ذات کا جلوہ طُور پر۔ کس کی تھیں مہربانیاں
طُور کا کیا قصور تھا، جل کے جو خاک ہو گیا ؟
موسیٰؑ کا شوقِ دید یا ذات کی لن ترانیاں ؟
عشق حجابِ حسن ہے۔ پردہ کشا بھی حُسن کا ؛
دستِ جنوں میں اک عصا۔ ضربِ کلیم کی اذاں
حسن کا اک بیاں غنیؔ۔ عشق کا راز بھی کھُلا ؛
پردۂ راز بن کے ہے۔ رازِ نہاں کی داستاں

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

نظمِ تبریک دل کشا

سنہ ۱۹۷۷ء

نسیم فیضی، مطلع انوار
۱۳۹۶ھ

بہ سلسلۂ شادیِ خانہ آبادی

فرزندِ ارجمند حاجی محمد عبدالعظیم سلمہ اللہ تعالیٰ ایم ایس سی ایل ایل بی

قادری، چشتی، نیازی، نظامی

(ملازم حال:۔ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ)

شکر ہے باغِ تمنا پُر بہاراں ہوگیا
انبساطِ قلب، عیدِ جاں کا ساماں ہوگیا

ہر کلی ہو کر شگفتہ گل بداماں ہوگئی
شبنمِ رحمت کے چھینٹوں سے بہاراں ہے نئی

دفعتہً آیا جہانِ آرزو میں انقلاب
ہر تمنا ہے جہانِ شادمانی کا جواب

ماں کی خوشیوں کی بہاریں، میرے گلشن کے ثمر
لختِ ہائے دِل سبھی، بھائی بہن عالی گہر

سب سے چھوٹا بھائی ان کا نورِ جاں عبدالعظیم
اس کی شادی کی خوشی ہے فضلِ مولائے کریم

marfat.com

نیک صورت، نیک سیرت، پاک مشرب، باخبر
حاجی و زائر، مطیع والدین و حق نگر

مارشل لا کے سبب تقریب کی ہے مختصر
شکر ہے اسراف کے حربے ہوئے سب بے اثر

ختم یلغارِ رسومِ کہنہ ہو کر رہ گئی
ہر خوشی کی ہے مگر اس دور میں صورت نئی

عشق یا ارمان پر تالے لگیں، ممکن نہیں
جذبہ اک سیلاب ہے، روکے سے رکتا ہے کہیں

سادگی سنّت نبیؐ کی، سادگی اسلام ہے
سادگی اک حسن بھی ہے، سادگی میں نام ہے

شکر ہے انجام کو پہنچی یہ تقریبِ سعید
ہو مبارک زندگی کی پُرکشش راہِ جدید

اس میں آجاتے ہیں پیچ و خم بھی اکثر کچھ عجب
زندگی میں جو پریشانی کا بنتے ہیں سبب

بُردباری ہو تو ہر طوفاں رہے گا بے اثر
اک تحمّل سینکڑوں آفات کا ہے چارہ گر

اولیاء اللہ کی راہِ محبّت پر چلو
دین و دُنیا کے محاسن کا نمونہ تم بنو

کامرانی، شادمانی، بڑھ کے خود چُومیں قدم
سایہ افگن سر پہ ہو سرکارِؐ رحمت کا کرم

خوش رہیں دُولھا دُلھن، باہم گرنازاں رہیں
والدین و اقربا سب خوش رہیں شاداں رہیں

خُوب ہے مصرعہ غنیؔ تاریخ کا بھی مرحبا
شادیِ عبدالعظیم معدنِ صدق و صفا

۱۹۷۷ء

کراچی
تاریخ عقد یکم مئی ۱۹۷۷ء

مطابق
۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

سہرا

بہ سلسلۂ شادی خانہ آبادی میاں محمد عبدالعظیم نیازی، نظامی سلمہ اللہ تعالےٰ
فرزندِ ارجمند محترمی و معظمی جناب قبلہ پروفیسر و پرنسپل شاہ محمد عبدالغنی صاحب مدظلہ العالی،
قادری، چشتی، نظامی، نیازی، صابری، سہروردی، نقشبندی (قدیمہ) جبل پوری

نتیجۂ فکر:- محمد عبدالحلیم حلیم جبلپوری

روئے نوشاہ پہ کچھ ایسا سجا ہے سہرا — حسن کی شان، محبت کی ضیاء ہے سہرا
نورِ دل، نورِ نظر سے بھی سوا ہے سہرا — جان ہے جس سے منور وہ ضیاء ہے سہرا
ماں کا ارمان ہے، والد کی دعا ہے سہرا — قلب کا رقص ہے، آنکھوں کی ضیاء ہے سہرا
صبر کا اجر، اطاعت کا صلا ہے سہرا — تشنہ روحی کے لیئے آبِ بقا ہے سہرا
اہلِ دل کے لیئے عرفاں کی ضیا ہے سہرا — طور کا نور، تجلّی کی ادا ہے سہرا
شاہ زادہ ہے شہِ عبدغنی کا یہ عظیم — سر پہ ہے اُونچا، سرِ عظمت پہ بندھا ہے سہرا

marfat.com

سر چڑھایا ہے جو نوشہ نے کرم ہے اُن کا
اب قدم بوسی کو، قدموں پہ جھکا ہے سہرا

کِھل گئے غنچے اُمیدوں کے دِلوں میں لاکھوں
خلدِ رحمت کے گلستاں کی ہوا ہے سہرا

دونوں جانب سے ہے پیمانِ وفا کا شاہد
برملا بزم میں اقرارِ وفا ہے سہرا

سب نے بچپن میں کہا پیار سے "ٹیلو سُلطان"
سر پہ "سلطان" کے عظمت سے بندھا ہے سہرا

والد و والدہ کی ہے یہ دُعاؤں کا اثر
ہاں اِنہی خاص دُعاؤں کا صِلا ہے سہرا

کس قدر خوش ہوئے جبّار و سلام اور متین
بھائی کے سر پہ جو دیکھا کہ بندھا ہے سہرا

دِل سے شاداں ہیں رشید، عبد حمید اور علیم
پیکرِ لُطف و عطا، صدق و صفا ہے سہرا

بھابیوں نے بھی جو نوشاہ کا سہرا دیکھا
شورِ محفل سے اٹھا، خُوب سجا ہے سہرا

بہنیں کہتی ہیں مسرت سے مبارک باشد
مرکز و محورِ تبریک بنا ہے سہرا

لڑیاں سہرے کی ہیں جیسے کسی مسجد میں صفیں
سطریں قرآن کی ہیں، محوِ ثنا ہے سہرا

دُولھا دُلہن رہیں آباد الٰہی دائم
قصرِ ذی شانِ محبت کی بِنا ہے سہرا

دردِ سر دونوں کو ہرگز نہیں ہونے کا جلیم
اِسپرو کھا کے محبت سے لکھا ہے سہرا

کراچی
یک شنبہ

تاریخ عقد
یکم مئی سنہ ۱۹۷۷ء
۱۲ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۹۷ھ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سہرا

بہ تقریب شادی خانہ آبادی محمد عبدالعظیم صاحب نیازی نظامی، فرزند ارجمند
حضرت الحاج پروفیسر شاہ محمد عبدالغنی صاحب قادری، چشتی، نیازی، نظامی جبلپوری

نتیجۂ فکر:۔ (شاعرِ عرفان) حافظ، قاری رحمت علی خاں رحمت چشتی، قادری، رامپوری

دعائے حضرتِ عبدالغنی، لطفِ خدا سہرا
تمنائے دلِ مادر، عطائے مصطفےٰ سہرا

میاں عبدالعظیم اس شان کا ہے آپ کا سہرا
کہ جس انسان نے دیکھا کہا صلِ علیٰ سہرا

نظر کا چین، دل آرام، دل کش، دل رُبا سہرا
کہوں جو کچھ بھی میں سہرے کو اس سے ہے سوا سہرا

کسی کی آنکھ میں خلدِ نظر ہے آپ کا سہرا
نگاہوں میں کسی کی حاصلِ ارض و سما سہرا

پیامِ عیش و عشرت لے کے آیا مہ لقا سہرا
محبت کے نئے انداز کا ہے آئینہ سہرا

چچا ماموں بھی خوش ہیں جیسے ہیں دولھا کے والد خوش
محبت کی نگاہوں کا ہے مرکز دل رُبا سہرا

یہ مصرعہ حضرتِ جبار دل میں گنگناتے ہیں
مرا دل ہے، مری جاں ہے، بہارِ جانفزا سہرا

marfat.com

مبارک ڈاکٹر عبدالسلام نیک سیرت کو
متینِ نیک دل کو بھی مبارک بھائی کا سہرا

رشیدِ نیک طینت بھی، حمیدِ خوش طبیعت بھی
بہت ہی شاد ہیں دیکھا ہے جب سے بھائی کا سہرا

علیمِ شاہ دِل بولے، زبانِ شادمانی سے
بہارِ دل کشا ہے یا نشاطِ کیف زا سہرا

مبارک بہنوں کو بہنوئیوں کو بھابیوں کو بھی
بہار افزا، مسرت آفریں، شیریں ادا سہرا

زبانِ حال سے گویا ہیں احباب و اعزا سب
تعالی اللہ، اے صلِ علیٰ صد مرحبا سہرا

تبسم ریز کلیوں پر ہنسی آئی ہے پھولوں کو
بنا ہے گلستانِ پر بہاراں آپ کا سہرا

دعائے مخلصانہ ہے یہی قلبِ محباں کی
بنے تمہیدِ عیشِ جاوداں یہ خوش فضا سہرا

جئیں دُولھا دُلھن یارب سدا عشقِ محمدؐ میں
یقیناً اپنے دِل میں کر رہا ہے یہ دُعا سہرا

عزیزوں کو، محبّوں کو، مریدوں کو مبارک ہو
شہِ عبدالغنی کے لعل کا یہ بے بہا سہرا

نیازی سلسلے سے منسلک دُولھا ہے اے رحمت
بایں نسبت ہے جانِ مصطفیٰ و مرتضیٰ سہرا

کراچی

تاریخ عقد
یکم مئی سنہ ۱۹۷۷ء
۱۲ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۹۷ھ

marfat.com

۔اُن عزیزوں کے نام جو سعودی عرب میں مقیم ہیں

عید اُن کی ہے خوشی اُن کی ہے راحت اُنکی
جن کو حاصل ہے عرب دیس میں روزی قیام

ہم وطن اِن دنوں ہو سرورِ کونینؐ کے تم
رنجِ دوریِ اعزّا کا نہیں ہے یہ مقام

کام بھی اور عبادت بھی کرو شکر کے ساتھ
بھیجو حضرتؐ پہ درُود اور تہِ دل سے سلام

دِل کی نظریں ہوں لگی کعبہ و بطحا کی طرف
جتنے دِن تم کو میسّر ہے وہاں جائے قیام

"دیکھو سب کچھ نہ کہو کچھ" ہے اصُولِ پردیس
تم ہو اچھے تو زمانے کی بُرائی ناکام

سب کی جانب سے تمھیں عید مبارک ہو وہاں
سب کی جانب سے تمھیں پہنچے دُعا اور سلام

marfat.com

قطعہ رئیس صاحب مطبوعہ اخبار جنگ مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۹۸ھ ۸ جنوری ۱۹۷۸ء

یومِ محمد علی جوہر

جوہر / جناح

عظمت کا افتتاح محمد علی سے ہے، ہر خیر ہر صلاح محمد علی سے ہے
اس قوم کی فلاح محمد علی سے ہے جوہر ہوں یا جناح محمد علی سے ہے

(رئیس)

فوراً میرے ذہن میں یہ قطعات آئے:۔

علیؑ ہیں بعدِ محمدؐ، مکاں کے بعد ہے در نہ مبتدا ہو تو آئے گی کس طرح سے خبر
عجب ہے نسبت ملزوم ساتھ لازم کے تقدمِ قدمِ نورِ حق پہ کیا ہو اثر

اب خیر اولیائے نبیؐ و علیؑ سے ہے نائب ولی ہے خیر بھی جاری ولی سے ہے
دل کا عروج ذکرِ خفی و جلی سے ہے وابستہ ہر فلاح ولی کی گلی سے ہے

marfat.com

چاہ زمزم کی صفائی

اخبار جنگ مورخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۸۱ء

اس نوٹ میں چند باتیں تاریخی اہمیت رکھتی ہیں اسلئے محفوظ کیا جاتا ہے

مکہ مکرمہ میں زمزم کے تاریخی اور مقدس چشمے کی صفائی کی گئی ہے۔ یہ صفائی تاریخ میں پہلی بار کی گئی ہے اور یہ پہلا موقع ہے کہ کوئی انسان اس چشمے کے اندر داخل ہوا ہے اس چشمہ زمزم کی صفائی کے نگران مشہور انجینیر سمبٹر یحییٰ کوشک نے بتایا کہ چشمے کے اندر پتھر کی چٹانوں سے پانی پھوٹتا ہے اور ان چٹانوں پر رنگ برنگی مٹی کی قدرتی تہیں جمی ہوئی ہیں۔ قدرت نے اس چشمے کا نظام اس طرح بنایا ہے کہ قدرتی طور پر پانی کی فلٹریشن ہوتی ہے اور اس پانی میں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ مقدس آب تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے، اس میں ذرہ برابر مٹی شامل نہیں ہوتی۔

چاہ زمزم کی صفائی کا کام گزشتہ سال نومبر میں شروع کیا گیا تھا اور اس کے لئے دو غوطہ خوروں کی خدمات حاصل کی گئیں، جنہوں نے زمزم کے چشمے میں داخل ہونے سے پہلے غسل کیا اور وضو کرنے کے بعد اس مقدس چشمے میں داخل ہوئے جو تاریخ کعبہ اور ظہور اسلام کے بعد غیر معمولی نوعیت کا واقعہ ہے اس سے قبل ماضی میں متعدد بار چاہ زمزم کی صفائی کی کوشش کی گئی لیکن پانی کے تیز بہاؤ اور بخارات کی دھند میں آلات بے کار ہو جاتے تھے۔

اب سعودی عرب کے فرمانروا شاہ خالد کی ہدایت پر چاہ زمزم کی صفائی کی گئی ہے اور اس مقدس چشمے کے اندرونی حصے کی تصاویر بھی لی گئی ہیں۔ ان تصاویر کے لئے جدید کیمرے اور خصوصی دوشنیاں استعمال کی گئیں۔

چشمے کے اندر ایک بڑی چٹان میں "باذن اللہ" کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ صفائی کے دوران چشمے کے اندر سے بڑی تعداد میں اسلامی ممالک کے سکے بھی برآمد ہوئے ہیں یہ سکے صدیوں کی اسلامی تاریخ کی نشاندہی کرتے ہیں اور نایاب ہیں۔ مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے ایک رسالہ رابطہ عالم اسلامی کے مطابق ان اسلامی ممالک کے تاریخی سکوں کو محفوظ کرنے کے لئے خاص عجائب گھر" قائم کیا جا رہا ہے۔

محمد سلیم پاکستانی سعودی عرب جدہ عمار یہ

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

زیارتِ پاک جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا و فرزندانِ گرامی علیہما السلام

ہیولے تین تھے اک تعزئے میں[1] ❁ جنابِ سیدہؑ تھیں اور بیٹے
قرائن سے زیارت تھی انھیں کی ❁ یقیناً تھے وہی نوری ہیولے

❁

ہیولا اک بڑا تھا درمیاں میں ❁ تھے دائیں بائیں چھوٹے دو ہیولے
ڈھلے تھے نور کے سانچوں میں تینوں ❁ نبیؐ کی شاہزادیؑ، دو نواسے

❁

زیارت حجِ اوّل میں نبیؐ کی[2] ❁ ہوئی حجِ چہارم میں علیؑ کی[3]
کرم پر تیرے قرباں یا الٰہی ❁ ہو دید پنج تنؑ۔ آنکھیں غنیؔ کی

❁

---

[1] واقعۂ کراچی، بروز عاشورہ بعد نماز مغرب،

[2] مفصل ذکر منظوم۔ نغماتِ عشق (کلام کا مجموعۂ اوّل) میں طبع ہو چکا ہے۔

[3] ایک مفصل نظم زیرِ نظر مجموعۂ کلام میں موجود ہے۔

marfat.com

۷۸۶

۴۹۲

مناجات

الٰہی بحقِ نبیِّ الہدیٰ — جو ہیں مصطفٰے خاتمُ الانبیا

محمدؐ۔ کہ ہیں نورِ ذاتی ترے — ترے راز جن کی بدولت کھُلے

جسے تو نے احمدؐ۔ محمدؐ کہا — وہی جو ہے محبوب تیرا خدا

بنی نور سے جس کے ہر ایک شے — بنا جس کے صدقے میں جو کچھ کہ ہے

زمیں۔ آسماں۔ عرش۔ لوح و قلم — نہ ہوتے۔ جو ہوتا نہ انؐ کا کرم

نہ آدمؑ نہ حوّاؑ کا ہوتا جنم — نہ دنیا میں انسان کے آتے قدم

اسی باغ کے پھول ہیں پنج تنؑ — اِنھی سے امامت کی ہے انجمن

وہ عشاقِ صادق۔ وہ جانِ نبیؐ — ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ

الٰہی بہ پیرانِ عرفاں جناب — جو ہیں تجھ سے واصل حقیقت مآب

ہمیں عشق دے اپنے محبوبؐ کا — رہیں زندہ اُس میں، اسی میں اٹھا

شریعت طریقت پہ عامل بنا — حقیقت کے عرفاں کا حامل بنا

marfat.com

اماں دے ہمیں مکرِ ابلیس سے ہمیں فوج اس کی نہ بہکا سکے
گنہگار ہم سب ہیں بندے ترے بحقِ محمدؐ ہمیں بخش دے

دو عالم کے داتا سلامٌ علیک
دل و جاں کے آقا سلامٌ علیک

حضورؐ آپ کی ہو نگاہِ کرم رہیں سرخرو دین و دنیا میں ہم
بحقِ جگر پارہ بی بی بتولؓ ہماری مناجات کیجے قبول
نواسوں کا صدقہ ہو امت کی خیر بچا لیجے ہم سب کو، رحمت کی خیر

دل و جان کے آقاؐ سلامٌ علیک
دو عالم کے داتاؐ سلامٌ علیک

marfat.com

۷۸۶
۹۲ ص

مناجات دیگر

یاخدا، یاخالقِ کُلِ عالمین — ربِّ جسم وجان وافلاک وزمین

تو ہے قادر اور غفارِ ذنوب — ناصر و رزّاق و ستّارِ عیوب

مخزنِ رحمت ہے رحمٰن و رحیم — ساری دنیا کے لئے تو ہے کریم

تو ہی اوّل تو ہی آخر یا الٰہ — تو ہی باطن تو ہی ظاہر، خود گواہ

شانِ ظاہر کو "محمدؐ" خود کہا — اور یوں محبوب خود اپنا بنا

خود محمدؐ۔ خود خدا۔ صلِّ علےٰ — باطن وظاہر "محمدؐ"۔ باخدا

بے محمدؐ۔ ہر عبادت بے اثر — بے محمدؐ ہر دعا ہے بے ثمر

مرضیِ محبوب ہے حق کی رضا، — ان کی خوشنودی سے خوش ہوگا خدا

ان کا صدقہ ہے خدا کا ہر کرم — بے محمدؐ کچھ نہیں پا سکتے ہم

جس کو جو کچھ بھی ملا انؐ سے ملا — بے ادب عاصی جہنم میں گرا،

خاتمہ بالخیر کر سب کا خدا — از پئے شانِ محمدؐ مصطفےٰ

عشق میں ان کے ہی زندہ ہم رہیں — جان ہم ان کی محبت ہی میں دیں

mariat.com

وہ شہِ لولاک ہیں آقائے کُل
صاحبِ معراج ہیں مولائے کُل

پنجتنؓ کی رحمتوں کا واسطہ
چار یاری عظمتوں کا واسطہ

آلِ ختم المرسلین کا واسطہ
اہلِ بیتِ کاملین کا واسطہ

اولیاءؒ و صالحینؒ کے واسطے
عاشقینؒ صادقین کے واسطے

میزبان و حاضرین کو بخش دے
رحم کر کُل مذنبین کو بخش دے

از پئے سرکارِ دو عالم رسولؐ
التجائیں ہوں ہماری سب قبول

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ!

اٰمِيْن!

marfat.com

نظم تہنیت

بسلسلہ شادی خانہ آبادی نورِ چشمی غزال چشم سلمہا بنتِ ڈاکٹر
محمد عبدالسلام نیازی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کراچی۔

(نتیجۂ فکر الحاج پروفیسر وسابق پرنسپل اعزازی اُردو کالج کراچی۔ شاہ محمد عبدالغنی
صاحب مدظلہٗ العالی قادری، چشتی، نیازی، نظامی، صابری، سہروردی، نقشبندی قدیمہ)

بارک اللہ نئے سال کی شان و شوکت — زیب دیتا ہے اگر کہیئے عروسِ عشرت
صبح صادق کی اذانوں نے بڑھا دی عزّت — اور سجدوں نے مصلّوں کی جگا دی قسمت
مہر انور سے عجب نور کا باراں برسا — چپّہ چپّہ سے زمین کے ہوئی رخصت ظلمت
کر دیا چرخ نے انجم کا خزانہ صدقے! — گوہر اپنے بھی لٹا کر ہوئی شبنم رخصت
ہاتھ کرنوں کے بڑھے شب کی بلائیں لے لیں — ذرّے ذرّے کو عطا کر دی طلائی رنگت
صبحدم نیند کے ماتوں کو جگایا اس نے — رفع کی قلب کی قالب کی نظر کی غفلت
باغ "تسنیمیہ" ہے آج سراپا نوری. — ہر ادا اس کی ہے کیوں رشکِ بہارِ جنّت

غیب سے آئی ندا آج مبارک دن ہے
کیوں کہ "چشمی" کی ہے شادی سراپا بہجت

دادا دادی کی ہے نانی کی ہے ماں باپ کی ہے
پورے کنبے کی جگر گوشہ دلوں کی راحت

اس سے ہر آن شگفتہ رہی ہر دل کی کلی
اس سے رنگت در و دیوار پہ گھر میں زینت

بزمِ تبسم میں عجب لطف ہے ہر بات میں رس
اس کے ہونٹوں پہ ہنسی کھیلتی ہے ہر ساعت

پھول جھڑتے ہیں دمِ گفتگو اس کے منہ سے
کانوں کو ملتی ہے گفتار سے اس کی لذت

بیش قیمت ہے گراں قدر بہو ہے ان کی
اہلِ سسرال کو نمول ملی یہ نعمت!

اہلِ "تسنیمیہ" کو بھی ہے خدا نے بخشی
شکلِ داماد میں "منظور سلیمی" دولت

خوب رشتہ یہ ہوا فضلِ خداوندی سے
چہرۂ حسرتِ حاسد کی ہوئی فق رنگت

قادری، چشتی، نظامی ہیں نیازی دونوں
دونوں کنبوں کو ہے عرفان کی حاصل نعمت

ربِ اکبر ہے شادی یہ مبارک ان کی
سایہ افگن رہے ہر فرد پہ تیری رحمت

مدتوں دیکھیں بہاریں غنی دولہا دلہن
خوب تاریخ ہے لکھ دیجیے ریاض عشرت

۱۹۸۱ء

marfat.com

نظامِ بیعت

جناب رئیس امروہوی نے ایک قطعہ (اخبار جنگ) یکم فروری ۱۹۷۴ء میں لکھا

قطعہ

"کہنا ہے مجھ کو ماہِ عزا میں عوام سے — مومن کا ربط کیا ہے یزیدی نظام سے"
"بے خوف ہو کے دبدبۂ فوجِ شام سے — بیعت کرو حسین علیہ السلام سے"

مندرجہ ذیل قطعات مسلسل، جناب رئیس امروہوی سے معذرت کے ساتھ، اپنے برادران خواجہ تاش و مریدان سلسلہ کی رہ نمائی کی خاطر تحریر کیے جاتے ہیں۔ ہمیں جناب رئیس کے عقائد سے کوئی بحث نہیں ہے :-

(۱)

ہم ہیں گدا حسین علیہ السلام کے — بیعت کے سلسلہ میں غلام ہر امام کے
اشیاخ مستند ہیں ہمارے نظام کے — شجرے ہمارے پاس بزرگوں کے نام کے

marfat.com

(۲)

ہم ہیں گدا حسین علیہ السلام کے
مومن ہیں ہم، غلام حسینی غلام کے
بالفعل ہم امیں ہیں "حسینی نظام"[1] کے
بجتے ہیں ڈنکے اب بھی فقیروں کے نام کے

(۳)

بیعت کا شعبہ زندہ، فقیری نظام سے
ہر وقت بالعمل ہے یہ "زندہ" امام[2] سے
بالراست "ربطِ بیع" کو کہنا عوام سے
بیعت نہیں حسین علیہ السلام سے

(۴)

سنّت یہی ازل سے ہے ربِّ انام کی
حق شکل میں ہے نائب قائم مقام کی
اللہ سے رسولؐ سے یا ہو امامؑ سے
بیعت کسی سے راست نہ ہوگی عوام کی

(۵)

بیعت کسی سے ہاتھ پہ کرنا کسی کے عہد
بیعت خدا سے، ہاتھ پہ مرشد ولی کے عہد
ہوتی رہی ہے عہدِ رسالت سے یونہی بیع
شاہد ہے وَابْتَغُوْا[3]، یہ نہیں شاعری کے عہد

---

[1] نظامِ بیعتِ عرفانِ حق تعالیٰ جو سنتِ رسولؐ ہے اور جس کی تائید قرآن کرتا ہے یہی نظام اور طریقہ مشائخ اہلِ سنت میں رائج ہے ہم ہی اس پر عمل کر رہے ہیں۔ [2] مراد شیخ طریقت و معرفت

[3] وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ (یعنی ڈھونڈو اسے وسیلہ کے ذریعہ) وسیلہ کیا ہوتا ہے اس کی وضاحت بھی خود قرآن نے کر دی ہے وسیلہ سے مراد ایسا شخص جو اقرب الی اللہ ہو دیکھیں سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۶۔ یعنی وسیلہ کسی مقرب شخص کا ہوتا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

marfat.com

(۶)

عہدِ نبیؐ میں خود تھے نبیؐ، پیرِ معرفت — بعد از نبیِ پاک، ولی پیرِ معرفت
ہر دور کے ولی ہی وسیلے خدا کے ہیں — فانی جو ہو نبیؐ میں وہی پیرِ معرفت

(۷)

حُبِّ شدید ذات و صفاتِ نبیؐ سے ہو — نورِ نبیؐ میں نفس کو اپنے فنا کرو
نورِ نبیؐ و حق میں نہیں فرق و انقسام — مُوتُوا[1] کا پہلے شیخِ طریقت سے درس لو

(۸)

کہتا ہے نفس، پیر کو تم ڈھونڈتے رہو — کہتی ہے عقل، آیتِ اعمیٰ[2] کا درس لو
اعمیٰ نہیں تو دِل کو جھکا لو کسی طرف — بے پیر[3] رہ کے موت جہالت[4] کی کیوں مرو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ہے اسی کے ہاتھوں پر اقرار کرنا اور اس سے چند امور کا عہد لینا بیعت ہے۔ بیعت نہ کرنا جہالت کی موت مرنا ہے حدیث میں ہے جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے یعنی وُہ گمراہ ہے۔

[1] مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا۔ مرجاؤ قبل مرنے کے۔

[2] مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى القرآن (جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے)

[3] و [4] حدیث ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ جس کے گلے میں کسی کی بیعت کی رسّی نہ ہو اور وُہ مرجائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ خزینۃ التی شریف نے لکھا کہ جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے۔ (ان دونوں روایتوں کے لیے دیکھو کتاب شانِ حبیب الرحمٰن صفحہ ۱۷۲۔ نیز قرآن میں یہ بھی ہے۔ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ۔ یعنی ہم قیامت میں ہر آدمی کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے (یعنی اے چشتیو! اے قادریو وغیرہ) صفحہ ۱۷۲

marfat.com

(بقیہ حاشیہ صفحہ ماقبل)

یہ احکام خدا و رسولؐ ہیں۔ الفاظ قرآن و احادیث ہیں۔ جو قیامت تک صحیح اور واجب العمل رہیں گے۔ معاشرہ لاکھ بگڑ جائے لیکن مصلحین معاشرہ بھی موجود رہیں گے بالخصوص اولیا اللہ۔ جو اللہ کے دامن میں چھپے رہتے اور اپنا فرض انجام دیتے رہتے ہیں۔ سنتِ الٰہی یونہی جاری رہے گی۔ قانونِ خداوندی حشر تک قانونِ خداوندی رہے گا۔ نہ کبھی اس میں تعطل پیدا ہوگا نہ کبھی وہ کسی امام یا مرشد یا وسیلہ کے انتظار میں منقطع ہوگا۔ کیونکہ ایسا ہونا عدلِ خداوندی کے منافی ہوگا کہ وہ (نعوذ باللہ) مصلحین اور وسائل اصلاح سے بندوں کو محروم کر دے۔ انہیں جاہلیت کی موت مرنے دے اور پھر انہیں جہنم کی سزا بھی دے۔

حق جل جلالہٗ وعم نوالہٗ رحیم و کریم بلکہ ارحم الراحمین ہے۔ اس کی نعمتہائے ظاہری و باطنی کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوسکتا۔ یہ خود کج فہم، تنگ نظر اور فرقہ پرست لوگ ہیں جو طرح طرح سے خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بہکا کر صالحین کرام کی صحبت سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ملک میں بڑے بڑے نامی گرامی اولیاء اللہ کی تربیت گاہیں اور ان کے روحانی و قلبی تابعین آج بھی موجود ہیں۔ کم ضرور ہیں (ہر اچھی چیز کمیاب ہے) لیکن ناپید نہیں ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اکثر مساجد میں آج بدعقائد امیاموں کا اور دیگر ذرائع ابلاغ پر ٹیکس دہندگان کی رقم سے تنخواہیں لینے والے نامزدوں لوگوں کا قبضہ ہے۔ اور ان "لاؤڈ اسپیکروں" کے شور و غل میں اللہ کی طرف بلانے والوں کی آوازیں دب گئی ہیں۔ لیکن انشاء اللہ حق اور حق کی طرف بلانے والے ہی کامیاب رہیں گے۔ سب کو ایک دن موت آنی ہے۔ سب کو خدا کے سامنے جاکر اپنا اپنا حساب دینا ہے۔ بھیڑ چال چلتے رہنے سے کام نہیں چل سکتا۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حسنیؓ و حسینیؓ۔ سیدنا خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ۔ حضرت بانی سلسلہ سہروردیہؒ۔ حضرت بانی سلسلہ نقشبندیہؒ۔ حضرت

marfat.com

بانیِ سلسلۂ رفاعیہؒ وحضرات بانیانِ سلاسلِ نیازیہؒ۔ نظامیہؒ۔ صابریہؒ۔ شطاریہؒ وغیرہ وغیرہ اوران کے جانشینوں، ناٹبوں اور جاں نثاروں کی راہ چلیئے۔ ان کے کارنامے بیان کیجئے۔ تاکہ عوام کی برائیاں کم ہوں۔ بُرے نمونے دکھا کر خام طبیعت عوام۔ بالخصوص کمسن بچّوں کو کوئی اچھا نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح اَن پڑھ۔ سادہ لوح اور عدیم الفرصت مقتدیوں کو بزرگان دین کے خلاف مواعظ سنا کر اولیاء اللہ کا دشمن یا مخالف تو بنا دینا آسان ہے لیکن اِس حدیث قدسی کی ذمّہ داری کس پر ہوگی کہ" جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے وہ مجھ سے جنگ کرنے کے لیے تیّار ہو جائے"، چنانچہ ایسا ہر عقیدہ، ہر خیال، ہر وعظ۔ جو اولیاء اللہ اور صالحین امت کے خلاف ہو جہنّم کی سزا کے لیے کافی ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

marfat.com

پیر کی اہمیّت

اور اُس کے چند اوصاف

آئینۂ وجود کا مرشد ہے اک نشان — برزخ ہے نورِ وحدت و کثرت کے درمیاں

تفصیل و اختصار کے مابین رابطہ — پیرانِ سلسلہ کے خزانوں کا راستہ

ڈوبے ہوؤں کے واسطے زنجیر آہنی — زنجیر "سلسلہ" کی ہے پہلی کڑی یہی!

احکام وَابْتَغُوا[1] کی ہے تعمیلِ اوّلیں — بہرِ مرید۔ زینۂ بامِ عروجِ دیں

صورت[2] خدا کی۔ نورِ محمدؐ کی شان ہیں — ذو وجہتیں۔ حرفِ مشدّد کی شان ہیں

---

[1] (الف) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ۵ ...الخ

(۵-۳۵) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو اس کی طرف وسیلہ اور مجاہدہ کرو اس کی راہ میں۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(ب) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ ۵ (بنی اسرائیل ع ۶)

marfat.com

یعنی "وسیلہ" سے مراد ایسا شخص ہے جو منزلت میں اَقرب اِلَی اللہ ہو۔
مفصّل بحث کے لیے۔ دیکھو میری تصنیف "قرآنی تصوّف اور اقبالؒ"۔
صفحات ۲۶۳، ۲۶۴۔

۲؎ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر۔
مراد آدم کامل یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔
اور اِنؐ کے بعد حضورؐ کے نائبین خلفاء و اولیائے کرامؒ و مشائخِ عظّامؒ ہیں۔ وہ سب اللہ کی "صورت" پر ہوتے ہیں۔

صورت خدا کی کچھ نہیں۔ صورت ہے پیر کی
نورِ محمدیؐ بھی حقیقت ہے پیر کی

کنزِ خفی کا راز۔ لباسِ مجاز میں — خود ناز آشکار ہے رنگِ نیاز میں
مرشد ہی نورِ ذات و رسالت کا ہے بیاں — دونوں ہیں ذاتِ پیر میں، بے شبہ بے گماں
تکمیلِ عشق کیلئے صورت ہے لازمی — منزل۔ مراد۔ راہ نما۔ ذاتِ پیر کی

بے پیر

تشبیہ کے بغیر ہے تنزیہہ۔ بے نشاں — بے پیر کو خدا ملے۔ ہے صِرف اِک گماں
ٹانکا نہ اک لگا سکیں اُستاد کے بغیر — اُستادِ علمِ حق سے مگر مفت کا ہے بَیر

marfat.com

طفلانِ بے شعور کے بستوں میں ہے خدا
ہر کھوکھلا قلم ہے اَدیبوں کا ناخُدا

پڑھ کر کتاب بنتے ہیں "یزداں شکار" سب
"جہد و جہادِ عشق" کی فرصت کسے ہے اب

خودرائی کے شکار۔ اطاعت سے ہے گریز
بھولے ہوئے ہیں نفس، قیامت کی رستخیز

بیعت تو ہے رسولؐ کی سنت، غلط نہیں
نفسِ لعیں کے حق میں، اطاعت غلط نہیں

ایمان قربِ ذات پہ جھوٹا ہے کیوں تیرا
جھوٹے گواہ[1] قلب بھی اندھا ہے کیوں تیرا

بدظن نہو فقیر سے۔ اس کا نہ بن عدو
وہ تو سنا رہا ہے تجھے حکمِ اَبْتَغُوْا

مولائے روم بن نہ سکے مولویٔ رُوم رحؒ
جب تک جنابِ شمس رحؒ کے پکڑے نہیں قدوم

قائل نہیں جو پیر کے۔ بے پیر ہے آج کے
بہتر نہیں وہ خواجۂ رومی رحؒ و شمس رحؒ سے

بے پیر موت، موت ابوجہل کی سی ہے
اندھوں کو آفتاب میں بھی تیرگی ہی ہے

---

[1] مشاہدے کے بغیر گواہی جھوٹی گواہی ہوتی ہے۔ لہٰذا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میں بھی شہادت بلامشاہدہ باطل ہے۔ مرشد کی ذات میں مشاہدہ ہوتا ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

چوں تو کردی ذاتِ مرشد را قبول
ہم شہادہ ذاتش آمد ہم رسولؐ

marfat.com

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

(حکمِ قرآن)

بالراست بے وسیلہ، خدا تک پہنچ محال — توڑے خدا کا حکم کسی کی نہیں مجال

"پاپائیت" کا قول جہالت کا قول ہے — یہ وَابْتَغُوْا خدا اور رسالتؐ کا قول ہے

انکارِ حق سے نفس کی راہِ فرار ہے — لیکن وسیلہ رُوح کو وجہِ قرار ہے

وسیلہ کی مزید وضاحت!

اَحسن وسیلہ نورِ خدا میں فنائیت — اُس کا وسیلہ۔ ماہرِ فن پر فدائیت

ماہر ہیں، جانشین، رسالتؐ پناہ کے — پیکر بھی ہیں وہ عشقِ ولایت پناہ کے

ایمان جن کا، کلمۂ توحید بن گیا — معنًا دوئی کو دل سے جنہوں نے مٹا دیا

حامل حمید و حمد و محمد کے راز کے — آئینے حسن و عشق کے راز و نیاز کے

طوطے نہیں وہ علمِ کتابی و قال کے — سرچشمے ہیں وہ علمِ لدنّی و حال کے

marfat.com

مزید اشعار بسلسلۂ اہمیّتِ پیر

اُستادِ علم و فنّ طریقت ہے، پیر ہی
روحِ نیاز و ناز حقیقت ہے۔ پیر ہی

اک شمعِ نور ہے وہ۔ اُجالا ہے سر بسر
ظلمت کدے میں نفس کے۔ طالب کی ہے سپر

دشتِ بلائے عشق۔ خطرناک و پُر خطر
بے پیرِ دستگیر۔ خطرناک تر سفر

جب تک فنا نہ اپنی ہو۔ مِلتا نہیں خدا
مرشد ہے اِس "فنائے محبّت" کا واسطہ

پہلی ہے "درسگاہِ فنا" ذاتِ شیخ ہی
پہلی فنا ہی عشق میں ہوتی ہے آخری

مٹ جاؤ ٹوٹ ٹوٹ کے۔ مثلِ حبابِ بحر
اک بار آبِ بحر۔ ہمیشہ ہو آبِ بحر

درجے فنا میں، شیخ و رسولؐ و خدا کے ہیں
کہنے کو تین ذیل مگر ایک لَا کے ہیں

مرکز کی سمت پیر سے ملتی ہے یک رُخی
مرکز پہ لَوٹ لَوٹ کے جاتے ہیں اُس سے ہی

ٹُوٹا اُسی سے بُت بھی ہمارے وجود کا
دیوارِ خام جب گری۔ پَردا بھی اُٹھ گیا

بزرخ سے شیخ کے ہے گناہوں کی روک تھام
پھنستا ہے اپنے دام میں خود نفسِ بد لگام

زینے کو جس نے چھوڑا۔ نہ آیا وہ بام تک
تسبیح لاکھ پھیری۔ نہ پہنچا "امام" تک

مرشد ہے اصل۔ جڑ ہے۔ شجر ہے وہ بار ور
اپنے پھلوں کا رب مجازی ہر اک شجر

marfat.com

مربُوط ہیں شجر سے۔ تو جزوِ شجر۔ ثمر ہو کر الگ شجر سے۔ ہیں پامال دَر بہ دَر

ہر تخمِ پختہ روح "شجر در بطون" ہے خامی رہی تو ساری اُمیدوں کا خُون ہے

دروازہ پیر مسکن و منزل بھی پیر ہے دَریا بھی پیر۔ کشتی و ساحل بھی پیر ہے

جو پیر دستگیر پہ اپنے فدا ہوا اُس کو نبیؐ ملا۔ اُسے اللہ مل گیا

ایماں کی اصل۔ دِین کی ہے جان بھی یہی

اک ذرّہ سوزِ عشق کا۔ دِل کو مِلے غنیؔ

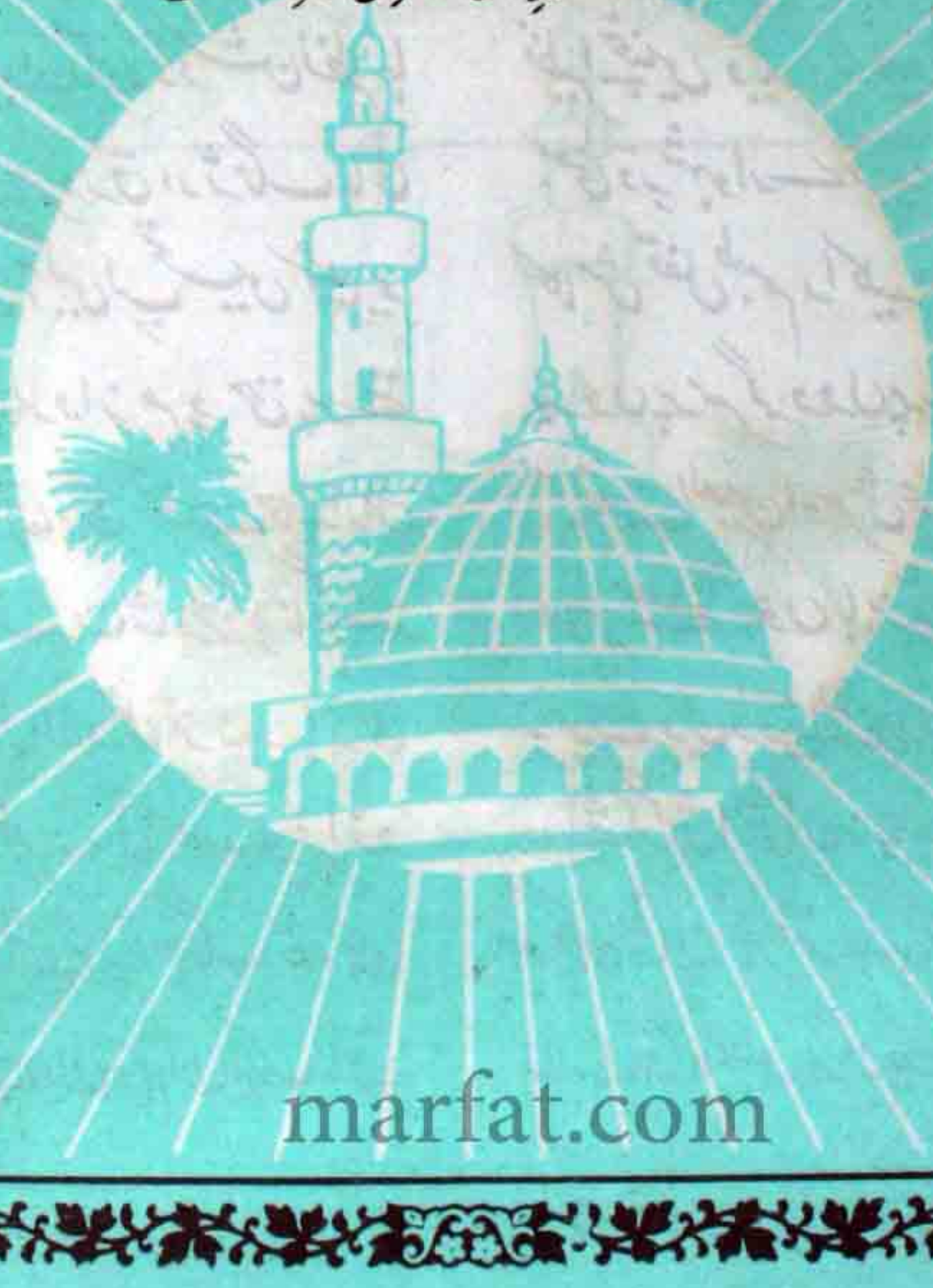

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ مخلصانہ بر اشاعت دیوان معرفت نشان برادرم پروفیسر شاہ عبدالغنی صاحب القامہ فیضہ

از خاکسارِ حقیقت نگار نواب غازی

بحمداللہ چہ سوغات سعیدست — مرا از عارفِ پاکے رسیدست

نکو دیوان کز و روشن نظرہا — نظیرِ اینچنیں دیدہ نہ دیدست

طراز ہر ورق ارژنگ مانی — بمعنیٰ دُرِ شہوارے فریدست

سیاس آگیں لبِ تحسیں کشایم — کلامش قفلِ طبعم را کلیدست

خوشا پرواز مردِ حق پرستے — بدوں پرسر گردوں پریدست

بخشش ہیچ تختِ تاجداراں — کہ نصب العینِ او عرشِ مجیدست

چہ حیدرت شاہ جزو نام گشتہ — غلام مصطفیٰؐ چوں بایزیدؒ ست

نہ کارش از دغل نرد زہد بازی — بہ سیرت دین و دنیایش پدیدست

چرا آخر نہ ربی سد فرازد — حدیثے کو کشش از قرآں نہ چیدست

سرودش پُر ز آہنگ قدیمی — ولیکن شانِ ہر نغمہ جدیدست

غنیمت داں دمِ آں نیک نفسے — خدائے بندگانش برگزیدست

marfat.com

کمالے رائگاں[1] مالے نباشد — ریاضش از ریاضت ہا خریدست
مبارک آں کسے یارش نوازد — بجز اِکرامِ رب قربش بعیدست
غنیؔ ساں مردے کمتر بیابی — دلائش جو کہ دمسازِ وحیدست
مقاماتش طلب غازیؔ دعا گو — نفیرِ دل صدیقانہ نشیدست

---

[1] مفت کا

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

عشقِ حق کا آئینہ "آیاتِ عشق"

عشقِ حق کا معجزہ "آیاتِ عشق"

عشقِ احمدؐ میں فنا "آیاتِ عشق"

عشق کا آبِ بقا "آیاتِ عشق"

عشق کی شرحِ مُبیں "آیاتِ عشق"

عشق کا عرشِ بریں "آیاتِ عشق"

عشق کا سَیلِ رواں "آیاتِ عشق"

ایک بحرِ بے کراں "آیاتِ عشق"

عشق سے بھرپور ہے "آیاتِ عشق"

عشق سے پُرنُور ہے "آیاتِ عشق"

غیب میں کنزِ خفی "جذباتِ عشق"

ہیں وہی کوثر یہاں "آیات عشق"

حقیر فقیر

خاکپائے حضور والا تبار فضل الرحمٰن کوثر

marfat.com

۷۸۶

(۱) قطعۂ تاریخ قمری ۔ طباعتِ آیاتِ عشق

عاشقوں کی جانِ جاں ۔ آیاتِ عشق
روح و دل کی داستان ۔ آیاتِ عشق
سالِ قمری لکھ طباعت کا غنیؔ
خوب ہے معجز نشاں آیاتِ عشق

۱۴۰۳ھ

۷۸۶

(۲) قطعۂ تاریخ شمسی طباعتِ آیاتِ عشق

آفریں اے عظمتِ آیاتِ عشق
روح افزا شربتِ آیاتِ عشق
عیسوی سالِ طباعت ہے غنیؔ!
ہو مبارک ۔ خلعتِ آیاتِ عشق

marfat.com

۱۹۸۲ء

حضرت مصنّف کی وہ کتابیں جو طبع ہو چکی ہیں :-

۱۔ نغماتِ عشق (مجموعۂ کلام) ۲۔ نذرِ عقیدت (نعتیں)

۳۔ قرآنی تصوّف اور اقبال (نثر) ۴۔ ریاض الفضائل (نثر)

۵۔ تجلیاتِ حقیقتِ محمدیؐ (〃) ۶۔ مخزنِ انوارِ توحید (〃)

۷۔ آیاتِ عشق (مجموعۂ کلام) ۸۔ نورِ آفتابِ رحمت (〃)

۹۔ آسمان پر اسمِ محمدؐ کی جلوہ گری ۔ مضمون مع تصویر

۱۰۔ گلدستہ نمبر (۱) ۱۱۔ گلدستہ نمبر (۲)

زیرِ کتابت

مفصّل تذکرہ حضور قبلہ شاہ نیاز بریلوی قدس سرہٗ

مسودات جو طباعت کے لیے تیار ہیں ۔

۱۔ برّصغیر پاک و ہند میں چشتیہ سلسلہ ۔ دو حصّے

۲۔ مثنوی بحرِ عشق (منظوم شرحِ عبدہٗ و رسولہٗ ۔ آٹھ مجلسیں)

۳۔ تاریخ گوئی ۔ اصول و قواعد

۴۔ اسمِ محمدؐ کی جلوہ گری ۔ شجر و حجر میں اور آسمان پر ۔ (چند تصاویر کا مجموعہ)

marfat.com

۷۸۶ / ۴۹۲

مہر درخشاں / ۱۴۰۰ ہجری

نظم بحیثیت / ۱۴۰۰ ہجری

بیادی نورِ بصری مہر افشاں سلمہا بنت عالی جناب ڈاکٹر شاہ اختیار حسین صاحب مرزا صاحب مدظلہ

بتقریب شادی خانہ آبادی

باسم پاک

○ خدائے کریم ذَا الْجَلَال وَالْاِکرام ○

۱۹۸۰ء

از دعاگوئے قدیم۔ خادم عشاق نبیؐ (الحاج پروفیسر شاہ) محمد عبدالغنی غفرلہ قادری، چشتی، نیازی، نظامی، آغائی

مرتضوی ✿ جبل پوری

نوٹ: ماضی قریب کے گہرے احساسِ غم کی یادوں کے ساتھ یہ شادی منعقد ہوئی۔ لہٰذا تضادات، کائنات کی فضا کو نظم میں سمویا گیا ہے تاکہ مضطرب دلوں کو تسکین حاصل ہو۔

قلب و قالب سے بنی ہے زندگی انسان کی
رنج و راحت، دھوپ چھاؤں، عالم امکان کی

عالم امکاں ہے ظاہر یا ہے دنیائے تضاد
جس سے بڑھ جاتی ہے دل میں حکمت ربّی کی یاد

خود ہمارا جسم اک مجموعۂ ضدّین ہے
روح سے معراج پاکر جامع بحرین ہے

کل گھٹائیں کالی کالی آج بارش کی بہار
ڈوبتا سورج ہوا رنگِ شفق سے ہمکنار

گیسوئے مشکیں سے ہے دامانِ عنبر تار تار
ہے اسی کے ساتھ حسنِ روئے زیبا کا نکھار

شب ہے، دن کا تکملہ، ہے دن کی عزت رات سے
زحمتِ مزدور دن میں۔ اس کی راحت رات سے

marfat.com

ہنس کے رونا، رو کے ہنسنا زندگی کی جان ہے — اس سے بچنا راہبی ہے. موت کی پہچان ہے
آئینے کے دل سے پوچھو اہمیت زنگار کی — حفظِ گل بتلا سکے گا قدر و قیمت خار کی
موت زندوں کو رُلاتی ہے یہ منفی قدر ہے — مرنے والا آگے بڑھتا ہے یہ مثبت جبر ہے

توسنِ فکرِ رسا کی باگ موڑو اب غنیؔ
مُلہِم خوش فال لایا ہے یہ خوشخبری نئی

نور دیدہ مہر افشاں کی ہے شادی کی خوشی — جس کے ہم سب منتظر تھے وہ گھڑی اب آگئی
غلبہ پایا رنج ماضی پر خوشی کی لہر نے — رات کی چادر سمیٹی نور افشاں مہر نے
دن نکل آیا خوشی کا مژدۂ شادی کے ساتھ — نور افشاں ہے پیام خانہ آبادی کے ساتھ
صدقے ہونے آگئی بادِ بہاری مرحبا — پھول سہرے کے کھلے. ہر غنچۂ دل کھل گیا
پھیلی یوں خوشبوئے ریحاں کوچہ کوچہ کو بکو — زندگی کی لہر دوڑی گوشہ گوشہ چار سو
اک حیاتِ نو کے گلشن میں بہاراں باغ باغ — کہکشاں لائی ہے نذرانے میں انجم کے چراغ
پھوٹ نکلا ذرہ ذرہ سے جمالِ سرمدی — ذوقِ جُستی سے گلے ملتا ہے حسنِ دل کشی
باپ ماں کے گھر کی رونق مہر افشاں نورِ جاں — شادماں شادی فشاں زیبِ جہاں فرحت نشاں
ماں کی جاں والد کی راحت کُل اعزا کی خوشی — اپنے سسرالی اعزا کے دلوں میں جا بسی
تم کہیں بھی جا بسو. اک روحِ قدسی شان ہو — تا قیامت تازگی بخشو ہر اک کی جان کو

marfat.com

خوش رہو پھولو پھلو شاداں رہو فرحاں رہو بابِ دین و دانشِ کونین کی عنواں سے بنو

مرحبا تاریخِ شادی خوب نکلی مرحبا !

چار جانب ہے "بہارِ زندگانی" کی صدا

۳۵۰

۳۵۰ کو ۴ سے ضربِ دیجئے ۔ ۱۴۰۰ھ حاصل ہوگا۔ یہی سال شادی ہے ۔

ہو مبارک اے غنیؔ شادی کا سالِ عیسوی

شادیِ راحت نشاں ہے اک پیامِ روشنی

——— ۱۹۸۰ء ———

نتیجۂ فکر دعاگوئے قدیم، الحاج (پروفیسر شاہ) محمد عبدالغنی غفرلہٗ قادری چشتی نیازی نظامی صابری سہروردی نقشبندی (قدیمہ) آغائی مرتضوی جبلپوری ۔

تاریخ شادی : جمعہ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۰ء مطابق ۸ ذیقعدہ ۱۴۰۰ھ بعد نماز مغرب

— — — — — — — —

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

قطعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محمدؐ کی معراج۔ بے حد محمدؐ ۔ سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
ہمائے ہوَیت کی سیر مجدؐ ۔ سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُنؐ پہ بے حد
مکانی محمدؐ کو دنیا نے دیکھا ، عروجی محمدؐ خدا ہی خدا تھا
غنیؔ نور ہے ایک، مطلق۔ مقیدؐ ۔ سلام اُنؐ پہ بے حد درود اُن پہ بے حد

ظہور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور شان درود پاک

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خدائی ظاہر ہوئی انھیں سے ، نہ ہوتے وہ تو خدا نہ دکھتا
اگر حقیقت نگر نظر ہو ۔ صنم صنم بھی . صمد صمد بھی
وہ جانِ رحمت ، نشانِ رحماں ۔ درود اُنؐ پر ہے روح دیں کی
نہیں گوارا خدا کو ہرگز ۔ درود پڑھنا نبیؐ پہ رَد ہو

marfat.com

قطعہ

ہے شریعت۔ جامۂ اعلادین کا
اور طریقت، قلب گویا دین کا
معرفت ہے، مغز اعلادین کا
حق حقیقت، نور بینا دین کا

قطعہ

لاکھوں کروڑ پودے۔ اک خاک ہی سے پیدا
ارض و سما و اشیا۔ اک نور سے ہویدا
توحید کو نہ سمجھا۔ مشرک بنا خود احول
آنکھیں تھیں دو نظر کا مرکز تو ایک ہی تھا

نقطہ تو ایک ہی ہے، دفتر بنا جو پھیلا
کثرت نما مظاہر، اصلاً وہ نوریکتا
نور وجودِ مطلق، ٹکڑے کبھی نہ ہوگا
تیری نظر نے لیکن ٹکڑے ہی کر کے دیکھا

marfat.com

۷۸۶
۴۹۲

نعت

شہِ بطحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شکلِ رحمت میں ہے احسان انوکھا تیرا — جس نے سمجھا تجھے وہ بن گیا بندہ تیرا
قطرہ قطرہ ہے ترا۔ نور کا دریا تیرا — سب خدا کا ہے مگر خود وہ ہے شیدا تیرا
حق ہی ظاہر ہے مگر رُخ پہ ہے پردا تیرا — سامنے اپنے خدا ہے کہ ہے جلوا تیرا
خوش جمالی ہے سمٹ کر۔ رُخِ زیبا تیرا — پھیل کر بن گئی کثرت میں نظارا تیرا
دونوں عالم میں چلایا گیا سِکّہ تیرا — ذرّے ذرّے پہ لگایا گیا ٹھپّہ تیرا
در پہ آیا ہے ترے مانگنے والا تیرا — تجھ سے تیرا ہی سوالی ہے یہ شیدا تیرا
سارا قرآنِ معلّٰی ہے قصیدا تیرا — واہ کیا رتبہ ہے اعلیٰ شہِ بطحیٰ تیرا
ریزہ چیں خوانِ کرم کی ترے۔ مخلوق ہے کُل — بلکہ خود ہستیِ مخلوق ہے صدقہ تیرا
ایک وحدت کے ہیں پھیلے ہوئے جلوے سارے — ہیچ کیا خاک سمجھ سکتا ہے رتبہ تیرا
قل ہو اللہ احد سے ہے یہ نکتہ ظاہر — تو ہے ناسوت میں، لاہوت سراپا تیرا
جب نہ آدم تھا نہ آدم کا نشاں تھا کوئی — خسروا۔ عرشِ نبوت پہ تھا جھنڈا تیرا
بندہ اللہ کا بننے کی تمنّا ہو جسے — پہلے لازم ہے کہ بن جائے وہ بندا تیرا

marfat.com

خلق کے واسطے ہے قول ترا "مِن نوری"
"شاہِ لولاک"۔ یہ کُل ہستی ہے جلوا تیرا

ذرّہ ذرّہ ترے کیوں تابعِ فرماں نہ رہے
وہ زمیں ہو کہ زماں سب پہ ہے قبضہ تیرا

کشتیِ امتِ عاصی ہے بھنور میں آقاؐ
اب بھی بچ سکتی ہے، ہو جائے اشارا تیرا

لاکھ ناکارہ، گنہگار ہیں، عاجز، مسلم
تیرے بن جائیں تو کافی ہے سہارا تیرا

شافعِ حشر، خطا پوش و عطا پاش ہے تو
بول بالا ہے سرِ عرشِ معلّٰے تیرا

وہ سگِ در جلے دوزخ میں یہ ممکن ہی نہیں
جس کی گردن میں نشانی رہے پٹہ تیرا

شمس و انجم ہی نہیں نور سے تیرے روشن
پہنچا گہرائیوں میں دل کی اُجالا تیرا

معنی ذِکرَکَ ذِکرِیْ[1] سے غنی ہے ثابت
عشقِ صادق میں نہیں نام کو میرا تیرا

---

[1] حدیث قدسی ۔ اِنَّمَا جَعَلْتُ ذِکْرَکَ ذِکْرِیْ ۔ بے تحقیق میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔

marfat.com

۷۸۶

۳۹۲

سب کچھ یہی ہے

آپؐ ہوں پیشِ نظر، روحِ حقیقت ہے یہی
اپنی جنّت ہے یہی، اپنی عبادت ہے یہی

آپؐ کے بندے رہیں، اپنی جلالت ہے یہی
آپؐ پر قربان ہو، معراجِ ملت ہے یہی

عشقِ محبوبِ خدا میں، جو نہ ڈوبا مٹ گیا
عشق ہو سرکارؐ کا، عشقِ حقیقت ہے یہی

بند کرلیں ہم نے آنکھیں، دیدِ غیر اللہ سے
آنکھ والے بن گئے اب، اپنی دولت ہے یہی

حسنِ شانِ رحمت اللعٰلمینؐ، انمول ہے
ہستیِ کلّ عالمیں قربان ہو، قیمت ہے یہی

ہم نے دنیا اور عقبیٰ، آپؐ پر قربان کیں
عشق کی غیرت۔ تقاضائے محبّت ہے یہی

مَنْ رَآنِیْ کو نہ سمجھی، ذرّیت ابلیس کی
ذرّے ذرّے میں انہیںؐ دیکھو، عبادت ہے یہی

مستِ دیدِ پیر ہے مستِ مئے دیدِ نبیؐ
ساغرِ خُم خانۂ وحدت کی لذّت ہے یہی

دیدِ مرشد ہے ہمیں دیدارِ اللہ و رسولؐ
اپنی عقبیٰ ہے یہی، دنیا میں جنّت ہے یہی

خاکِ پائے عاشقاں، نورِ بصیرت کی امیں
دل کی آنکھوں میں لگا۔ نورِ بصیرت ہے یہی

marfat.com

نورِ حق پر ہو کے قرباں، نور بن جاتا ہے دل — بندۂ نوری بنو، نورِ محبت ہے یہی
ہاتھ سے رندوں کے پی عشقِ محمدؐ کی شراب — پارسائی ہے یہی، جانِ شریعت ہے یہی

آپؐ کی رحمت کے سائے میں غنیؔ ہر دم رہے
اُس کی عزت، اُس کی عظمت، اُس کی جنّت ہے یہی

marfat.com

ہم لوگ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خاکِ راہِ نیاز ہیں ہم لوگ
اس سے ہی سرفراز ہیں ہم لوگ

عشق میں پاک باز ہیں ہم لوگ
ناز والوں سے بے نیاز ہیں ہم لوگ

فقر میں شہِ نواز ہیں ہم لوگ
اپنے محمود کے ایاز ہیں ہم لوگ

بندگانِ نیازؒ ہیں ہم لوگ
رازداروں کے "راز" ہیں ہم لوگ

رہروانِ حجاز ہیں ہم لوگ
ریگزاری جہاز ہیں ہم لوگ

چونکہ فخریؒ بھی ہیں نظامیؒ بھی
پیکرِ امتیاز ہیں ہم لوگ

بندۂ بے نیازؒ و تاجؒ و سراجؒ
شاہِ آغاؒ کے راز ہیں ہم لوگ

کشتۂ چشمِ فیضِ مرتضویؒ
عشق سے سرفراز ہیں ہم لوگ

کاکلیں ہیں۔ نہ جُبّہ و دستار
رشکِ "گیسو دراز" ہیں ہم لوگ

مرکزِ دید ہر گھڑی تم ہو
محوِ لطفِ نماز ہیں ہم لوگ

شاہبازِ خودی و خودیابی
گنجِ راز و نیاز ہیں ہم لوگ

marfat.com

ہم سے سیکھو صلوٰۃ معراجی حق نمائے مجاز ہیں ہم لوگ
واصلیں کے نقوشِ پا کی قسم حق رسیدوں کے راز ہیں ہم لوگ

شمعِ محفل غنیؔ ہے نور افشاں !
وقفِ سوز و گداز ہیں ہم لوگ !

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

marfat.com

۷۸۶
م ۹۲

عزیزی محمد رضا عمر کی اچانک وفات (مورخہ جمعہ ۹ مئی ۱۹۸۰ء)

پر اُن کے مُحبّوں کا نوحۂ غم

وہ ہنسا ہنسا کے رُلا گئے، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
جو دلوں پہ بجلی گرا گئے ، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

جو دلوں کے شہر اُجاڑ کر، جو بنے ہوؤں کو بگاڑ کر
ہمیں پیکرِ غم جو بنا گئے ، وہ کہاں گئے، وہ کہاں گئے

نہ بتا سکا کوئی نشاں ، وہ چھپے کہاں ہیں وہ ہیں کہاں
وہ جُنوں کی راہ بتا گئے ، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

نہ دلوں میں اپنے رہی خوشی، نہ ہی آنکھوں میں اگلی سی روشنی
ہمیں زندہ لاش بنا گئے ، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

انھیں کوئی کیوں نہ بچا سکا ، نہ کسی بھی طبیب کا بس چلا
جو چراغ دل کے بجھا گئے، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

marfat.com

جسے جمعہ پڑھ کے ہزار ہا، دلی دھڑکنوں نے چھپا دیا
جو خدا کو اپنا بنا گئے، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

ابھی دن نہ تھے یہ فراق کے، ابھی رہ گزر میں تھے قافلے
ہمیں چھوڑ کے آہ رضا گئے، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

کٹے لاکھ رنج میں زندگی، نہ ملیں گے اب وہ یہاں کبھی
کہ خدا کے پاس رضا گئے، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

یہ غمِ فراق ہے عارضی، کہ خدا حقیقی ہے دائمی
نہ رضا رہے نہ رضا گئے، وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ غلام غوثؒ۔ رضا۔ غنیؔ، وہ سَنَد کے ساتھ ہیں جنتی
کہ جُمُعَہ کو دارِ بقا گئے، وہ کہاں گئے وہ وہاں گئے

marfat.com

۷۸۶
۳۹۲

(۱) تمھیں ہو نورِ ظہورِ اوّل۔ تمھیں سے کون و مکاں کے جلوے
تمھیں سے ذرّے بنے ہیں سورج۔ تمھیں سے روشن ہیں چاند تارے

(۲) صفات و اسما کے سارے پردے۔ ظہورِ ذاتِ احد کے جلوے
سحاب جیسے حجابِ روشن ضیائے مہرِ فلک نشیں سے

(۳) تمھیں ہو حُسن و حسیں حقیقی، نہ انقسامی نہ اعتباری
حسین پیکر یہاں اضافی۔ تمام مٹی کے ہیں کھلونے

(۴) تمھیں ہو ساغر تمھیں ہوئے بھی، تمھیں ہو مینا بدوش ساقی
تمھاری آنکھیں شرابِ خانے۔ ہیں مستیوں کے بھرے خزانے

(۵) سکوں ہو اہلِ وصال کا تم۔ تمھیں ہو فرقت کی بے قراری؛
قرار دل کا ہے موت دل کی۔ ہیں اس کے طالب سبھی دِوانے

marfat.com

(۶) تمہارے در پہ اجل نہ آئی تو اب وہ آئے کہیں بھی ظالم
بوقتِ آخر نگاہ رکھنا۔ تمہارا بندہ نہ لڑکھڑائے

(۷) غم والم کا شکار بندہ پڑا ہے در پر جبیں فگندہ؛
تمہیں سے تم کو وہ مانگتا ہے، نگاہِ رحمت سے دیکھ لیجے

(۸) تڑپ رہا ہے تمہارے غم میں سسک رہا ہے مریضِ الفت
تمہیں سنبھالو تو سنبھلے شاید یہ لے رہا ہے ابھی سنبھالے

(۹) یہ نحن اقرب کا مژدہ سنئے نہ سوزِ فرقت نہ رنجِ دوری
کہ میں نے مطلب یہی ہے سمجھا ہر اک کو ہے وہ گلے لگائے

(۱۰) کروڑوں جلوے ہیں اربوں شانیں ہر ایک عالم میں ہو تمہیں تم
ہر ایک قطرے میں ہو سمندر ہر ایک ذرّے میں آفتاب ہے[1]

---

[1] ضرورتِ شعری۔ بمعنی ایک آفتاب

marfat.com

(۱۱)

(۱۲) غنیؔ تمہارا ہے تم میں فانی تمہیں رہو گے ہمیشہ باقی
وجود اشیا۔ نمود اشیا۔ تمہاری شانیں۔ تمہارے جلوے

marfat.com

marfat.com